سنڈے سکول ٹریننگ

تحریر و تحقیق:- بشپ ڈاکٹر عمران بھٹی

فہرست مضامین

1۔مجھے بچوں میں خدمت کیوں کرنی چاہیے اور مجھے بچوں کی تربیت میں کیوں حصہ لینا چاہیے؟	Y2L9
2۔کن لوگوں کو بچوں میں خدمت کرنی چاہیے؟	Y2L10
3۔بچوں کے ساتھ کلام کو بانٹنا۔	Y2L11
4۔بچوں کو کس طرح مسیح کو قبول کرنے کی دعوت دی جائے؟	Y2L12
5۔بچوں میں شاگردیت اور رُوحانی ترقی۔	Y2L13
6۔دعا۔	Y2L14
7۔خُدا کا کلام یعنی بائبل۔	Y2L15
8۔آیات یاد کرنے کے مختلف طریقے۔	Y2L16
9۔کہانی سُنانا۔	Y2L17
10۔تصویری خاکوں کی اقسام۔	Y2L18
11۔بچوں کو گیت سکھانا۔	Y2L19
12۔کلاس کا نظم و نسق۔	Y2L20
13۔بچوں کی عمر کے لحاظ سے گروہ بندی۔	Y2L21
14۔بچوں کے رویہ جات کی سمجھ۔	Y2L22
15۔خدمت کے مواقع۔	Y2L23
16۔سنڈے سکول پروگرام کی ترتیب۔	Y2L24
17۔سنڈے سکول کی تاریخ۔	Y2L25
18۔برصغیر میں(Vacation bible School ۔ V.B.S)کی تاریخ۔	Y2L26
19۔بنیادی اقدام۔	Y2L27

Y2L9

1۔مجھے بچوں میں خدمت کیوں کرنا چاہیے

بچپن کا دور تربیت کے لیے بہترین دور ہے:۔

اگر آپ ایک عقاب یا شیر کے بچے پر غور کریں تو ان کی ماں بچپن سے ہی اُن کی تربیت شروع کر دیتی ہے۔وہ پہلا دن جب وہ گوشت کا ذائقہ چکھ لیتے ہیں، اُن کی تربیت شروع ہو جاتی ہے۔وہ گوشت کو نوچنا سیکھ لیتے ہیں۔آہستہ آہستہ اُن کی ماں اُن کو شکار کرنا سکھاتی ہے۔ایک دن وہ سب کچھ سیکھ جاتے ہیں اور ماں باپ سے جُدا ہو جاتے ہیں۔وہ ایک علیحدہ گھرانا شروع کرتے ہیں اور یہ کام اِسی طرح جاری رہتا ہے۔انسان ایک جانور کی نسبت کہیں زیادہ عقلمند ہے تو پھر ہم یہ کیسے بھول سکتے ہیں کہ ہمیں اپنے بچوں کی تربیت خُدا کی راہ پر کرنا ہے۔ہم ہی ہیں جو اُن کی اِس طرح تربیت کر سکتے ہیں کہ وہ ماہر شکاری بن سکیں۔یسوع نے یہی بات کہہ کر شمعون اور اُس کے بھائی اندریاس کو اپنے پیچھے بُلایا تھا کہ وہ اُنہیں آدم گیر بنائے گا،یعنی انسانوں کا شکار کرنے والا۔اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ہم بچوں کو قتل وغارت سکھایں گے۔بلکہ اس کا مطلب ہے کہ ہم اُنھیں تبلیغ کرنا اور روحیں جیتنا سکھایں گے۔ہمیں بچوں کو کلام سکھانے کی ضرورت ہے تا کہ وہ ایک شیر کی طرح مضبوط بن سکیں جو کسی سے نہیں ڈرتا۔اِسی طرح ہمارے بچے بھی ہر اُس مصیبت کا سامنا کر سکیں جو کسی بھی وقت ہمیں اپنے ایمان کے باعث اُٹھانی پڑ سکتی ہے۔اُنہیں عقاب کی مانند بلند پرواز کرنا سیکھانا ہے۔اُن کی رُوحانی پرواز اِس قدر بلند ہونی چاہیے کہ عقاب کی مانند اُوپر جائیں اور بادلوں سے بھی اوپر اُڑ سکیں۔بادلوں سے بلند ہونے پر اپنے نیچے بادل ہی نظر آتے ہیں،زمین نہیں؛اُوپر آسمان بالکل صاف نظر آتا ہے۔ہمارے بچے اِس طرح رُوحانی عالم میں اُوپر اُٹھ سکیں گے جب اُنہیں زمینی چیزوں کی خواہش نہ رہے۔وہ ستفنس کی طرح آسمان کو کھلا ہوا اور یسوع کو اپنے سامنے دیکھ سکیں(اعمال 7:54-56)۔خُدا نے خود اپنے آپ کو ایک شیر ببر اور عقاب سے تشبیہ دی ہے۔ہم اُس کے بچے ہیں ہمیں اپنے بچوں کو اِسی طرح تیار کرنا ہے کہ وہ آدم گیر بن سکیں۔

دُنیاوی طور پر بہت سے کھیل ایسے ہیں، جہاں لوگ اپنے بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی تربیت دینے لگتے ہیں۔جمناسٹک، کراٹے اور تیر اکی جیسے کئی کھیل ایسے ہیں جہاں بچوں کی کم عمری میں ہی تربیت شروع کر دی جاتی ہے،لیکن روحیں جیتنا ایک ایسا عظیم اور اہم کام ہے کہ اِس کی تیاری بچے کی پیدائش سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے۔یوحنا کو خدمت کا کام بخوبی انجام دینے کے لیے ماں کے بطن ہی سے روح القدس سے مسح کر دیا گیا تھا(لوقا 1:15)۔اسی طرح سمسون کو بھی ماں کے بطن ہی سے مخصوص کر دیا گیا(قضاۃ 13:1-5)۔خُدا کی حضوری سمسون کے ساتھ تھی،لیکن اُس حضوری کے لیے نہ صرف سمسون بلکہ اُس کے والدین کو بھی ایک محتاط زندگی گزارنا تھی۔اُس کی والدہ کو ہر طرح کے نشہ سے پرہیز کرنا تھا۔اِسی طرح آج بھی والدین اور سنڈے سکول اساتذہ کو محتاط زندگی گزارنے کی ضرورت ہے تا کہ اُن کے گھر اور کلاس میں موجود بچوں پر خُدا کے حضوری بنی رہے۔

خُدا کی خواہش(یوحنا 3:16،متی 18:1-14):۔

مندرجہ بالا دو حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ خُدا دُنیا کے ہر فرد وبشر سے محبت کرتا ہے نہ صرف بڑے بلکہ بچے بھی بہت اہم ہیں۔یہ خُدا کی خواہش ہے کہ کوئی بھی بچہ یا بڑا ہمیشہ کی ہلاکت (جہنم) کا شکار نہ ہو جائے۔خُدا ہماری خواہشات کا خیال رکھتا ہے اور یہ خدا کی خواہش ہے کہ کوئی بھی ہلاک نہ ہو۔خُدا، جو ہماری تمام جائز خواہشات کا خیال رکھتا ہے اُس کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے ہم کس قدر سنجیدہ ہیں؟اِس کا جواب ہم اپنی زندگی پر غور کر کے دے سکتے ہیں کہ ہم خدمت کے لیے کس قدر سنجیدہ ہیں۔سنڈے سکول میں آنے والے ہر بچے کے گھریلو حالات سے آپ واقف نہیں ہو سکتے۔ہو سکتا ہے کہ کچھ بچے مضبوط رُوحانی گھرانوں سے آئے ہوں اور کچھ ایسے گھرانوں سے ہوں جو کسی مندر، جادوگر، پیر فقیر یا کسی ایسی رفاقت سے تعلق رکھتے ہوں جو خُدا نے منع فرمائی ہے۔اگر ایسے بچوں پر توجہ نہ دی جائے تو ممکن ہے کہ وہ بھی بڑے ہو کر اُسی گناہ آلودہ راہ پر چلیں۔لیکن آپ اُنہیں زندگی کی راہ دکھا سکتے

ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ ہی وہ واحد شخصیت ہیں جن سے وہ نئی اور سچی باتیں سیکھ سکتے ہیں۔ دُنیاوی علم تو وہ سکول میں حاصل کر لیں گے لیکن رُوحانی علم کہاں سے حاصل کریں گے ؟ اگر آپ لاپرواہی کریں گے تو خُدا کسی اَور شخص کو اپنی خدمت کے لئے کھڑا کرنے پر قادر ہے لیکن آپ اپنی لاپرواہی کے لیے خُدا کے حضور جواب دہ ہونگے (آستر 14:4)

دیرپا اثرات (امثال 6:22):۔

خُدا کے لئے کی گئی ہر ایک خدمت اہم ہے اور اپنا منفرد اجر رکھتی ہے۔ خُدا نے کہا کہ کسی خادم کو ایک پیالہ پانی پلانے والا بھی اپنا اجر نہ کھوئے گا (متی 42:10)۔ اِسی طرح وہ خاتون جس کو لوگ بد چلن سمجھتے تھے جب اُس نے یسوع کے سر پر عطر ڈالا تو یسوع نے اُس کی خدمت قبول کی اور کہا کہ جہاں کہیں انجیل کی منادی کی جائے گی، اِس کے کام کا ذکر بھی کیا جائے گا متی (13-6:26)۔ اکثر اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ بچوں میں خدمت کرنے والوں کو اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اس بات کو یاد رکھیں کہ ہمیں اُس اجر پر نظر نہیں رکھنا جو انسان کی طرف سے آتا ہے بلکہ اُس اجر پر جو خُدا کی طرف سے آتا ہے اور خُدا کی نظر میں کوئی بھی خدمت کم نہیں ہے، چاہے خدمت کرنے والا سامنے سٹیج پر آکر خدمت کرے یا وہ شخص جو گرجے کے باہر کھڑا ہو کر لوگوں کی جوتیوں کو ترتیب دے کر خُدا کی خدمت کرتا ہے۔

آج کے دور میں لوگ کسی بھی کاروبار میں پیسہ لگاتے سوچتے ہیں کہ اِس کاروبار سے فوری فائدہ ہوگا یا یہ دیرپا منافع دینے والی سکیم ہے۔ خدمت بھی ایسی ہی ہے، جب ہم بڑوں یا بوڑھوں پر محنت کرتے ہیں تو وہ خُدا کی بادشاہی کے لیے پھلدار ٹھہرتے ہیں لیکن یہ پھل لمبے عرصے تک نہیں ملتا کیوں کہ ہر شخص کی زندگی کی ایک مدت مقرر ہے۔ جو شخص اپنی آدھی یا آدھی سے زیادہ عمر گزار چکا ہے وہ خُدا کی بادشاہی کیلئے کم عرصہ تک پھل دار ٹھہراتا ہے۔ لیکن بچوں کے سامنے اُن کی ساری زندگی پڑی ہے وہ زیادہ عرصہ تک پھلدار ٹھہرتے ہیں۔ اگر ہم بچوں پر رُوحانی طور پر محنت نہیں کرتے ہیں تو وہ پھل دار درخت کی جگہ کانٹوں اور جھاڑیوں کی شکل لے لیتے ہیں؛ جن کا نہ تو کوئی فائدہ ہے، نہ ہی کوئی کام۔ وہ صرف آگ کے لیے ایندھن کا کام کرتی ہیں۔ ہم نہیں چاہیں گے کہ ہمارے اپنے یا ہماری کلیسیا کے بچے جہنم کا ایندھن بنیں۔ ہو سکتا ہے کہ اگر کسی نے ہٹلر یا نپولین پر بچپن میں رُوحانی طور پر محنت کی ہوتی تو وہ لاکھوں لوگوں کے قتلِ عام کا باعث نہ بنتے۔

مستقبل کی کلیسیاء (زبور 22:30-31، استثنا 18:11-21):۔

خُدا کا منصوبہ اُس کے لوگوں کے لئے یہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگوں کی ہر نسل اپنی اگلی نسل کو خُدا کی باتیں گہرائی کے ساتھ سکھائے۔ خُدا نے اسرائیلیوں کو یہ حکم دیا کہ اپنے بچوں کو یہ باتیں سکھائیں اور وہ راہ چلتے، اُٹھتے بیٹھتے اِن باتوں کا ذکر کریں۔ جب آپ بچوں کے ساتھ کہیں جا رہے ہیں تو اُن سے خُدا کی قدرت کے متعلق بات کریں کہ کتنے خوبصورت پھول ہیں، پرندوں اور جانوروں کو دیکھ کر بچوں کے سامنے خُدا کی قدرت کی تعریف کریں۔ آپ آسمان و زمین کی تخلیق کے متعلق حوالہ جات یاد کر سکتے ہیں یا ایسے حوالہ جات جن میں درختوں اور خُدا کی کاریگری کا ذکر ہو تو اُن حوالوں کو لے کر آپ بچوں سے بات جاری رکھ سکتے ہیں۔ زبور 22 میں لکھا ہے کہ ایک نسل دوسری نسل کو خُدا کے کام بتائے۔ بچوں کو حوالے زبانی یاد کرنے کیلئے دیئے جا سکتے ہیں تاکہ وہ کلام کو ذہن نشین رکھیں، یہ کلام مستقبل میں اُن سے بات کرے گا۔ آج مغرب نے دُنیاوی طور پر تو بہت ترقی کی ہے لیکن وہ رُوحانی طور پر بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ اگر آپ تاریخ اُٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ قومیں شروع ہی سے اس قدر بے راہ روی کا شکار نہیں تھیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگ مصروف تر ہوتے چلے گئے۔ اُن کے پاس بچوں کو دینے کے لئے وقت نہ رہا۔ وہ خود بھی گرجا گھروں سے دور ہوتے گئے اور ہر آنے والی نسل اس دُوری کو بڑھاتی چلی گئی۔ وہ قومیں جو خُدا کے نام سے جانی جاتی تھیں آج وہ خُدا پر ایمان رکھنے والوں کو بیوقوف اور دقیانوسی

خیالات کا حامل سمجھتی ہیں۔ یہ سب اِسی لیے ہوا کہ اُنہوں نے دُنیاوی ترقی پر تو زور دیا، پیسہ کمانے کے لیے دن رات ایک کر دیا لیکن رُوحانی ترقی کو وقت کا ضیاع سمجھا۔ اِس طرح مستقبل کی کلیسیاء کمزور سے کمزور تر بنتی چلی گئی۔ اب حالات یہ ہیں کہ کئی ایک چرچوں کو تالا لگ چکا ہے۔ وہ کلیسیائیں جو پوری دُنیا میں کلیسیائی کام کو روپے پیسے کے ذریعے بڑھانے میں پیش پیش تھیں آج اُن کے پاس اپنے کلیسیائی انتظامات کو چلانے کے لیے پیسہ کم پڑنے لگا ہے۔ لوگ عیش و عشرت پر خرچ کرنا پسند کرتے ہیں بہ نسبت اِس کے کہ وہ چرچ میں پیسہ دیں۔ یہ سب اِسی لئے ہوا کہ جب یہ نسل کم عمری میں تھی تو کلیسیاء کے لوگوں نے اِن پر توجہ نہیں دی، آج جب یہ بڑے ہوئے تو اُنہوں نے بھی کلیسیاء پر توجہ دینا بند کر دیا۔

اگر آپ لوگ بچوں پر توجہ نہیں دیں گے تو وہ دوسرے لوگوں کا شکار ہو جائیں گے:۔

ہم سب جانتے ہیں کہ بچوں میں ایک تجسس پایا جاتا ہے۔ اِس لیے وہ کسی بھی چیز کو جاننے کے لیے شوق ظاہر کرتے ہیں۔ اگر آپ اُن کے سامنے کلام کی باتیں رکھیں گے تو اُن میں کلام کے لیے تجسس بڑھے گا لیکن اگر اُن کو کلام سے نہ بھرا گیا تو ابلیس اُنھیں اپنی باتوں سے بھرے گا۔ ابلیس اُن کے پاس اپنے لوگوں کو بھیجے گا جو اُن کے سامنے ہر طرح کی بُرائی رکھیں گے۔ جب آپ کے بچے برائی کو دیکھیں گے تو اُن میں بُرائی کو جاننے اور اُس میں بڑھنے کا تجسس بڑھے گا۔ یہ بُرائی کا شوق اسقدر بڑھ جائے گا کہ وہ آپ سے اور کلیسیا سے جُدا ہو جائیں گے۔ اس طرح وہ سرکش اور ضدی بن سکتے ہیں۔ والدین اُن کے لیے ایسے لوگ بن جائیں گے جو پرانے خیالات کے حامل لوگ ہیں جنہیں دُنیا کا کچھ پتہ نہیں۔ اسی طرح کلیسیائی بزرگوں کی حیثیت اُن لوگوں سے زیادہ نہیں رہے گی جو اپنا مطلب نکالنے اور پیسہ کمانے کے لیے خُدا کا نام لیتے ہیں، کیونکہ اُن کی نظر میں والدین اور کلیسیاء ایسے لوگوں کا گروہ ہو گا جو زندگی کا مزا لینے کی بجائے اُسے ضائع کر رہے ہیں۔ اپنے معاشرے اور کلیسیا کے بچوں پر توجہ دیں۔ اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے۔

بچوں کو بھی نجات کی ضرورت ہے (رومیوں 3 :23، نوحہ 19:2، متی 14:19):۔

رومیوں 23:3 اور نوحہ 19:2 اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ نیا اور پرانا عہد نامہ اس بات پر متفق ہیں کہ ہر ایک بچہ آدم کے گناہ کے باعث موروثی گناہ سے آلودہ ہے۔ بچوں پر گناہوں کے اطلاق سے متعلق مختلف لوگوں میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ کچھ لوگ یہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ بچوں پر موروثی گناہ لاگو ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں کلام کی آیات کو دیکھنا ہے نہ کہ لوگوں کی آراء کو، اور کلام یہ بیان کرتا ہے کہ بچوں پر موروثی گناہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ دوسری طرف ہم پولوس رسول کے بیان کو 1۔ کرنتھیوں 14:7 میں دیکھتے ہیں جو سکھاتا ہے کہ ایمانداروں کے بچے پاک ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک بچہ پر موروثی گناہ کا اطلاق بھی ہو اور وہ پاک بھی ٹھہرے؟ جیسے آدم کے باعث موروثی گناہ نسل در نسل آگے چلتا جاتا ہے اُسی طرح والدین کی فرمانبرداری کی برکات بھی اگلی نسل تک جاتی ہیں۔ چونکہ والدین یسوع کے خون سے دُھل کر پاک ہو چکے ہوتے ہیں اس لیے اُن کا بچہ بھی پاک ٹھہرتا ہے۔ اس کے برعکس وہ بچے جو بے ایمان لوگوں سے پیدا ہوتے ہیں ہیں، اُن کا رُوحانی معیار مختلف ہوتا ہے۔ یہ موروثی گناہ کا نتیجہ ہی ہے کہ ہم بُرائی کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو وہ والدین کی وجہ سے پاک یا ناپاک ٹھہرتا ہے۔ لیکن جیسے جیسے وہ بڑا ہوتا جاتا ہے اور اچھائی و بُرائی کو جاننے لگتا ہے تو اُسے ذاتی طور پر مسیح کو قبول یا رد کرنا پڑتا ہے۔ اب وہ اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہو جاتا ہے۔

چھوٹے بچوں کے والدین، اُن کے متعلق بہت احتیاط کرتے ہیں۔ اُنھیں ٹھنڈ اور گرمی سے بچانے کے لیے ہر ایک انتظام کرتے ہیں۔ جب بچہ ذرا بڑا ہوتا ہے اور گھٹنوں کے بل چلنے لگتا ہے تو اُسے چوٹ لگنے سے بچانے کے لیے انتظامات کرتے ہیں۔ جب وہ چلنے لگتا ہے تو اُنگلی پکڑ کر سڑک پر چلاتے ہیں۔ اُسے سڑک پر احتیاط سے چلنا سکھایا جاتا ہے۔ اِس احتیاطی حصار (دائرے) میں بڑے ہونے کے باعث وہ ایک ذمہ دار شہری بن جاتا ہے اور سڑک پر نہ صرف خود چلنے کے قابل ہو جاتا ہے بلکہ گاڑی بھی دوڑانے لگتا ہے۔ ہماری روح ہمارے جسم سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ اگر والدین بچے کی پہلے دن سے ہی بچے کی

جسمانی حفاظت کرتے ہیں تورُوحانی طور پر بھی اُنھیں پہلے دن سے ہی حفاظتی اقدامات پر دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ جیسے بچے کے پیدا ہونے سے پہلے اُس کے کپڑے، کمرا، اور جھولا تیار کیا جاتا ہے اِسی طرح والدین کو مل کر اُس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اُس کے لیے دُعاوں کا سلسلہ شروع کر دینا چاہیے۔اور بھی بہتر ہو گا اگر والدین اُس وقت سے ہی دُعا کا شروع کر دیں جب وہ کسی بچے کو اس دُنیا میں لانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں۔ایک بچے کی رُوحانی بلوغت میں مدد کرنے کی ذمہ داری ہماری ہے تاکہ وہ آسمانی یروشلیم کا شہری بن سکے۔ ہر ایک کلیسیا، پاسٹر، والدین اور سنڈے سکول ٹیچر کی یہ ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نجات کی ضرورت کا احساس دلائیں اور مسیح تک اُن کی رہنمائی کریں۔

بچوں کو انجیل کی طرف راغب کرنا، بڑوں کی نسبت آسان ہے۔:۔

بچے نوخیز پودوں کی مانند ہیں۔ نئی ڈالیوں کو ایک مالی باآسانی کسی بھی سمت میں موڑ سکتا ہے۔ جیسے جیسے بچے بڑے ہوتے جاتے ہیں وہ اپنے خیالات میں مضبوطی پکڑنے لگتے ہیں۔ جوانی میں لوگوں کو خُدا کی طرف مائل کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ اگر آپ گرجا گھروں کے متعلق تحقیق کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اکثر گرجا گھروں میں زیادہ تعداد اُن لوگوں کی ہے جو اپنے والدین یا سنڈے سکول کی وجہ سے چرچ کی طرف راغب ہوئے ہیں۔ بہت ہی کم ایسے لوگ ہوں گے جو، جوان ہونے کے بعد کلیسیاء کا حصّہ بنے۔ اگرچہ خُدا کے لیے کسی کو بھی کسی بھی عمر میں تبدیل کرنا کوئی بڑی بات نہیں لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک بالغ شخص پر ایک بچے کی نسبت زیادہ محنت کرنا پڑتی ہے۔ایک شخص جو ایک غیر مسیحی گھرانے یا حالات میں پروان چڑھتا ہے، اُس کا ذہن بے دینی کی اُن باتوں سے بھرا ہوتا ہے جن کو وہ بچپن سے اپنے اِرد گِرد دیکھتا ہے۔ایسے شخص کو جب کلام سُنایا جاتا ہے تو وہ مسیحی تعلیم اور اپنی پرانی مذہبی روایات کے موازنے میں ہی بہت سا وقت برباد کر دیتا ہے اور بعض اوقات سماجی دباؤ کے باعث، کبھی بھی سچائی کو قبول نہیں کر پاتا۔

ایک بچے کو پیار سے جو کچھ بھی سکھایا جائے وہ اُسے آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ بعض ماہرین کہتے ہیں کہ ایک بچہ پانچ سال کی عمر تک جو کچھ بھی سیکھ لیتا ہے اُسے ساری عمر بچے کے دماغ سے نکالنا مشکل ہے۔ بہت سے والدین اپنے بچوں کو رنگ بھرنے والی کتب لے کر دیتے ہیں۔ وہ بچپن سے ہی پھولوں اور قدرتی مناظر میں رنگ بھرنا سیکھ لیتے ہیں۔اِن کتب کے ساتھ اُنھیں مسیحی خاکوں کی کُتب بھی لے کر دیں تاکہ بہت چھوٹی عمر سے ہی وہ مسیح کے بارے میں سیکھیں۔آج کل ایسی بہت سی ویب سائٹ موجود ہیں جہاں سے آپ بچوں کے لیے اس قسم کا مواد حاصل کر سکتے ہیں۔

بائبل میں موجود بچوں کی مثالیں

ا۔ نعمان کی خادمہ (2۔ سلاطین 5 باب)

2۔ سموئیل (ا۔ سموئیل 3 باب)

3۔ وہ بچہ جس نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں فراہم کیں (یوحنا 6:1-15)

4۔ تیمتھیس (اعمال 16 :1-5)

تاریخ میں موجود چند بچوں کی مثالیں

ا۔ سادھو سُندر سنگھ: سندر سنگھ پنجاب کے علاقہ لدھیانہ میں 3 ستمبر 1889 کو ایک سِکھ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ وہ ایک مسیحی مشنری سکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا، پھر بھی وہ مسیحوں سے نفرت کرتا تھا۔ جب وہ چودہ سال کا تھا تو اُس کی ماں فوت ہو گئی۔ اس واقع سے وہ بہت غمزدہ تھا۔ غصے میں اُس نے ایک بائبل بھی جلا ڈالی۔ تین دنوں میں ہی اُس کی ماں کو کھونے کا درد اس قدر بڑھ چکا تھا کہ وہ مزید برداشت نہ کر سکا۔ دسمبر کی ایک رات میں اُس نے دُعا کرنا شروع کی کہ اگر سچ مچ کوئی خُدا ہے تو وہ اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرے۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ اگر خُدا نے اُس کی دُعا نہ سُنی تو وہ اپنی جان

لے لے گا۔ایک دن جب صبح سویرے وہ دُعا کر رہا تھا تو اُس کے کمرے میں ایک بہت تیز روشنی نمودار ہوئی اور ایک آواز اُس سے کلام کرنے لگی۔ وہ جان گیا کہ یہ یسوع ہی ہے۔ یسوع نے کہا، "سُندر تُو کب تک میرا انکار کرتا رہے گا؟ میں نے تیرے لیے اپنی جان دی ہے"۔ سُندر، یسوع کے قدموں پر گر گیا اور اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کیا۔اُس دن سے اُس کی زندگی میں حقیقی سکون واطمینان آگیا۔اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ ایک سادھو کے طور پر زندگی گذارے گا۔اُس نے ایک سادہ زندگی گزارنا شروع کر دی اور لوگوں کے ساتھ مسیح کی خوشخبری بانٹنا شروع کر دی۔اُسے اُس کے گھر والوں نے یسوع پر ایمان رکھنے کے باعث گھر سے نکال دیا۔اُس نے ہندوستان کے کئی ایک صُوبوں کا دورہ کیا اور بیرونِ ملک بھی گیا، تاکہ اپنی گواہی دُنیا کو سُنا سکئے۔ تیس برس کی عمر تک وہ مسیحی دُنیا کی ایک نامور شخصیت بن چکا تھا۔ سادھو سندر سنگھ نے اپنی عمر کے ابتدائی حصے میں یعنی چودہ برس کی عمر میں اپنی زندگی مسیح کو دے دی۔اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس نے عمر بھر یسوع کی خدمت کی اور بہت سی قوموں تک خوشخبری کے کلام کو پہنچایا۔

2۔مدر ٹریضہ: 26 اگست 1910 کو مدر ٹریضہ براعظم یورپ کے ملک مقدونیا کے شہر سکوپجی میں پیدا ہوئی۔گھر والوں نے اُس کا نام ایگنس رکھا۔ وہ آٹھ برس کی تھیں جب اُن کے والد کا انتقال ہو گیا جس کے باعث اُن کا خاندان مالی مشکلات کا شکار ہو گیا۔اُن کی والدہ نے اُن کی تربیت خُدا کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق کی۔ بچپن ہی سے ایگنس کو مشنریوں کے حالاتِ زندگی پڑھنے کا شوق تھا۔انھوں نے فیصلہ کیا کہ وہ ایک مشنری کے طور پر زندگی گزاریں گی۔اُنیس سال کی عمر میں وہ ہندوستان کے شہر کلکتہ آگئیں۔ پہلی مرتبہ جب وہ غریب اور گندے علاقوں میں گئیں تو انھوں نے سفید ساڑھی پہنی ہوئی تھی جسکے بارڈر پر نیلی پٹی لگی ہوئی تھی۔

وہ کئی خاندانوں سے ملیں۔ بچوں کے زخم دھوئے، راہ کے کنارے پڑے ہوئے بوڑھے آدمی کی مدد کی، اور ایک عورت کو سنبھالا جو بھوک اور ٹی۔بی سے مر رہی تھی۔اس طرح 1950 میں ''مشنریز آف چیرٹی'' کی باقاعدہ طور پر کلکتہ میں بنیاد پڑی۔آج یہ تنظیم دُنیا کے 123 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ان ممالک میں یہ تنظیم کئی ایک یتیم خانے، نوجوانوں کے لیے رہائش، بوڑھے لوگوں کی دیکھ بھال اور کوڑھیوں کا علاج کر رہی ہے۔اُن کو ہندستانی حکومت نے کئی ایک اعزازات سے نوازا اور 1979 میں اُنھیں نوبل انعام بھی دیا گیا۔

اُن کو 124 اعزازات دیے گئے۔اُن کو ''غریبوں کی ماں'' جیسے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔پوری دُنیا میں لوگ اُن کی زندگی اور خدمت سے متاثر ہوئے۔ کئی ایک لوگوں نے اُن کی زندگی سے سبق حاصل کیا اور اپنی زندگی خُدا کے جلال کے لیے وقف کر دی۔

3۔ گراہم سٹینز: گراہم سٹورٹ سٹینز 18 جنوری 1941 کو آسٹریلیا کے شہر کوئنزلینڈ میں پیدا ہوئے۔اُن کی والدہ کا نام الزبتھ تھا جو ایک خُدا پرست خاتون تھیں اور گراہم کی زندگی پر اُن کا گہرا اثر تھا۔جب وہ پندرہ برس کے تھے، اُن کی مُلاقات ایک مشنری سے ہُوئی۔ جس نے اُنھیں اُن لوگوں کے بارے میں بتایا جو کوڑھ کے باعث مر رہے تھے۔جب اُنھوں نے جوسیاہ سورن (Josiah Soron) کی فوٹو دیکھی جو اُن ہی کی عمر کا تھا اور کوڑھ کی تکلیف میں مُبتلا تھا، تو وہ ایسے لوگوں کے لیے غم اور رحم سے بھر گئے۔انھوں نے فیصلہ کیا کہ وہ کوڑھیوں میں خُدا کی خدمت کریں گے۔

ایک مرتبہ ایک مشنری نے درخواست کی کہ ہندوستان کے شہر اڑیسہ میں بہت سے کوڑھیوں کو مدد کی ضرورت ہے۔اُس نے لوگوں سے درخواست کی کہ اس مشن کا حصہ بنیں۔ گراہم نے ہندوستان جانے کا فیصلہ کر لیا اور 1965 میں وہ ہندوستان آگئے۔اُنھیں میور بھنج گاؤں میں کام کرنا تھا۔ لہذا وہ ''ایونجیلیکل مشنری سوسائٹی آف میور بھنج'' کا حصہ بن گئے اور کوڑھ کے مریضوں میں کام شروع کر دیا۔اُنھوں نے قبائیلی لوگوں اور دیہاتیوں کی مختلف زبانیں بھی سیکھ لیں۔

گراہم کی ملاقات اڑیسہ کی رہنے والی ایک لڑکی سے ہوئی وہ بھی خُداوند کی خدمت کرنا چاہتی تھی۔ 1983 میں آسٹریلیا میں اُن کی شادی ہوئی۔ شادی

کے بعد وہ دونوں خدمت کے لیے ہندوستان واپس آ گئے۔ اُن کی بیوی گلیڈی ایک نرس تھی جو گراہم کے لیے بڑی مددگار ثابت ہوئیں کہ وہ کوڑھیوں میں اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ وہ بری پدا کے علاقے میں موجود مشن کمپاؤنڈ میں ایک پرانے گھر میں رہتے تھے اور بہت ہی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ اُن کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔

وہ کئی ایک طرح سے مختلف خدمتوں کا حصہ تھے۔ تعلیمِ بالغاں، ترجمے کا کام، کوڑھیوں کا علاج، شاگردیت کی تربیت، کلیسیائیں قائم کرنا اور معاشرتی بھلائی کے کاموں میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اُن کے ہسپتال میں 80 سے 100 مریضوں کی جگہ تھی۔ جو مریض ٹھیک ہو جاتے اُنھیں مختلف کام سیکھانے کا انتظام بھی موجود تھا جس میں ساڑھیاں بُننا، چٹائیاں بنانا، تولیئے اور دھوتیاں بنانا بھی شامل تھا۔ وہاں علاج کروانے والے مریضوں سے وہ ایک باپ کی طرح پیار کرتے تھے۔ کئی ایک لوگ اُس جگہ سے اتنا پیار کرتے تھے کہ وہ ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی اپنے گھر واپس نہیں جانا چاہتے تھے۔

22 جنوری 1999 کو گراہم اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ ایک عبادت ختم کر کے گھر واپس آ رہے تھے۔ اُنھیں راستے میں اڑیسہ کے ایک گاؤں منوہر پور میں ٹھہرنا پڑا۔ اُس رات بہت سردی تھی اس لیے انھوں نے گاڑی میں ہی رات کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ جب وہ سوئے ہوئے تھے، تو تقریباً 50 لوگوں پر مشتمل ایک گروہ اُن کے خلاف اکٹھا ہوا جن کے پاس کلہاڑیاں اور دیگر اسلحہ موجود تھا۔ جس جگہ پر خاندان سویا ہوا تھا، اُنھوں نے وہاں آگ لگا دی اور اُس گھرانے کو زندہ جلا دیا۔ گراہم اور اُس کے بیٹے شہید ہو گئے۔ لیکن گراہم کی زندگی کے وسیلہ بہت سے لوگوں نے برکت پائی۔ یہ اس لیے ہوا کہ گراہم نے چھوٹی عمر میں ہی یسوع کو قبول کر لیا تھا۔

2. کن لوگوں کو بچوں میں خدمت کرنی چاہیے۔ **Y2L10**

بنیادی طور پر یہ والدین اور کلیسیاء کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی تربیت پر دھیان دیں۔ والدین سے مراد صرف بچے کے حقیقی والدین ہی نہیں ہیں۔ عزیز اور رشتہ دار بھی اس خدمت کا حصہ بن سکتے ہیں اور کلیسیاء سے مراد صرف پادری، مبشر یا ایلڈر ہی نہیں، کلیسیاء میں موجود ہر فرد جس کے دل میں بچوں کے لیے بوجھ ہو، وہ یہ خدمت کر سکتا ہے۔

والدین: استثنا 5:6-9، زبور 78:1-8، افسیوں 4:6

ضروری نہیں کہ ہر گھر میں والدین پڑھے لکھے ہوں اور اگر وہ پڑھے لکھے ہوں بھی تو ضروری نہیں کہ وہ کلام سے اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ دونوں ہی صورتوں میں بچوں کی رُوحانی نشو نما پر بُرے اثرات نمودار ہو سکتے ہیں۔ آج کے جدید دور میں اس سے پہلے کہ بچہ پیدا ہو، ایک ماں کو مختلف ٹیکے لگائے جاتے ہیں تاکہ بچہ بیماریوں سے محفوظ رہ سکے۔ ایک ماں کو ان دوائیوں کا پتہ ہوتا ہے کیونکہ معاشرے کے دیگر افراد اور ڈاکٹر صاحبان اُن کی مدد کے لیے موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی گھر میں پڑھے لکھے والدین موجود نہیں ہیں تو دیگر ایمانداروں کا فرض ہے کہ اُس گھرانے کی مدد کریں۔ اَن پڑھ والدین کے ساتھ کچھ وقت گزاریں۔ اُنھیں احساس دلائیں کہ وہ اپنے بچوں کے لیے دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ رُوحانی تعلیم کا بھی انتظام کریں۔ اِسی طرح اگر کوئی ایسا خاندان ہے جو کہلاتا تو مسیحی ہے، وہاں والدین بھی تعلیم یافتہ ہیں لیکن اپنے بچوں کی رُوحانی نشو نما سے بے بہرہ ہیں تو اردگرد کے مسیحوں کا یہ فرض ہے کہ اُنھیں اس بات کا احساس دلائیں کہ بچوں کی رُوحانی تربیت کس قدر ضروری ہے۔

کلیسیاء: (2۔ تیمتھیس 2:1-2، مرقس 10:13-14)

مرقس 10 باب میں یسوع نے کہا کہ بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ یہ بات اُس نے حکم کے طور پر کہی تھی۔ کسی باہر والے سے نہیں بلکہ اپنے لوگوں یعنی کلیسیاء سے کہی تھی۔ کلیسیاء کا یہ کام ہے کہ اگر کسی بچے کو مسیح کے پاس آنے میں کوئی رکاوٹ ہے تو اُس رکاوٹ کو دُور کیا جائے۔ کلیسیاء میں موجود پاسٹر، کلیسیائی رہنماؤں اور سنڈے سکول ٹیچر کا یہ کام ہے کہ وہ بچوں کے لیے منفرد اور پُر اثر پروگرام لے کر آتے رہیں، تاکہ بچوں کی چاہت سنڈے سکول کے لیے بنی رہے اور وقت کے ساتھ بڑھتی چلی جائے۔ جو بچے سنڈے سکول میں سیکھتے سیکھتے بڑے ہوتے ہیں اُنھیں سنڈے سکول میں مختلف ذمہ داریاں دیں تاکہ اُن کا رابطہ کلیسیاء سے بنا رہے اور وہ بہک کر دُور نہ چلے جائیں۔ بعض اوقات چرچ میں اتنی جگہ نہیں ہوتی کہ سنڈے سکول کے لیے علیحدہ کلاس کا انتظام کیا جا سکے۔ ایسی صورت میں سنڈے سکول اتوار کی بجائے کسی اور دن شام کو کیا جا سکتا ہے تاکہ کلیسیائی عبادت اور سنڈے سکول دونوں اچھے طریقے سے چلتے رہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی کلیسیاء میں تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی ہو جو سنڈے سکول چلا سکیں۔ پاسٹر صاحب کو چاہیے کہ کلیسیاء میں لوگوں کو اُبھاریں کہ سنڈے سکول میں خدمت کرنے کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو لوگ اپنے آپ کو پیش کریں، اُنھیں سنڈے سکول ٹریننگ کے لیے بھیجا جا سکتا ہے۔ ایسے بہت سے ادارے پاکستان میں موجود ہیں جو کلیسیاؤں میں سنڈے سکول ٹیچرز کو تیار کرنے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ کی کلیسیاء میں ایسے لوگ زیادہ ہیں جو سنڈے سکول میں خدمت کرنا چاہتے ہیں تو آپ کسی ادارے سے درخواست کر سکتے ہیں کہ وہ کسی اچھے اُستاد کو آپ کے چرچ میں بھیجیں تاکہ لوگوں کو ٹریننگ دی جا سکے۔ سکرپچر یونین اور دیگر بہت سے ادارے اِس کام کو پاکستان میں جاری کئے ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے چرچ میں سنڈے سکول میں استعمال کی جانے والی کتب اور دیگر مواد کی کمی ہو۔ ایسی صورت میں آپ کلیسیاء کے پاسٹر سے درخواست کر سکتے ہیں کہ اس معاملے میں آپ کی مدد کی جائے یا کسی دن سنڈے سکول کے لیے سپیشل ہدیہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو بغیر امدادی کتب کے بھی کلام میں سے کہانی سنائی جا سکتی ہے۔

ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس سارے وسائل موجود ہوں لیکن لوگ اپنے بچوں کو سنڈے سکول بھیجنے میں دلچسپی نہ رکھتے ہوں۔ ایسی صورت میں آپ اپنے پاسٹر یا کسی ساتھی کے ساتھ بچوں کے گھروں میں اُن کے والدین سے جا کر مل کر سکتے ہیں اور اُنھیں قائل کریں کہ بطورِ مسیحی یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنے بچے کا رُوحانی مستقبل سنوارنے کے لیے اُسے سنڈے سکول میں بھیجیں۔ پاسٹر صاحبان سے درخواست کریں کہ کلیسیاء میں وقتاً فوقتاً اس موضوع پر کلام سنائیں تاکہ لوگ اس بارے میں سیکھ سکیں اور اُنھیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو سکے۔ جو بچے سنڈے سکول میں اچھی کارکردگی دکھاتے ہیں اُن کو تعریفی اسناد یا انعام کلیسیائی عبادات کے دوران دیئے جائیں تاکہ والدین کی حوصلہ افزائی ہو اور جو لوگ اپنے بچوں کو سنڈے سکول میں نہیں بھیجتے، اُن کو یہ احساس ہو کہ وہ بھی بچوں کو بھیجیں تاکہ اُن کے بچے بھی سامنے آسکیں۔ بچوں کو ڈرامے میں حصّہ دینا، ساز سیکھانا اور گیت گانے کا طریقہ سیکھانے سے بھی کئی ایک والدین اور بچوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

3۔ بچوں کے ساتھ کلام کو بانٹنا۔ Y2L11

بچوں میں منادی کو آپ مندرجہ ذیل مراحل میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

- بچوں کو خُدا کے بارے میں سیکھانا
- گناہ کیا ہے اور گناہ سے معافی کے بارے میں سیکھانا۔

- بچوں کو یسوع کے بارے میں سیکھانا۔
- نجات کی تعلیم دینا۔

بچوں میں مُنادی:۔

آپ مختلف رنگوں کے صفحے بچوں کو دکھا سکتے ہیں یااُن کو اکٹھا کر کے ایک کتاب کی صورت دے سکتے ہیں۔ یہ صفحات سنہرے، کالے، لال اور سفید رنگ کے ہو سکتے ہیں۔

سنہرا صفحہ: بچوں کو سنہرا صفحہ دکھائیں اور اس کے ذریعے خُدا اور اُس کے کاموں کو ظاہر کریں۔ خُدا ایک بادشاہ ہے اور عام طور پر بادشاہ سونے کے سنہرے تخت پر بیٹھتے ہیں اس لیے سنہرا صفحہ ہمارے بادشاہ خُداوند کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔ آپ نے بچوں کو بتانا ہے کہ خُدا آپ کو پیار کرتا ہے (یوحنا 16:3) وہ ایک کامل خُدا ہے جس میں کسی طرح کی کوئی بُرائی نہیں، نہ ہی کوئی کمی ہے۔ اُس کی حکمت ہماری سمجھ سے بہت افضل ہے۔ خُدا قوت والا ہے اور اپنی قدرت کے وسیلہ پوری کائنات کو سنبھالتا ہے۔ اُس نے چھوٹی بڑی ہر ایک شے بنائی ہے۔ اگرچہ وہ سورج، چاند اور ستاروں جیسے بڑے اجسام کو بنانے والا ہے، لیکن اُس کی نظر سے ایک چھوٹی سی چیونٹی بھی بچ نہیں سکتی۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں چاہے وہ اچھا ہے یا بُرا اُس کی نظر سے چھوٹ نہیں سکتا۔ اس لیے ہمیں اپنے اعمال کو درست رکھنا ہے تاکہ ہم خُدا کو خوش کر سکیں۔ خُدا ہم سے اسقدر پیار کرتا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ جہاں وہ ہے، ہم بھی وہاں اُس کے ساتھ رہیں۔ اس لیے اُس نے آسمان پر ہمارے لیے ایک شہر تیار کیا ہے۔ جب ہم خُدا کو اپنی زندگی سے خوش کریں گے تو ہم اُس آسمانی شہر میں جا سکیں گے۔

کالا صفحہ: سنہرے صفحے کے بعد بچوں کو کالا صفحہ دکھائیں۔ کالا صفحہ ہر اُس کام یا چیز کو ظاہر کرتا ہے جو خُدا کو ناخوش کرتا ہے۔ بچوں کی سمجھ کے مطابق اُن کو ایسی مثالیں دیں جن سے خُدا ناخوش ہوتا ہے۔ آپ اُنھیں سمجھا سکتے ہیں کہ اگر آپ نے سکول میں کسی کو مارا، کسی کی پنسل یا کتاب اُس سے بغیر پوچھے اُٹھا لی یا کسی کے لنچ باکس سے اُس کا کھانا کھا لیا تو یہ ایسے کام ہیں جن سے خُدا کو خوشی نہیں ہوتی۔ یہ ہماری زندگی میں ایک کالے دھبے کی طرح ہیں۔ اسی طرح والدین کا کہنا نہ ماننا، بہن بھائیوں سے جھگڑا اور چرچ نہ آنا بھی خُدا کو ناراض کرتے ہیں۔ یہ سب کام کالے دھبے ہیں جو ہماری زندگی کے صفحے کو خراب کر دیتے ہیں۔ لہذا ہمیں اُن سے بچنا ہے۔ یہ ایسے کام ہیں جو ہمارے اور خُدا کے درمیان ناراضگی کو جنم دیتے ہیں۔ ایسے کام ایک رکاوٹ بن جاتے ہیں جو ہمیں آسمانی شہر میں جانے سے روکتے ہیں۔ یہ رکاوٹیں ہمیں دور کرنا ہے، ورنہ ہم خُدا سے دُور ہو جائیں گے۔

سُرخ صفحہ: خون کا رنگ سُرخ ہوتا ہے اور سُرخ رنگ کا صفحہ قُربانی کو ظاہر کرتا ہے۔ جو شخص بھی گناہ کرتا تھا اُس کے لیے موت کی سزا تھی۔ یہ سزا اُسی صورت میں ختم ہو سکتی تھی، جب کوئی اور شخص یا جانور اُس کی جگہ سزا اُٹھانے کو تیار ہو۔ پہلے دَور میں جانوروں کو گناہ کی قُربانی کے طور پر قربان کیا جاتا تھا تاکہ انسان کو بچایا جا سکے۔ جب یسوع، انسان بن کر اِس دُنیا میں آیا تو اُس نے صلیب پر قربان ہو کر جانوروں کی قُربانیوں کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ اب ہمیں گناہوں کی معافی کے لیے بھیڑوں کی قُربانی پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم سے کچھ غلط ہو جاتا ہے تو ہمیں معلوم ہے کہ خُدا ہم سے محبت کرتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی ہلاک ہو۔ اِس لیے آپ خُدا سے معافی مانگ سکتے ہیں اور یسوع کے لہو کو پکار سکتے ہیں تاکہ وہ آپ کو دھو دے۔ یسوع نے صرف اِس لیے ہماری جگہ جان قربان کی کیونکہ وہ ہم سے محبت رکھتا تھا۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد جی اُٹھا، اور جی اُٹھنے کے بعد اب وہ محبت کرنے والی ذات آسمان پر ہماری شفاعت کے لیے موجود ہے۔ اب آسمان پر محبت کرنے والا خُدا اور پیار کرنے والا یسوع ہماری

بھلائی کے لیے موجود ہیں۔اس زمین پر روح القدس ہماری مدد کرتا ہے تاکہ ہم یسوع کو جان سکیں۔اِس طرح یسوع کی قُربانی کے باعث جو لہو بہا وہ ہماری بھلائی کے لیے آج بھی کام کرتا ہے۔

سفید صفحہ: (رومیوں 10-9:10):۔ اگر آپ چھوٹے بچوں میں کام کر رہے ہیں تو اُن کے لیے گناہ اور اُس کے اثرات کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔آپ اُنھیں مختلف مثالیں دے کر اُس کے بارے میں سمجھا سکتے ہیں۔آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگر آپ کی قمیض پر کوئی داغ لگ جاتا ہے تو آپ کے والدین اُسے دھو کر داغ کو مٹا سکتے ہیں۔داغ کو مٹانے کے لیے اُسے صاف پانی میں دھونا پڑتا ہے۔اگر گندے پانی میں دھویں گے تو قمیض اور گندا ہو جائے گا۔اسی طرح جب ہم گناہ کرتے ہیں تو ہماری روح پر ایک بدنما داغ لگ جاتا ہے۔اس داغ کو کسی اور طرح سے مٹایا نہیں جا سکتا، جیسے آپ اپنی گندی قمیض کو اپنی والدہ کے پاس لے جائیں تو وہ اُسے دھو دیں گی،اِسی طرح ہمیں اپنی روح کے لیے اپنے آسمانی باپ سے درخواست کرنا پڑتی ہے کیونکہ کوئی بھی اور شخصیت اُس داغ کو دھو نہیں سکتی۔جب آپ خُدا کے سامنے جائیں تو پورے دل سے اُس سے کہیں کہ میں ہر اُس کام سے شرمندہ ہوں جو میں نے کیا اور اُن سے میری روح پر داغ لگا ہے۔آئندہ میں اُن کاموں سے باز رہوں گا جو تجھے دکھ پہنچاتے ہیں۔میں مار پیٹ، گالی دینا، جھوٹ، جھگڑا، جھوٹے الزام لگانا، والدین کی نافرمانی اور ہر اُس کام سے دور رہوں گا/گی جس سے میری روح پر داغ لگ سکتا ہے۔مجھے اپنے بیٹے یسوع کے لہو سے دھو ڈال۔بچوں کو سکھائیں کہ جب وہ اِس طرح سے دُعا کریں گے تو خُدا اُنھیں معاف کرے گا اور اُن کی روح کو یسوع کے خون سے دھو ڈالے گا۔روح پر لگے داغ کسی اور چیز سے دھل نہیں سکتے اور نہ ہی خُدا کے سوا کوئی اور اُنھیں دھو سکتا ہے۔جب خُدا آپ کی روح سے وہ داغ دھو ڈالے گا تو آپ اِس سفید صفحے کی طرح بالکل صاف ہو جائیں گے۔آپ خُدا کے بیٹے/بیٹیاں بن جائیں گے اور ایک دن آسمان پر جائیں گے لیکن اگر ہماری روح داغدار رہے تو ہم اندھیری اور تکلیف دہ جگہ پر جائیں گے۔اِس لیے آج ہی خُدا سے کہیں کہ آپ کو اِس سفید صفحے کی طرح بالکل صاف کر دے۔

4۔بچوں کو کس طرح مسیح کو قبول کرنے کی دعوت دی جائے۔ Y2L12

جب آپ سمجھیں کہ آپ نے بچوں کو گناہ اور یسوع کی قُربانی کی اہمیت کے بارے میں سمجھا دیا ہے تو اُن کی رہنمائی کریں کہ وہ یسوع کو اپنے دل میں دعوت دے سکیں۔بچے، بڑوں کی مانند عقلمند نہیں ہوتے، اُنھیں رہنمائی کی ضرورت ہے۔اُن کی رہنمائی کریں کہ وہ دُعا کر سکیں۔ضروری نہیں کہ اُنھیں پہلے ہی دُعا کرنا آتا ہو کیونکہ سنڈے سکول میں بچے مختلف گھرانوں سے آتے ہیں اور اُن گھرانوں کی رُوحانی حالت ایک دوسرے سے مختلف ہو گی۔اس لیے آپ اُن کی رہنمائی اِس طرح کر سکتے ہیں۔

- بچوں کو آنکھیں بند کرنے کے لیے کہیں۔
- اُن کے سامنے یوحنا 16:3 اور یوحنا 12:1 کے حوالہ جات پڑھیں۔
- اُن کو موقع دیں کہ وہ اپنا ہاتھ کھڑا کر کے یسوع پر ایمان کا اظہار کریں۔
- بچوں کو اپنے پیچھے توبہ کی دُعا کرنے کے لیے کہیں۔

5۔بچوں کی شاگردیت/رُوحانی ترقی (متی 20-19:28، اعمال 42:2) Y2L13

یسوع نے ہر ایک قوم میں شاگرد بنانے کا حکم دیا ہے۔جب ہم دوسری قوموں پر توجہ دیتے ہیں تو ہمیں اپنی قوم کو ہرگز بھولنا نہیں چاہیے۔ہماری قوم کو بھی شاگردیت کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی دوسروں کو۔بچوں کو صرف توبہ کے مقام تک لانا ہی کافی نہیں۔جب کوئی جان توبہ کرتی ہے تو وہ زمین سے

اُگنے والے تازہ پودے کی طرح ہوتی ہے، جس کو متواتر حفاظت اور پانی کی ضرورت پڑتی ہے، حتیٰ کہ وہ سایہ دار درخت بن جائے، اور دوسرے اُس سایہ میں بیٹھنے لگیں، جیسے آج سنڈے سکول کے بچے آپ کے سایہ میں ہیں۔ اُن کی رُوحانی ترقی کے لیے آپ مندرجہ ذیل عوامل پر توجہ دے سکتے ہیں۔

دُعا: دُعا کی اہمیت اُن کو اِس طرح سکھائیں کہ دُعا اُن کے لیے ایک فرض کی حیثت تک محدود نہ ہو جائے، کہ صرف صبح اُٹھتے یا رات کو سوتے وقت ہی دُعا کا خیال آئے۔ دُعا کو وہ ایسا عمل سمجھیں جو سانس کی طرح جاری رہے۔ سانس ہر وقت جاری رہتا ہے اسی طرح وہ خُدا سے دوستی میں اِس قدر بڑھ جائیں کہ وہ اُس سے اپنی ہر چھوٹی بڑی بات کریں۔ یہ عادت اُنھیں دُعا میں مضبوط بنائے گی۔

کلام: دُعا ہمیں کلام کی طرف راغب کرتی ہے۔ بچوں کو کلام میں موجود کہانیوں کو پڑھنے کی طرف اُبھاریں۔ اُن کو سوال جواب کے ذریعے پرکھیں کہ انھوں نے اُن کہانیوں سے کیا سیکھا؟ اُن کہانیوں کے مطابق کہاں انھوں نے اپنے آپ میں کمی دیکھی؟ اُن سے پوچھیں کہ اُن کمیوں کو دُور کرنے کے لیے وہ کیا کریں گے؟ اِس طرح اُنھیں کلام پر غور کرنے کی عادت پڑے گی۔ وہ اپنے آپ کو کلام کے مطابق پرکھنے لگیں گے اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے کوشش کریں گے۔

رُوحانی گیت: بہت سے لوگ گھروں میں فلمی گانے چلاتے ہیں۔ شاید وہ لوگ خود تو ڈانس نہ کرتے ہوں لیکن اپنے بچوں کو ڈانس کرتے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جب کوئی مہمان آتا ہے تو فخر سے اُس کے سامنے اپنے بچے کو ڈانس کرنے کا کہتے ہیں۔ اِس طرح وہ بچوں کو بچپن ہی سے فلموں اور گانوں کی طرف راغب کرتے ہیں۔ جب وہ بچہ بڑا ہو کر چرچ سے دُور ہو جاتا ہے تب وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو ہر طرح سے بچوں کو اچھی راہ پر ہی چلایا تھا۔ مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ انھوں نے ہی اِس بچے میں فلمی گانوں اور ڈانس کا کڑوا بیج بویا تھا۔

افسیوں 19:5 اور کلسیوں 16:3 میں صاف طور پر لکھا ہے کہ ہمیں رُوحانی غزلیں اور گیت گانے چاہیے۔ آپ سنڈے سکول میں اُنھیں گیت سکھا سکتے ہیں۔ اُنھیں ہوم ورک کے طور پر کوئی گیت سیکھنے اور گا کر سُنانے کا کام دیا جا سکتا ہے۔ اِس طرح آپ بچوں کو تیار کریں گے کہ آگے چل کر وہ چرچ کوائر میں شامل ہو سکیں۔ بچپن ہی سے بچوں کو ساز بجانے کی طرف راغب کریں۔ اس سے بچوں میں خود اعتمادی بڑھے گی اور وہ بچپن ہی سے سُر و تال کو سمجھنے لگیں گے۔ آپ گیتوں کے مقابلے بھی کروا سکتے ہیں۔ اِسی طرح جب آپ بچوں کے ساتھ کھیلتے ہیں تو اُن کے درمیان مسیحی شاعری و بیت بازی کے مقابلے بھی کروا سکتے ہیں۔ یہ دیکھنے میں تو ایک کھیل ہے لیکن آپ اِس طرح سے مستقبل میں مسیحی شاعر پیدا کر سکتے ہیں۔ کیا معلوم آپ مستقبل کے داؤد کو پیدا کرنے کا وسیلہ بن سکیں، جو خُدا کے لیے گاتا، بجاتا اور شاعری کرتا تھا۔

فرمانبرداری:- بچوں کو حکم ماننے اور فرمانبرداری کی اہمیت کے متعلق سکھائیں۔ اگر آج وہ آپ کی فرمانبرداری کریں گے تو کل کو خُدا کی بھی فرمانبرداری کریں گے۔ ایسا دیکھا گیا ہے کہ جو بچے والدین یا اساتذہ کے نافرمان ہوتے ہیں، وہ خُدا کے بھی نافرمان ہوتے ہیں۔ جب بچے آپ کی فرمانبرداری کریں تو اُن کی حوصلہ افزائی کریں اور شاباش دیں۔ خیال رہے کہ اس میں اعتدال کی ضرورت ہے۔ ضرورت سے زیادہ تعریف بعض اوقات فائدے کی جگہ نقصان دیتی ہے۔ آپ اُن کو احساس دلا سکتے ہیں کہ جیسے اُن کی فرمانبرداری سے آپ کو خوشی ہوتی ہے، اُسی طرح جب وہ خُدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو خُدا بھی خوش ہوتا ہے اور اپنی برکتیں اُنھیں دیتا ہے۔

رفاقت: عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جو بچے بچپن میں سنڈے سکول جاتے ہیں وہ بڑے ہو کر چرچ بھی جاتے ہیں۔ اس لیے بچوں کو بچپن ہی سے سنڈے سکول جانے کی ہدایت کریں۔ ہم سب کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ بچوں کو ایک جگہ بٹھائے رکھنا بہت مشکل ہے۔ لیکن جب وہ ٹی۔ وی یا موبائل پر کارٹون دیکھ رہے ہوتے ہیں تو نہ صرف آرام سے بیٹھے رہتے ہیں، بلکہ وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے ہیں کہ اُن کے اِس کام میں کسی طرح کی دخل اندازی کی

جائے۔اِسی طرح آپ کے سنڈے سکول کا میعار اتنا اچھا ہونا چاہیے کہ بچے اُسے اپنے کارٹون اور پسندیدہ پروگرام سے زیادہ اہمیت دیں۔ اگر آپ ایک کاروباری انداز سے سوچیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ گاڑیوں، کپڑوں اور موبائل کے نئے سے نئے ماڈل مارکیٹ میں آتے رہتے ہیں کیونکہ اُن کمپنیوں کو معلوم ہے کہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ کچھ نیا چاہتا ہے۔ اگر آپ سنڈے سکول میں دلچسپ پروگرام لاتے رہیں گے تو بچے بھی متوجہ رہیں گے وہ خود اپنے والدین سے کہیں گے کہ ہمیں سنڈے سکول جانا ہے۔ سنڈے سکول جانا اُن کے لیے ایک سزا نہیں تفریح بن جائے گا۔اِس طرح نہ صرف پُرانے بچے آپ کے سنڈے سکول میں آئیں گے بلکہ وہ اور بچوں کو بھی اس بارے میں بتائیں گے۔ آپ کے سنڈے سکول کی تعداد بڑھنے لگے گی اور اِس کے ساتھ ہی جب بچے چرچ میں جانا پسند کریں گے تو بڑے بھی بچوں کی وجہ سے آنے لگیں گے۔ اس طرح چرچ کی ہفتہ وار میٹنگ میں بھی تعداد بڑھنے لگے گی۔اِس تعداد کے بڑھنے کے لیے خُدا سے دُعا کریں اور اُس سے کہیں کہ وہ لوگوں کو ہر لحاظ سے ابلیس کے حربوں سے محفوظ رکھے کیونکہ جب آپ کے وسیلہ سے بیداری آئے گی تو ابلیس کئی لوگوں کو آپ کے خلاف کھڑا کر دے گا یا ایسی آزمائش پیدا کرے گا جس سے آپ کے لیے مشکلات پیدا کرے کر سکئے۔

6۔دُعا: Y2L14

خُدا سے بات چیت کرنے کو دُعا کہا جاتا ہے۔ موسیٰ کے لیے لکھا ہے کہ وہ خُدا سے اِس طرح بات چیت کرتا تھا جیسے کوئی اپنے دوست سے کرتا ہے (خروج 11:33)۔ یہ درست ہے کہ خُدا ہمارا خالق اور مالک ہے۔ لیکن یہ بھی دُرست ہے کہ خُدا ہم سے ایک دوست کی مانند رشتہ رکھنا چاہتا ہے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ وہ انھیں خادم نہیں بلکہ اپنے دوست سمجھتا ہے (یوحنا 11:11، 15:14-15، یعقوب 23:2)۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ ہم خُدا سے دوستی کر سکتے ہیں۔ جب خُدا ہمارا دوست ہے تو ہم اپنے دل کی ہر بات اُس سے کر سکتے ہیں۔ بچوں کو یسوع کا تعارف صرف خُدا کے طور پر ہی نہ کروایں بلکہ اُنھیں سکھائیں کہ یسوع سے آپ ایسے ہی بات کر سکتے ہیں جیسے آپ اپنے قریبی دوست سے بات کرتے ہیں۔ جیسے جیسے ہم کسی سے بات کرتے ہیں، ہم اُس کے قریب ہوتے چلے جاتے ہیں۔اِسی طرح بچوں کو دُعا کی عادت ڈالنے سے آپ اُنھیں یسوع کے قریب آنے کا موقع دیں گے۔ آپ بچوں کو دُعا کرنا سکھاتے ہیں لیکن اِس کے ساتھ ساتھ آپ اُنھیں ایمان رکھنا بھی سکھا رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب ہم دُعا کرتے ہیں تو نہ کسی شخص کو دیکھتے ہیں اور نہ ہی اپنے ادا کئے ہوئے الفاظ کے جواب میں کوئی آواز سنتے ہیں۔ آپ اُنھیں سکھاتے ہیں کہ اگرچہ آپ کسی کو دیکھتے نہیں لیکن آپ یقین رکھتے ہیں کہ جس سے آپ مانگ رہے ہیں وہ نہ صرف آپ کو دیکھتا ہے بلکہ آپ کی سُنتا بھی ہے اور جواب بھی دیتا ہے۔ یہی یقین، ایمان کہلاتا ہے۔ لہذا جب آپ دُعا کرنا سکھاتے ہیں تو آپ اُن کا ایمان بھی بڑھا رہے ہوتے ہیں۔

<u>دُعا کیسے کی جائے؟</u> آپ دُعا شکر گزاری سے شروع کر سکتے ہیں (فلپیوں 6:4)۔ آپ بچوں کو سکھا سکتے ہیں کہ شکر گزاری کے لیے زیادہ سوچنے کی ضرورت نہیں۔ ہم تقریباً ہر اُس چیز کے لیے شکر گزاری کر سکتے ہیں جسے ہم دیکھتے ہیں مثلاً ہوا، پانی، دوست، خوراک، سکول، کپڑے، گھر، والدین اور ہر وہ چیز جس سے اُن کو کوئی بھی فائدہ ہوا یا ہو سکتا ہے، اُس کے لیے وہ شکر گزاری کر سکتے ہیں۔ دُعا میں دوسرا قدم اپنے گناہوں کا اقرار ہے (زبور 66: 18)۔ گناہ ہمارے اور خُدا کے درمیان ایک دیوار کی طرح ہے۔ ہمارا اقرار اور معافی کی درخواست اس دیوار پر ہتھوڑے کی طرح اثر کرتی ہے اور ہم پھر سے خُدا سے مل جاتے ہیں۔ بچوں کو بتائیں کہ ہم اپنے بُرے کاموں کو انسانوں سے تو چھپا سکتے ہیں لیکن خُدا سے نہیں اس لیے ضروری ہے کہ خُدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کریں تاکہ وہ آپ کو دھو کر پھر سے سفید صفحے کی طرح صاف کر دے۔ جیسے ہم اپنے دوست کی خوشی کا خیال رکھتے ہیں اِسی طرح ہمیں گناہ سے باز رہ کر خُدا کی خوشی کا دھیان رکھنا چاہیے۔

خُداوند کی شکر گزاری اور گناہوں کے اقرار کے بعد دُعا میں اگلا حصّہ دوسروں کے لیے دُعا اور شفاعت کا آتا ہے (افسیوں 18:6)۔ بچوں کو سکھائیں کہ آپ کو دوسروں کی ضروریات کے متعلق جو کچھ بھی معلوم ہے وہ خُدا کے سامنے رکھیں۔ اگر گھر میں کوئی بیمار ہے یا اُن کے عزیزوں یا دوستوں میں کسی کی کوئی ضرورت ہے یا وہ بیمار ہے تو اُس کے لیے دُعا کریں۔ اس طرح بچے عام زندگی میں بھی یہ سیکھیں گے کہ اُنھیں صرف اپنے آرام کا متلاشی نہیں ہونا۔ اُنھیں دوسروں کی ضروریات کو بھی جاننا ہے اور اُنھیں خُدا کے سامنے رکھنا ہے۔ جب وہ دوسروں کی ضروریات کو جانیں گے تو عملی طور پر مدد کرنے کے لیے بھی سوچیں گے۔ اِس طرح وہ نیکی کرنا سیکھیں گے، جو خُدا کو پسند ہے۔ یوحنا 17 باب میں وہ دُعا دی گئی ہے جو یسوع نے اپنے شاگردوں اور اُن کی خدمت کے بارے میں کی۔ یہ یسوع کی زندگی کی آخری رات تھی اور صبح اُسے صلیب پر چڑھایا جانا تھا۔ ایسے وقت میں بھی وہ اپنے لیے نہیں بلکہ دوسروں کے لیے یعنی اپنے شاگردوں اور اُن لوگوں کے لیے دُعا کر رہا تھا جو اُن کی خدمت کے وسیلہ ایمان لائیں گے۔ جو خدمت شاگردوں نے کی، اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خوشخبری کا کلام دُنیا کے مختلف حصّوں میں پہنچا اور ہم لوگوں نے نجات پائی۔ اِس طرح اُس رات یسوع نے نہ صرف اپنے شاگردوں کے لیے بلکہ ہمارے لیے بھی شفاعت کی۔ کلام میں جگہ جگہ شفاعت کی مثالیں ملتی ہیں۔ یسوع نے مرتے ہوئے بھی شفاعت کی کہ اے باپ اِن کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں (لوقا 34:23)۔ اِسی طرح ستفنس نے بھی اُس وقت شفاعت کی جب لوگ اُسے سنگسار کر رہے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی بچوں کو تیار کرنا ہے تاکہ وہ اپنے دشمنوں کے لیے شفاعت کر سکیں۔

دُعا کے آخر میں اپنی ضروریات کے لیے دُعا کریں (متی 7:7)۔ اِس طرح بچے سیکھیں گے کہ اپنی ضروریات سے پہلے دوسروں کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اِس طرح وہ خود غرضی سے باز رہنا بھی سیکھیں گے۔ اُنھیں بتائیں کہ اپنی ہر چھوٹی بڑی بات خُدا سے کریں۔ یونیفارم گندا ہو جانا یا پینسل وغیرہ سکول میں گم ہو جانا عام سی بات ہے، لیکن بچے یہ عام باتیں بھی یسوع سے کر سکتے ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ یسوع مجھے اپنی چیزیں سنبھالنے کا فضل دے اور کھیلتے ہوئے چوٹ لگنے سے بچا۔

<u>بچوں کے ساتھ دُعا کریں:</u> بار بار سمجھانے پر بھی بچے غلطیاں کرتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ آپ اُنھیں خود سے دُعا کرنے کا موقع دیں۔ لیکن آخر میں خود بھی اُن کے ساتھ مل کر ایک دُعا کریں تاکہ وہ دُعا کرنا سیکھ سکیں اور دُعا کا درست طریقہ عملی طور پر آپ کو دُعا کرتے دیکھ کر جان سکیں۔ یسوع خود علیحدگی میں دُعا کیا کرتا تھا۔ لیکن اُس نے دُعائے ربانی (اے ہمارے باپ کی دُعا) اُنھیں سکھائی اسی طرح آپ بھی بچوں کی دعا میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اپنی زمینی زندگی کی آخری رات بھی یسوع نے شاگردوں کے ساتھ دُعا کی۔ جب تک کہ لوگ اُسے مصلوب کرنے کے لیے پکڑنے نہ آ گئے، وہ دُعا کر رہا تھا۔ صلیب پر بھی اُس نے دُعا ہی کی اور اپنے باپ سے بات کرنا جاری رکھا۔

7۔ خُدا کا کلام یعنی بائبل:۔ Y2L15

بائبل کا مطالعہ نہ صرف ہماری رُوحانی ترقی کا ذریعہ ہے (1۔ پطرس 2:2) بلکہ یہ ہمیں نیک کام کرنے کے لیے بھی تیار کرتا ہے (فلپیوں 3:2)۔ بعض اوقات ہم اپنے رہنے سہنے کے طریقے اپنے حساب سے ترتیب دیتے ہیں۔ اپنے ارد گرد کے لوگوں اور معاشرے کو دیکھ کر ہم سمجھتے ہیں کہ ظلم اور زیادتی کا بدلہ لینا ہمارا حق ہے۔ جب ہم بدلہ لیتے ہیں تو دوسرا شخص یہ سمجھتا ہے کہ اُس پر ظلم ہوا ہے اور اُس کی عزت پر حرف آیا ہے۔ اِس لیے وہ پلٹ کر وار کرتا ہے۔ اِس طرح دُشمنیاں بڑھتی جاتی ہیں اور کئی ایک خاندان ختم ہو جاتے ہیں۔ جب ہم بائبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ بدلہ لینا ہمارا کام نہیں

ہے۔جب ہم اِس تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور خُدا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ظالم سے ہمیں بچائے، تو دشمنی بڑھنے کی بجائے اپنی موت آپ مر جاتی ہے۔جب بچے شروع ہی سے کلام کا مطالعہ کریں گے تو خُدا اُن سے اپنے کلام کے ذریعے بات کرے گا۔جب وہ خُدا کی بات سُنیں گے اور اُس پر عمل کریں گے تو اس عمل کو ہم رُوحانی ترقی کہیں گے۔یہ رُوحانی ترقی اُن کے کاموں سے عیاں ہو گی۔وہ کسی دوسرے بچے کی پنسل، کاپی یا پیسے پڑے دیکھ کر اُسے واپس کریں گے نہ کہ اپنی ملکیت سمجھ کر رکھ لیں گے۔جب وہ مزید رُوحانی ترقی کریں گے تو اُن میں روح کے پھل نظر آنے لگیں گے۔ وہ خود آگے بڑھ کر دوسروں کی مدد کریں گے۔اپنے کسی ساتھی یا بڑے کو پانی دینا، بزرگوں کے پاؤں دبانا یا کسی کو کھانسی کرتے ہوئے اُس کی پیٹھ ملنا، یہ سب اِس بات کے اشارے ہیں کہ اُس بچے میں ایک مثبت تبدیلی آ رہی ہے جو کلام کے پُر اثر ہونے کی نشانی ہے۔جب بچے شروع ہی سے ایسی اقدار کے ساتھ بڑے ہوں گے تو وہ معاشرے میں اچھے شہری اور اچھے مسیحی بن سکیں گے۔بچوں کو بتائیں کہ جب وہ کلام کو پڑھیں تو مندرجہ ذیل تین نقاط کو کلام میں تلاش کریں۔

۔کلام کے اس حصہ میں کون سا حکم دیا گیا ہے؟

۔کلام کے اِس حصّہ میں کس گناہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

۔کلام کے اس حصّہ میں کوئی وعدہ دیا گیا ہے تا کہ اُس پر ایمان رکھا جا سکے؟

کلام کو زبانی یاد کرنا:۔ کلام مقدس ہمیں گناہ سے بچنے میں مدد کرتا ہے (زبور 119:11)۔تاریخ بتاتی ہے کہ دانی ایل اور اُسکے تین دوستوں نے ابھی نوجوانی میں قدم رکھا ہی تھا کہ اُنھیں بابل کی غلامی میں جانا پڑا۔وہاں اُنھیں ایسی خوراک دی جاتی تھی جو پہلے بابل میں پوجے جانے والے بُتوں کے سامنے پیش کی جاتی تھی۔اُنھوں نے بچپن میں یہ باتیں سیکھیں اور یاد رکھیں کہ اُنھیں بُتوں کی قُربانیوں میں سے کچھ نہیں کھانا۔اس لیے اُنھوں نے وہ خوراک کھانے سے انکار کر دیا اور خُدا نے اُنھیں سرفراز کیا۔اگر اُنھوں نے بچپن میں سیکھی ہوئی یہ باتیں یاد نہ رکھی ہوتیں تو وہ اُس ملک میں برکت نہ پاتے۔اِس کے برعکس وہ بُتوں کے سامنے پیش کیا ہوا کھانا کھا کر گناہ گار ٹھہرتے۔لہٰذا کلام کی آیات کو زبانی یاد کرنا بہت ضروری ہے۔ یسوع نے کئی ایک مواقع پر پرانے عہد نامہ کی نبوتوں اور کلام کے حصوں کا اپنی گفتگو کے دوران زبانی بیان کیا ہے۔اُس نے بچپن ہی سے نہ صرف کلام پر توجہ دی تھی بلکہ اُسے زبانی یاد بھی کیا تھا۔یہودی روایات کے مطابق، یہودی اپنے بچوں کو توریت یعنی بائبل کی پہلی پانچ کتابیں زبانی یاد کرواتے تھے۔پولوس اور دیگر شاگردوں کی زندگی پر غور کرنے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اُنھیں کلام کے مختلف حصّے زبانی یاد تھے۔چھوٹے بچوں کا ذہن بہت تیز ہوتا ہے۔ہمیں اِس موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے، اُنھیں کلام کے زیادہ سے زیادہ حصّے زبانی یاد کروا دینا چاہیے۔سنڈے سکول میں بچوں کو آیات سکھانے کے لیے آپ مندرجہ ذیل طریقے اپنا سکتے ہیں۔

8۔آیات یاد کرنے کے مختلف طریقے:۔ Y2L16

اشاروں کے ذریعے:۔ بچوں کو اشاروں کے ذریعے سکھانے کا طریقہ کئی سالوں سے اساتذہ کا پسندیدہ طریقہ ہے۔اِس طریقہ پر عمل کرنے کے لیے پہلے آپ کو خود آیت اور اُسکا حوالہ زبانی یاد کرنا ہو گا۔آیت پر غور کریں اور دیکھیں کہ کون سے الفاظ ایسے ہیں جن کو اشاروں سے بیان کیا جا سکتا ہے۔اگر بچے بہت چھوٹے ہیں تو آپ آیت کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹ سکتے ہیں مثلاً 1۔یوحنا 16:4 ایک لمبی آیت ہے۔آپ اُس کے چھوٹے چھوٹے حصے کر لیں۔ ہر ہفتہ ایک حصہ سکھائیں اور اگلے ہفتے اُس کو زبانی سُنیں۔جو بچے درستگی سے سُنائیں اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔آپ تالی بجا کر یا کوئی تعریفی جملہ کہہ کر یا

ایک ٹوفی یا چاکلیٹ دے کر بھی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ 1 یوحنا 16:4 کے ایک حصہ میں لکھا ہے، ''خُدا محبت ہے''۔ فرض کریں کہ آپ کو یہی حصہ سیکھانا ہے۔ پہلے دو یا تین مرتبہ بچوں کو یہ حصہ اپنے پیچھے زبانی بولنے کے لیے کہیں، پھر اُنھیں یہی حصہ اشاروں کے ذریعے سیکھائیں۔ جب لفظ خُدا آئے تو اُنگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کریں کیونکہ خُدا آسمان پر ہے، جب محبت کا لفظ آئے تو اپنے ہاتھوں کو اِس طرح جوڑیں جیسے دوستی کا نشان بناتے ہیں۔ اب آپ اِن اشاروں کے ساتھ ساتھ اپنے منہ سے اُن الفاظ کو ادا کریں کہ ''خُدا محبت ہے''۔ اِس طرح بچے بآسانی آیات سیکھ جائیں گے۔ یہی طریقہ آپ دیگر آیات کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں اور مختلف اشاروں کی مدد سے بچوں کو سیکھا سکتے ہیں۔

سرگوشی کرنا:۔ بچوں کو سرگوشی کے طریقہ سے سیکھانے کے لیے بچوں کو دائرے میں کھڑا کریں ایک بچے کے کان میں ایک چھوٹی سی آیت بولیں۔ وہ بچہ دوسرے کے کان میں یہی سرگوشی کرے۔ اِس طرح کرتے کرتے جب آخری بچے کی باری آئے تو وہ اونچی آواز میں وہ آیت بولے اِس طرح بچے کھیل کھیل میں آیت سیکھ سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جو بچے ایک دوسرے کے کان میں سرگوشی کر رہے تھے۔ اُن میں سے کسی بچے نے اگلے بچے کو آیت بتاتے ہوئے کچھ غلطی کر دی ہو۔ اِس صورت میں آخری بچہ درست آیت نہیں بتا سکے گا۔ اِس صورت میں آپ بچوں کی تصیح کر سکتے ہیں۔

الفاظ کو مٹا کر آیت سیکھانا: آپ ایک بورڈ یا چارٹ پر ایک آیت لکھیں۔ بچوں کو یہ آیت سیکھائیں۔ جب بچے کسی حد تک اس کو سیکھ جائیں تو بورڈ سے چند ایک الفاظ کو مٹا دیں اور بچوں کو آیت مکمل کرنے کا کہیں۔ اگر آپ چارٹ استعمال کر رہے ہیں تو کسی کاغذ سے دو یا تین الفاظ کو چھپا دیں اور دیکھیں کہ بچے اس آیت کو پورا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ عام طور پر یہ طریقہ اُن بچوں میں اپنایا جا سکتا ہے جو تھوڑا بہت الفاظ کی پہچان رکھتے ہیں یا جو پڑھ سکتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچوں میں یہ طریقہ کام نہیں کرے گا۔ ہم اس بات کو مندرجہ ذیل مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔

فرض کریں کہ آپ زبور 80 کی 18 آیت بچوں کو سکھانا چاہتے ہیں۔ آپ اس آیت کو بورڈ پر لکھ سکتے ہیں۔

پھر ہم تجھ سے برگشتہ نہ ہونگے۔ تُو ہمکو پھر زِندہ کر اور ہم تیرا نام لیا کرینگے (زبور 18:80)۔

اس آیت میں کچھ مشکل الفاظ ہیں جیسے "برگشتہ"۔ اس لفظ کا مطلب بچوں کو بتایں۔ اسی طرح یہاں پر لکھا ہے، "تُو ہمکو پھر زِندہ کر"۔ بچوں کو بتائیں کہ رُوحانی طور پر زندہ کرنے کا کیا مطلب ہے۔ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو وہ رُوحانی طور پر مردہ ہو جاتا ہے کیونکہ وہ خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔ جب کوئی اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو وہ اپنا رشتہ خدا کے ساتھ بحال کرتا ہے اور رُوحانی طور پر زندہ ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ لفظوں یا جملوں کا مطلب بتاتے ہوئے آپ کی تمہید طول نہ پکڑ جائے اور بچے بوریت کا شکار نہ ہو جائیں۔ آپ کا انداز اتنا اچھا ہو کہ بچوں کی توجہ آپ سے ہٹنے نہ پائے۔

چند ایک مرتبہ اس آیت کی دہرائی کرایں۔ اس کے بعد آیت کے چند الفاظ مٹا دیں اور بچوں کو آیت مکمل کرنے کا کہیں۔

پھر ہم۔۔۔۔۔۔۔۔سے برگشتہ نہ۔۔۔۔۔۔۔۔تُو ہمکو پھر۔۔۔۔۔۔۔۔کر اور ہم تیرا نام لیا کرینگے (زبور۔۔۔۔۔۔۔۔)۔

جب آپ سمجھیں کہ بچوں کو آیت زبانی یاد ہو گئی ہے تو بورڈ پر سے آیت مٹا دیں اور بچوں سے زبانی اس آیت کو سُنیں۔

ماتھے پر کاغذ چپکانا یا ہاتھ میں صفحہ تھامنا: آپ بچوں کو ایک آیت زبانی سکھائیں۔اِس کے بعد اِسی آیت کی دہرائی ایک کھیل کی صورت میں کریں۔ اِن دِنوں بازار میں چپکنے والے چھوٹے سائز کے کاغذ دستیاب ہیں۔آپ اُن کاغذوں پر آیت کے مختلف حصّے لکھ کر مختلف بچوں کے ہاتھوں، کمر یا ماتھے پر چپکا سکتے ہیں۔ بچوں کو اِس طرح کھڑا کریں کہ وہ آیت کی درست ترتیب کے مطابق نہ ہوں۔اب بچوں کو کہیں کہ وہ ایک دوسرے کے ہاتھوں یا ماتھے پر لکھے ہوئے الفاظ کو دیکھتے ہوئے اِس طرح کھڑے ہوں کہ پہلے بچے سے آخری بچے تک آیت درست ترتیب سے مکمل ہو جائے۔اِس کھیل کو آپ بچوں کی دو ٹیمیں بنا کر بھی کھیل سکتے ہیں۔ جو ٹیم پہلے ترتیب سے کھڑی ہو جائے وہ جیت جائے گی۔ اگر آپ کے پاس چپکنے والے کاغذ نہ ہوں تو آپ سادہ کاغذوں پر آیت کے مختلف حصّے لکھ کر یہ کھیل، کھیل سکتے ہیں۔اِس بات کا خیال رکھیں کہ آیت کو مختلف کاغذوں پر لکھنے کا کام پہلے ہی گھر سے کر کے آئیں، تاکہ سنڈے سکول میں وقت ضائع نہ ہو۔ اگر آپ کے پاس غبارے ہوں تو آپ اُن پر آیت کے الفاظ لکھ کر بھی یہ کھیل، کھیل سکتے ہیں۔

تصویر بنانا:۔ بچوں کو آیت سیکھانے کے بعد آپ اُن کو گھر سے ایک تصویر بنانے کو کہہ سکتے ہیں جو اِس آیت کا مفہوم بیان کرے۔ اگر سنڈے سکول میں آپ نے کوئی عملی کام کروانا ہے تو یہی کام آپ بچوں کو سنڈے سکول میں کام کرنے کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں اس کے لیے ہو سکے تو اُنھیں سنڈے سکول میں رنگ فراہم کئے جائیں تاکہ وہ اپنی بنائی ہوئی تصویر میں بھر سکیں۔

کٹھ پتلی کا استعمال:۔ آپ نے کئی ایک ٹی۔وی پروگراموں میں کٹھ پتلیاں استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہو گا۔اِس کے لیے آپ کو کوئی پیچیدہ ہنر سیکھنے کی ضرورت نہیں۔آپ ایک سادہ سی کٹھ پتلی لیں جس کو آپ اپنے ہاتھ پر چڑھا کر اُس کے مُنہ کو اِس طرح سے ہلا جُلا سکیں جیسے وہ کٹھ پتلی بات کر رہی ہو۔اِسی انداز میں آپ بچوں کو آیت یا کہانی سُنا سکتے ہیں۔اِس طریقہ سے مزید واقفیت کے لیے آپ اِس طرح کی ویڈیو دیکھ سکتے ہیں جہاں کٹھ پتلی کو ہاتھ پر چڑھا کر استعمال کیا گیا ہو یا اس کا استعمال کیا گیا ہو۔اوپر بیان کیے گئے طریقوں کے علاوہ اگر کوئی اور طریقہ آپ کے ذہن میں ہو جو بچوں کے لیے دلچسپ ہو اور آپ کے لیے بھی آسان ہو تو اُسے بھی آپ بچوں میں خدمت کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ بچوں میں ایک ہی طریقہ سے خدمت کرنے سے بچے اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں آیت سیکھانے کے طریقے بدلتے رہیں اور ضرورت پڑنے پر کسی بھی طریقے کو دوبارہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔آپ کی آج کی محنت، کل کو کلیسیاء کے مضبوط ستون پیدا کرے گی۔

9۔ کہانی سُنانا:۔ Y2L17

بچوں کے لیے پادری صاحب کا کلام، چاہے وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو، بوریت بھرا ہو سکتا ہے۔ چرچ میں پادری صاحب بالغ لوگوں کے لیے پیغام تیار کرتے ہیں نہ بچوں کے لیے۔آپ بچوں کو ڈانٹ کر یا مجبور کر کے وہاں بٹھا سکتے ہیں۔ لیکن اسطرح وہ جسمانی طور پر تو وہاں موجود ہو سکتے ہیں لیکن اُن کا ذہن کہیں اور بھٹک رہا ہو گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ بچوں کو، بچوں کے انداز میں ہی سیکھایا جائے۔ پولس رسول اپنے سننے والوں کو کہتا ہے کہ جب تمھیں دودھ کی ضرورت تھی، اُس وقت میں نے تمھیں دودھ دیا اور جب تم رُوحانی بالغ ہو جاؤ گے تو تمھیں گوشت کی ضرورت پڑے گی۔ جو لوگ رُوحانی طور پر بچے تھے اُن کو پولس نے اُن ہی کے انداز میں کلام کی بات پہنچائی۔اِس لیے ہمارے لیے بھی ضروری ہے کہ بچوں کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے اُن طریقوں کو اختیار کیا جائے جو اُن کے لیے بہتر ہیں۔

اندازِ بیان:۔ بچوں کو کہانی سناتے ہوئے دھیان اُن پر ہی مرکوز کریں۔ آپ کی آنکھیں، کان اور حرکات و سکنات ایسی ہوں جو بچوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں۔ کسی بھی لمحے بچوں کی توجہ ہٹنے نہ پائے۔ بچوں کی توجہ رہے گی تو وہ آپ کی بات بھی سُنیں گے۔ یاد رہے کہ بچوں کی توجہ حاصل کرنا آسان نہیں

ہوتااور اُسے قائم رکھنااور بھی مشکل ہوتا ہے۔ چھوٹے بچے بہت جلد کسی بھی چیز سے بوریت محسوس کرنے لگتے ہیں۔اس لیے آپ کی کہانی کسی لمبے واعظ کی طرح نہیں ہونی چاہیے۔ جب آپ کہانی سُنائیں توآپ کی آواز کا اُتار چڑھاؤ اُس کردار کی مانند ہونا چاہیے جس کی آپ بات کر رہے ہیں۔ اگر بوڑھے آدمی کی بات کر رہے ہیں تو ویسی ہی آواز نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر عورت کی بات ہو رہی ہے ویسے ہی انداز میں چلیں اور بات کریں۔ اُنھیں ایسا لگے جیسے وہ خود بائبل کے اُس دور میں چلے گئے ہیں اور سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

کہانی سُنانے کے لیے آپ دو طریقے اپنا سکتے ہیں۔

1۔ زبانی کہانی سُنانا۔

2۔ بصری معاونات کے ذریعے کہانی سنانا۔

<u>1۔ زبانی کہانی سُنانا:۔</u>

کہانی کو آپ چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ا۔ کہانی کا تعارف۔

ب۔ کہانی کے واقعات

ج۔ کہانی کا عروج۔

د۔ کہانی سے حاصل ہونے والا سبق۔

<u>ا۔ کہانی کا تعارف۔</u> اِس سے پہلے کہ آپ کہانی کا چُناؤ کریں، کہانی کا مقصد آپ کے ذہن میں واضع ہونا چاہیے۔ اُس مقصد سے میل کھاتے ہوئے ایسے جملوں کا انتخاب کریں جن سے آپ بچوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز کر سکیں۔ اس کے لیے آپ بچوں سے سوال جواب بھی کر سکتے ہیں، مثلاً اگر آپ نوح کے طوفان کی کہانی سُنانا چاہتے ہیں تو آپ بچوں سے پوچھ سکتے ہیں کہ کیا آپ نے کبھی کشتی دیکھی ہے؟ بچوں کے جواب توجہ سے سُنیں اور بات آگے بڑھاتے ہوئے پوچھیں کہ آپ میں سے کس کس نے کشتی پر سفر کیا ہے؟ بچوں کو ہاتھ کھڑا کرنے کا کہیں اور چند بچوں سے اُن کا جواب سُنیں۔ آپ بچوں کا تجسس بڑھانے کے لیے مزید سوالات بھی کر سکتے ہیں۔ اگر کسی بچے نے کشتی نہیں دیکھی تو آپ اُنھیں کشتی کی تصویر بھی دکھا سکتے ہیں۔ آپ کاغذ کی کشتی بھی بنا سکتے ہیں۔ اِس کے بعد آپ کہہ سکتے ہیں کہ آج ہم ایک ایسی کہانی سُنیں گے جس میں ایک بڑی سی کشتی میں انسان اور جانور دونوں تھے۔ اِس طرح اپنی کہانی کا تعارف بتانے کے بعد آپ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کوئی ایسی کہانی سُنا رہے ہیں جس میں ہل، تلوار، درانتی، کنواں، کسان یا کوئی بھی ایسی چیز موجود ہے جس سے عام طور پر بچے واقف نہیں تو اُسکی تصویر دکھائیں یا کسی کاغذ کے ذریعے ویسی چیز بنانے کی کوشش کریں۔ اِس طرح اگر اُنھیں کسان، لوہار یا لکڑہارے کا پتہ نہیں ہے تو خود یا کسی بچے کے ذریعے اُس پیشے کی ایکٹنگ (اداکاری) کروائیں تاکہ بچوں کو پتہ چل سکے کہ آپ کیا بات کر رہے ہیں۔

<u>ب۔ کہانی کے واقعات:۔</u> تعارف کے بعد آپ کہانی کے واقعات ترتیب وار بیان کر سکتے ہیں۔ کہانی سُناتے ہوئے آپ کی آواز کا اُتار چڑھاؤ اور حرکات و سکنات ایسی ہونی چاہیے کہ بچے آپ میں اُس کردار کو دیکھ سکیں جس کی آپ بات کر رہے ہیں۔ آسان لفظوں میں کہیں، تو آپ کو ایک اداکار کا کردار نبھانا ہے اور یہ اداکاری ہر کہانی میں موجود ہر شخصیت کے لیے ہونی چاہیے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کہانی بیان کرتے ہوئے اِس کا پسِ منظر بھی بیان کرنے کی ضرورت ہے تو وقت اور ضرورت کے مطابق آپ اُس پسِ منظر کو بھی کہانی میں شامل کر سکتے ہیں۔ خیال رہے کہ یہ پسِ منظر اصل کہانی پر حاوی نہ ہو جائے اور کہانی دب کر نہ رہ جائے۔ اِس کہانی سے نجات، انسانی کردار یا جو بھی سبق آپ اخذ کرنا چاہتے ہیں، اُس سبق کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہانی کا رُخ

اُس سمت میں موڑتے چلے جائیں۔اس طرح کہ بچے خود بخود اُس نتیجے کو اخذ کر سکیں جو آپ اُنھیں سیکھانا چاہتے ہیں۔ہر بچے کی ذہنی صلاحیت ایک جیسی نہیں ہوتی اس لیے جو سبق آپ سیکھانا چاہتے ہیں،اُسے خود اپنی زبان سے بھی بیان کریں۔

ج۔کہانی کا عروج:۔ ہر کہانی کا ایک آغاز اور ایک اختتام ہوتا ہے۔آغاز میں آپ کو بچوں کی توجہ حاصل کرنا ہے جو اختتام تک قائم رہنی چاہیے۔کہانی کو اس طرح آگے بڑھائیں کہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بچوں میں مزید جاننے کا تجسس بڑھتا جائے۔کہانی کے ختم ہونے پر اگر آپ کے پاس مزید وقت ہے تو آپ اُن کے ساتھ کہانی سے میل کھاتی ہوئی کوئی گواہی بھی بانٹ سکتے ہیں۔کہانی کے درمیانی حصّے میں آپ اُن مشکلات کو بیان کرتے ہیں جن سے آپ کی کہانی کے کردار اپنے زمانے میں گزر رہے تھے۔لیکن کہانی کے آخر پر آپ کو کہانی سے ہی اُن مشکلات کا حل دینا چاہیے۔

د۔کہانی سے حاصل ہونے والا سبق:۔ ہو سکتا ہے کہ آپ مسیح خُداوند کی مصلوبیت کی کہانی سُنا رہے ہیں۔صرف اُس کی موت پر کہانی کو بند نہ کریں کیونکہ مصلوبیت وہ مشکل ہے جس سے یسوع گزر رہا تھا لیکن اُس کا جی اُٹھنا ایک فتح اور اُس مشکل کا حل ہے۔اب اِس کہانی کو سُنانے کے بعد آپ اُس سے کیا سبق اخذ کر سکتے ہیں؟آپ خُدا کی محبت کو بچوں پر واضح کر سکتے ہیں۔اُنھیں گناہ سے بچنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔کیونکہ اسی وجہ سے مسیح کو صلیب چڑھنا پڑا۔آپ یہ بھی سبق دے سکتے ہیں کہ جیسے مسیح نے ہم سے محبت کی ہمیں بھی دوسروں سے محبت کرنا چاہیے۔اِس طرح جو خاص سبق آپ بچوں کو سیکھانا چاہتے ہیں،اُسے کہانی ہی سے اخذ کریں۔ایسا نہ ہو کہ آپ اُس سبق پر زور دے رہے ہوں جو کہانی سے تعلق ہی نہیں رکھتا مثلاً مصلوبیت کی کہانی سُنا کر آپ بچوں کو یہ کہہ رہے ہوں کہ آج ہم نے سیکھا کہ خُدا نے سورج،چاند اور ستاروں کو ہمیں روشنی دینے کے لیے بنایا۔یا پھر یہ کہ ہمیں چرچ میں ہدیہ جات لانا چاہیے۔جو کہانی آپ نے سیکھائی ہے،اُس سے حاصل ہونے والا سبق،کہانی میں واضح طور پر نظر بھی آنا چاہیے۔ اگر ضروری ہو تو کہانی سُنانے کے بعد کہانی سے متعلق چند سوالات بچوں سے پوچھیں تا کہ کہانی کی دہرائی بھی ہو جائے اور آپ کو معلوم بھی ہو سکے کہ بچے اُس کہانی کو کس حد تک سمجھ سکے ہیں۔

2۔بصری معاونات کے ذریعے کہانی سنانا۔ ایک ریسرچ کے مطابق کسی چیز کو دیکھنے،سُننے اور یاد رکھنے میں تعلق کو مندرجہ ذیل عددی انداز میں ظاہر کیا گیا ہے۔

۔ہم جو کچھ سُنتے ہیں اُس میں سے صرف 20 فیصد ہی یاد رکھتے ہیں۔

۔ہم جو دیکھتے ہیں اُس میں سے 30 فیصد ہی یاد رہتا ہے۔

۔ہم جو دیکھتے ہیں اور سُنتے ہیں اُس میں سے 50 فیصد تک یاد رکھتے ہیں۔

۔ہم جو دیکھتے ہیں،سُنتے اور کرتے ہیں اُس میں سے 90 فیصد تک یاد رکھتے ہیں۔

اگر ہم یسوع کی خدمت پر غور کریں تو اُس نے شاگردوں کو تعلیم دی۔ عملی طور پر دیکھایا کہ بدروحیں کیسے نکالی جاتی ہیں۔اِس کے بعد اُنھیں دو،دو کر کے بھیجا کہ اسرائیل کے مختلف علاقوں میں خدمت کریں۔اُن کی خدمت کے وسیلہ کئی ایک معجزات ہوئے (مرقس 6:7-13)۔یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد کچھ دیر وہ اکٹھے رہے،لیکن بعد میں وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر دُنیا کے مختلف حصّوں میں پھیل گئے۔جب اُنھوں نے یسوع کی تعلیم کو نہ صرف سُنا بلکہ معجزات ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور عملی طور پر خود جا کر لوگوں میں خدمت کی تو اُن باتوں کو اچھی طرح یاد رکھ سکے جو یسوع نے اُنھیں سیکھائیں۔اگر ہم بھی بچوں کو تصاویر دِکھا کر کہانی سُنائیں تو وہ سُنیں اور دیکھیں گے۔اس کے بعد اُنھیں خود سے وہی کردار ادا کرنے کو کہیں۔اس طرح سننا،دیکھنا اور کرنا یہ تینوں تقاضے اُن کی زندگی میں پورے ہوں گے اور وہ بہتر طور پر اُن باتوں کو یاد رکھ سکیں گے۔اگر آپ اندھے برتمائی کی کہانی سُناتے

ہیں تو کہانی سُنانے کے بعد کسی ایک بچے کو برتمائی کا کردار دیں، کسی کو یسوع اور باقی بچوں کو ہجوم کا کردار ادا کرنے کو کہیں۔ اس طرح وہ ڈرامائی انداز میں کہانی کو دہرائیں گے اور زیادہ دیر تک یاد رکھ سکیں گے (مرقس 10:46-52)۔

10۔ تصویری خاکوں کی اقسام۔ Y2L 18

1۔ چارٹ:۔ آپ چارٹ پر آیات لکھ کر بچوں کو سیکھا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کہانی کے مختلف کرداروں کی ڈرائنگ بھی چارٹ پر بنا سکتے ہیں۔ بچوں کو چارٹ پر مختلف کھیل بھی کھلائے جاسکتے ہیں۔

2۔ فلیش کارڈ:۔ فلیش کارڈ اُن تصاویر کو کہتے ہیں جو کسی کارڈ پر بنی ہوں۔ عام طور پر یہ تصاویر کہانی کے مختلف کرداروں کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس سے بچوں کو کہانی کے کرداروں کو ذہن نشین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ عام طور پر یہ تصاویر کسی موٹے کاغذ پر بنی ہوتی ہیں تاکہ جلدی خراب نہ ہوں اور آپ انھیں بار بار استعمال کر سکیں۔ یہ تصاویر ایسے مسیحی اداروں سے خریدی جاسکتی ہیں جو بچوں کے لیے مختلف طرح کی کُتب شائع کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے اُن کو خرید پانا مشکل ہو یا یہ ادارے آپ کے گھر سے بہت دور ہوں۔ ایسی صورت میں آپ خود سے تصاویر تیار کر سکتے ہیں۔ آپ پرانے رسالوں اور اخباروں میں سے تصاویر کاٹ کر اُن کے پیچھے کوئی کارڈ چپکا سکتے ہیں تاکہ وہ تصاویر محفوظ رہیں اور آپ جب چاہیں اُن کو دوبارہ استعمال کر سکیں۔ ایسے رسالے ردی میں سے باآسانی مل سکتے ہیں، جو بہت ہی سستے داموں مل جاتی ہے۔ اگر آپ بیرونِ ملک چھپے ہوئے یا انٹرنیشنل کمپنیوں کے رسالوں کو استعمال کریں تو اُن کے صفحے کی کوالٹی اور رنگ اچھے ہوتے ہیں۔ اگر تصاویر کے رنگ اچھے نہ ہوں اور کاغذ کی حالت بھی اچھی نہ ہو تو شاید آپ بچوں کی توجہ کو بہتر طور پر حاصل نہیں کر پائیں گے۔ آپ مختلف رسالوں سے بادشاہوں، جانوروں، ہجوم، اور دیگر ایسی تصاویر کاٹ سکتے ہیں جن کو کہانی سُناتے ہوئے مختلف کرداروں کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ تصاویر دیکھنے میں ایسی لگیں جیسے پرانے بادشاہوں کی ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ گھوڑے کی تصویر کاٹیں اور پیچھے کار بھی نظر آرہی ہو۔ جس زمانہ میں بائبل لکھی گئی اُس زمانہ میں کاریں اور جدید چیزیں نہیں ہوتی تھیں، اس لیے ایسی تصاویر سے گریز کریں۔

3۔ فلینل بورڈ:۔ فلینل بورڈ میں ایک بورڈ استعمال کیا جاتا ہے، جس پر تصاویر چپکا سکتے ہیں۔ ایسی بہت سی کمپنیاں ہیں جو یہ بورڈ اور تصاویر بناتے ہیں۔ عام طور پر یہ تصاویر اور بورڈ، فلیش کارڈ کی نسبت مہنگے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ان تصاویر کو اچھے طریقے سے استعمال کیا جائے تو دیکھنے والوں کو یہ تصاویر ایسے لگتی ہیں جیسے آپ حقیقت میں اُس دُنیا میں پہنچ گئے ہیں۔ اگر آپ خود سے ایسا سیٹ بنانا چاہیں تو یہ بھی ممکن ہے۔ فلینل بورڈ کے لیے آپ کو فلالین کا کپڑا ایک بورڈ پر لگانا پڑے گا۔ اس کے بعد مختلف تصاویر کے پیچھے بھی فلالین کا کپڑا لگا دیں تو یہ تصاویر بورڈ پر چپک سکیں گی۔ اگر تصاویر کے چپکنے میں مشکل ہو تو آپ تصاویر کے پیچھے فلالین کی جگہ ریگمار (Sand Paper) بھی چپکا سکتے ہیں۔

4۔ کٹھ پتلی:۔ جس وقت لوگوں کے پاس سینما گھروں میں جانے کی سہولت نہیں تھی، زیادہ تر لوگ کٹھ پتلی تماشا دیکھ کر لطف اندوز ہوتے تھے۔ بڑے پیمانے پر کٹھ پتلیوں کا استعمال آسان نہیں ہوتا، کیونکہ اُس کے لیے خاص تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ایک سادہ کٹھ پتلی کو استعمال کرنا مشکل نہیں ہوتا۔ بعض اوقات پرندوں اور جانوروں کی شکل والی کٹھ پتلیاں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ ایسی کٹھ پتلیوں کو ہاتھ پر پہن کر کہانی سُنانے کے لیے آسانی سے مشق کی جاسکتی ہے۔

5۔ تختہ سیاہ یا وائٹ بورڈ:۔ تختہ سیاہ یا وائٹ بورڈ کو ہم اکثر سکولوں میں استعمال ہوتے دیکھتے ہیں۔ اِن کا استعمال مشکل نہیں ہے۔ لیکن بچے اِن کو اپنے سکولوں میں بھی دیکھتے ہیں اور بعض بچے اِن کو دیکھ دیکھ کر بوریت کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں۔ اگر آپ بھی اُن کا استعمال اُسی طرح کریں گے جس طرح اُن

کے اساتذہ سکولوں میں کرتے رہے ہیں تو وہ آپ کے سنڈے سکول میں بھی بوریت محسوس کریں گے۔ لہذا آپ کو مہارت حاصل کرنی ہوگی کہ آپ عام اساتذہ سے بہتر انداز میں اِن کو استعمال کر سکیں۔

6۔جدید آلات (موبائل فون، لیپ ٹاپ، پروجیکٹر، وغیرہ):۔ بچوں کو سکھانے کے لیے جدید آلات کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔اِن دنوں میں بہت سی ویب سائٹ موجود ہیں جہاں بائبل کی کہانیاں ڈرامائی انداز میں یا کارٹون ویڈیو کی صورت میں موجود ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی بہت عمدہ ہے لیکن اِس کو اُستاد کا نعم البدل کبھی بھی سمجھا نہیں جا سکتا۔ ایک اُستاد اپنی کلاس کو بہتر انداز میں سمجھ سکتا ہے اور اُن کی ضروریات کے مطابق اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اُن کے سوالوں کا جواب دے سکتا ہے۔

11۔بچوں کو گیت سکھانا:۔ Y2L19

گیت اور زبور، مسیحی عبادت کا ایک اہم حصّہ ہیں۔ ہر ایک گیت اپنے اندر ایک پیغام رکھتا ہے۔ بچے گیتوں کو شوق سے سیکھتے اور یاد کر لیتے ہیں۔ بچوں کے لحاظ سے ہم گیتوں کو دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

۔اشاروں والے گیت۔

۔پرستش والے گیت۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے اشاروں والے گیت جلدی سیکھ لیتے ہیں اور وہ ان سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔ گیت سکھانے والے اُستاد کا بچوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر ایک خوشی والے گیت کو کوئی اُستاد اُداس چہرہ لے کر سکھائے گا، تو بچے مشکل میں پڑ جائیں گے کہ اُنھیں خوش ہونا ہے یا اُداس۔ اکثر بچے استاد اور شاگرد کا کھیل کھیلتے ہیں۔ ایک بچہ اُستاد بن جاتا ہے اور باقی شاگرد۔ جو بچہ اُستاد بنتا ہے وہ اُسی طرح کا ردِ عمل کرتا ہے جس طرح سے وہ اُستاد کو کلاس میں کرتے دیکھتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بچے اُستاد کو کس قدر قریب سے دیکھتے ہیں۔ لہذا جب آپ بچوں کو کچھ بھی سکھانے کے لیے سامنے آئیں تو آپ کے تیار ہونے کا انداز، کھڑے ہونے کا طریقہ، بات کرنے یا سمجھانے کا طریقہ ہر چیز بچے نوٹ کرتے ہیں۔ اشاروں والے گیت سکھاتے ہوئے کوشش کریں کہ بچے کو ایسے اشارے سکھائے جائیں جو گیت سے مطابقت رکھتے ہوں، آسان ہوں اور ایسے نہ ہوں جن پر کوئی اعتراض کر سکے۔ بعض اوقات بچوں کو مسیحی گیتوں پر فلمی انداز میں ناچنا سکھایا جاتا ہے، ایسی باتوں سے پرہیز کریں۔ پرستش کے گیتوں میں عام طور پر اشارے نہیں کیے جاتے۔ بچے کچھ وقت خُدا کے حضور سنجیدگی سے رہنا سیکھتے ہیں۔ لہذا اشارے والے گیتوں پر اشارے ہونے چاہیے۔ چھوٹے بچوں کو اُچھلنے کودنے کا موقع بھی دیں لیکن خیال رہے کہ کوئی بھی چیز شائستگی کے دائرے سے باہر نہ جائے اور کلاس پر آپ کا کنٹرول بنا رہے۔ جب آپ بچوں کو سنجیدگی اختیار کرنے کو کہیں تو وہ آپ کی بات مان سکیں۔

12۔کلاس کا نظم و نسق:۔ Y2L20

ایک ہی جماعت میں تمام عمر کے بچوں کو زیادہ دیر تک اکٹھے رکھنا اچھا نہیں ہے۔ آپ تمام بچوں کو شروع میں اکٹھا کر سکتے ہیں تاکہ وہ کچھ وقت دُعا کریں اور گیت گائیں۔ اِس کے بعد بہتر ہے کہ وہ اپنی اپنی عمر کے مطابق اپنی کلاس میں جائیں، جہاں اساتذہ اُن کی عمر کے مطابق اُنھیں بائبل کے اسباق سکھا سکیں۔ عمر کے لحاظ سے بچوں کو پانچ گرہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر آپ لڑکوں اور لڑکیوں کو علیحدہ علیحدہ بھی کر سکتے ہیں۔

۔ تین سے پانچ سال کے بچے۔

۔چھ سے آٹھ سال کے بچے۔

۔نو سے گیارہ سال کے بچے۔

۔پندرہ سے آٹھارہ سال کے بچے۔

بچوں کی گروپ بندی کا فائدہ:۔ بچوں کی گروپ بندی کا فیصلہ بچوں اور اُستاد دونوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ بڑے گروپ میں اُستاد کے لیے مشکل ہوتا ہے کہ وہ ہر بچے پر توجہ دے سکے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ چھوٹے بچوں کو انگلی پکڑ کر چلایا جاتا ہے۔ لیکن وہی بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو انگلی پکڑ کر چلنا پسند نہیں کرتے۔ اِسی طرح تین سے پانچ سال کے بچے گڑیا یا چھوٹے کھلونوں سے کھیلنا پسند کرتے ہیں، لیکن پندرہ سال یا اس سے بڑے بچے فرق قسم کے کھیل کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ اِسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بچوں اور بڑوں کی ضرویات میں فرق ہوتا ہے۔ جو طریقے آپ چھوٹے بچوں کو سیکھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں وہی طریقے بڑوں کے لیے مناسب نہیں ہوتے۔ عمر کے مطابق بچوں کو علیحدہ گروہوں میں بانٹنے سے اساتذہ کے لیے آسان ہو جاتا ہے کہ بچوں کو اُن کی نفسیاتی ضروریات کے مطابق تعلیم دے سکیں۔

بعض اوقات کچھ شرارتی بچے شرارت کرنے کے بعد چھُپ جاتے ہیں، لیکن جب اُستاد کے پاس تعداد میں کم بچے ہوں تو وہ آسانی سے ایسے بچوں کی تربیت کر سکے گا۔ جب آپ بچوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیتے ہیں تو ہر اُستاد کے پاس بچوں کی تعداد کم ہو جاتی ہے جس سے کلاس میں نظم و نسق قائم رکھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

ہزاروں لوگ یسوع کے پیچھے آتے تھے لیکن یسوع نے صرف بارہ شاگردوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارا۔ یہ ایک چھوٹا گروپ تھا ہر ایک کا یسوع کے ساتھ شخصی تعلق تھا۔ اِسی طرح چھوٹے گروپ میں بچے اُستاد کے ساتھ بہتر شخصی تعلق بنا سکتے ہیں۔ ایسی بہت سی مثالیں آپ اپنے معاشرے میں دیکھیں گے جن کی زندگیاں سنڈے سکول ٹیچر زکی وجہ سے بدل گئیں، خاص کر اُس وقت جب اُن کا شخصی تعلق اپنے اُستاد کے ساتھ مضبوط ہوا۔

13۔بچوں کی عمر کے لحاظ سے گروہ بندی Y2L21

متی 13:3-9 میں یسوع نے بیج بونے والے کی تمثیل سُنائی ہے۔ یسوع نے وہاں مختلف طرح کی زمین کے بارے میں بتایا ہے۔ بچے وہ کھیت اور زمین ہیں جہاں ہم کلام کا بیج بوتے ہیں۔ اگر ہم اُس زمین کو بہتر طور پر جان جائیں جہاں ہم بیج بونے والے ہیں تو ہم آسانی سے بہتر نتائج حاصل کر سکتے ہیں

عمر	جسمانی حالت	ذہنی حالت	معاشرتی حالت	رُوحانی حالت
3-5	۔توانائی سے بھرے ہوئے ۔باتونی ۔چیزوں کو چھو کر دیکھنا چاہتے ہیں	۔کسی بھی چیز پر 5 سے 10 منٹ سے زیادہ توجہ نہیں دے سکتے۔ ۔اُن کو ""کیوں"" اور ""کیسے"" میں دلچسپی ہوتی ہے۔	۔یہ اپنی ذات کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور اپنی دُھن میں مگن رہتے ہیں	۔دوسروں کو دیکھ کر متاثر ہوتے ہیں۔ ۔آسانی سے ایمان کی باتوں کو قبول کرتے ہیں۔ کچھ بتانے پر آگے سے بحث مباحثہ میں نہیں پڑتے۔

		۔ملنے جلنے والی چیزوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں		
6-8سال	توانائی سے بھرپور۔ ۔چیزوں کو اپنے سامنے ہوتا دیکھ کر زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔	اُن کی توجہ کسی کام پر 10-15 منٹ سے زیادہ مرکوز نہیں رہتی۔ ۔اُن میں سیکھنے کی چاہت ہوتی ہے۔ ۔اچھائی اور بُرائی کی سمجھ رکھتے ہیں۔	۔مل کر کھیلنے کو اہمیت دیتے ہیں۔	۔چیزوں کی نقل کرتے ہیں۔ ۔کئی ایک لوگوں نے اِس عمر میں یسوع کو قبول کیا ہے۔
9-11سال	۔بہت پھرتیلے ہوتے ہیں۔ ۔گھومنا پھرنا اور کھیل کُود پسند کرتے ہیں۔	نئی باتوں کو جاننے میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ۔اُن کو بائبل پڑھنے کے لیے اُبھارا جا سکتا ہے۔ ۔کلام کو زبانی یاد کرنے کے لیے یہ بہت ہی اچھی عمر ہے۔	۔اپنے ہم عمروں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ۔اپنا موازنہ دوسروں سے کرتے ہیں۔ ۔مقابلہ کرنا پسند کرتے ہیں۔	۔کسی کردار سے متاثر ہو کر اُسے اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سُپرمین اور اس قسم کے دیگر کرداروں کو پسند کرتے ہیں۔
12-14سال	اِس عمر میں جسمانی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔	اُن کے موڈ میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی خوش تو کبھی اُداس۔اِس عمر میں کسی حد تک ڈھٹائی بھی نظر آتی ہے۔ بڑے بڑے خواب دیکھنا اور خیالی دُنیا میں مگن رہنا بھی اس عمر میں عام طور پر دیکھا گیا ہے۔	۔دوسرے دوستوں سے جلد اثرات قبول کرتے ہیں اور مخالف جنس کی رغبت بھی بڑھنے لگتی ہے۔	مسیح کے لیے تبدیلی قدرے مشکل ہوتی ہے۔ کیا، کیوں، کیسے جیسے سوالات جنم لیتے ہیں ۔اُنھیں درست راہ دیکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۔اپنے مستقبل کے بارے میں شکوک وشُبہات کا شکار ہوتے ہیں۔

				۔لیکن اِس عمر میں یہ لوگ مسیح میں گہرے بھی ہو سکتے ہیں۔
15-18 سال	اپنی شکل وصورت اور جسامت کے بارے میں محتاط ہونے لگتے ہیں۔	اچھے مستقبل کی فکر میں پڑھائی کی طرف توجہ بڑھنے لگتی ہے	انھیں اچھی رفاقت رکھنے کے لیے اُبھاریں ورنہ یہ بُری راہوں پر گامزن ہو جائیں گے۔	۔دُنیا کے متعلق اپنا نظریہ بنانے لگتے ہیں۔لوگوں کے رویوں میں دھوکے بازی کو بُرا سمجھتے ہیں۔

اچھے اُستاد کی خصوصیات

1۔ایک اچھااُستاد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شخص ایک اچھا مسیحی بھی ہو۔اُس نے توبہ کی ہواور توبہ کے موافق پھل لاتاہو۔بائبل پڑھنے،دُعا کرنےاور کلام پر عمل کرنے میں اچھی مثال ہو۔

2۔وقت کی پابندی،صفائی اور اچھے اخلاق کی عمدہ مثال ہو۔

3۔بچوں،اُن کے والدین اور عام لوگوں سے اچھے تعلقات رکھتاہو۔

4۔جو سبق اُس نے سکھاناہے اُس کی اچھی طرح تیاری کرتاہو۔

5۔بچوں کواچھی طرح سکھانے کے قابل ہو۔جہاں تک ممکن ہو سنڈے سکول ٹریننگ حاصل کرے۔

6۔بچوں کی نجات،کلام کی سمجھ اور فرمانبرداری کے لیے مسلسل دُعا کرتاہو۔

14۔بچوں کے رویہ جات کی سمجھ۔ Y2L 22

1)۔اُن چیزوں کو پہچاننے کی کوشش کریں جن کی وجہ سے بچوں کا دھیان بھٹکتاہے۔اگر باہر سے گانوں کی آواز آرہی ہے تو کھڑکی یادروازہ بند کرنے کی کوشش کریں یاہو سکے تو گانے بجانے والوں سے درخواست کریں کہ جب تک آپ کی کلاس چل رہی ہے،کچھ دیر تک آواز آہستہ کرلیں۔اگراُن کادھیان کھیل کُود کی طرف ہے تواُن سے کہیں کہ وہ تھوڑی دیر کلاس میں دھیان سے کہانی سُنیں اور پھر ہم سب مل کر کھیلیں گے۔کلاس ختم ہونے پر اپناوعدہ پورا کریں اور کوئی کھیل پہلے سے اپنے ذہن میں رکھیں جو آپ تھوڑی دیر کے لیے بچوں کے ساتھ کھیل سکیں۔کوشش کریں کہ جب آپ بچوں کے ساتھ کھیلیں تو ایسا کھیل کھیلیں جس میں تمام بچے شمولیت اختیار کرسکیں۔

2)۔جب بچے اچھے رویے کامظاہرہ کریں تواُن کی تعریف کریں اور کبھی کبھی ایسا بھی کرسکتے ہیں کہ جب بچے پوری کلاس میں اچھی طرح بیٹھیں توانعام کے طور پر اُنھیں کوئی ٹافی یاچاکلیٹ دیں۔

3)۔جب بچے اُستاد کے ساتھ وقت گزاریں،توسب کو برابرپیار کریں۔ایسانہ ہو کہ کوئی بچہ یہ محسوس کرے کہ اُسے پسند نہیں کیاجارہا۔اِس قسم کے احساسات بچوں کے ذہن پر انتہائی منفی اثرات ڈالتے ہیں۔اُن میں خوداعتمادی کی کمی آجاتی ہے۔بعض اوقات وہ اپناغصے کااظہار دوسرے بچوں کو پریشان کرکے یاکلاس میں کسی طرح کی خرابی پیداکرکے کرتے ہیں۔بعض اوقات وہ اُستاد سے بدتمیزی بھی کرنے لگتے ہیں اس لیے خیال رکھیں کہ آپ کاجُھکاؤ کسی ایک بچے کی طرف زیادہ اور دوسرے کی طرف کم نہ ہو۔

4)۔ جب آپ کلاس میں کسی کو ڈانٹیں تو خیال رکھیں کہ آپ کی ڈانٹ بچے کی تعمیر کے لیے ہو۔ اگر آپ سب لوگوں کے سامنے اُس کی بے عزتی کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ وہ دلبرداشتہ ہو کر سنڈے سکول آنا چھوڑ دے اور بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے کلاس میں آپ سے زبان درازی کرے۔ آپ کو کلاس میں ہر طرح کے حالات سے نمٹنے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔ بعض اوقات ایسے بچوں سے علیحدگی میں بات کرنا یا اُن کے والدین سے بات کر کے کوئی راستہ ڈھونڈنا بہتر رہتا ہے، جس کے ذریعے آپ اُس بچے کے لیے بابرکت ٹھہریں۔ جو محنت آپ آج کریں گے وہ کل کو ایک اچھے پاسٹر یا مشنری کو جنم دے سکتی ہے۔

5)۔ ایسے بچے جن کو آپ محسوس کرتے ہیں کہ زیادہ شرارت کر سکتے ہیں، اُن کو کلاس میں کوئی ذمہ داری دیں یا اُنھیں اپنے ساتھ تدریسی عمل میں شامل کر لیں۔ اُس بچے کو سامنے بُلا لیں اور اُسے کہیں کہ آپ بورڈ کو صاف کرنے یا مجھے چاک / قلم پکڑنے میں مدد کرو گے؟ اِسی طرح کلاس میں اُس کے ساتھ مل کر کلاس میں موجود کُرسیوں اور دیگر چیزوں کو ترتیب دیں۔ بعض اوقات بچے یہ دیکھتے ہیں کہ اُن چیزوں کو تو ہم نے خود ترتیب دیا تھا، اس لیے ہم نے اُن کو خراب نہیں کرنا۔ علاوہ ازیں وہ دیکھے گا کہ میں اِس طرح اپنے ٹیچر کے قریب آ چکا ہوں اور میرا ٹیچر مجھ پر بھروسہ کرتا ہے۔ اِس طرح بعض بچوں کی اندرونی خواہش پوری ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے استاد کے زیادہ قریب ہو سکیں اور توجہ حاصل کر سکیں۔ اس طرح آپ مختلف طریقے اپنا کر اپنی کلاس کا نظم و نسق بہتر بنا سکتے ہیں۔

<u>بچوں سے پیار جتائیں</u>

۔ بچوں کے نام یاد کریں۔ اُن کو، اُن کے درست نام سے پکاریں۔ ایسے ناموں سے گریز کریں جن سے بچے اُنھیں چھیڑتے ہوں۔

۔ بچوں سے خوش اخلاقی سے ملیں۔ اُنھیں کلاس میں خوش آمدید کہیں اور مناسب ہو تو اُن سے ہاتھ بھی ملائیں۔

۔ بچوں کی حوصلہ افزائی پر دھیان دیں۔ کچھ بچے جان بوجھ کر کام کو غلط انداز سے کرتے ہیں، لیکن بعض اوقات اُن سے غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں اُن کو آپ کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی ضرورت ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کسی بچے کو دُعا کرنے کو کہیں اور اُس کو دُعا کرنا نہ آتی ہو، تو اُس کو کلاس میں سب کے سامنے شرمندہ کرنے کی بجائے اُسے کہیں کہ آپ کے پیچھے دُعا کرے اور اُسکی حوصلہ افزائی کریں کہ آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے، مجھے اُمید ہے کہ آپ آئندہ اِس سے بھی بہتر انداز میں دُعا کریں گے۔ اگر آپ کسی بچے کو کلام پڑھنے کو کہتے ہیں اور وہ کوئی غلطی کرتا ہے تو پیار سے اُس کی اصلاح کریں۔ اگر آپ یا کلاس کے دوسرے لوگ اُسے شرمندہ کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ وہ سنڈے سکول آنا ہی چھوڑ دے یا وہ یہ سوچ لے کہ آئندہ وہ کبھی زیادہ لوگوں میں دُعا ہی نہیں کرے گا۔

۔ بچوں کے ساتھ اپنے تعلقات کو مثبت سمت میں آگے بڑھائیں۔ اُنھیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اُن کا اُستاد اُن سے پیار کرتا ہے۔ اُن کی غلطیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ اپنی مشکل اُس سے بیان کر سکتے ہیں۔

<u>15۔ خدمت کے مواقع</u> Y2L 23

<u>گھر پر</u>: گھر پر والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ روزانہ ایک مخصوص وقت دُعا اور کلام کے مطالعہ میں گزاریں۔ بچوں کی سمجھ محدود ہوتی ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ بچوں کو کلام کے مشکل حصوں کو آسان الفاظ میں سمجھائیں۔ اِس کے علاوہ چرچ کے پاسٹر صاحب وقتاً فوقتاً والدین کے فرائض پر کلام سُناتے رہیں تو والدین کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس رہے گا اور وہ کُلی طور پر اپنے بچوں کی رُوحانی نشو نما کے لیے سنڈے سکول اساتذہ پر انحصار نہیں کریں گے۔ سنڈے سکول ٹیچر کے پاس ہفتے میں صرف ایک گھنٹہ ہوتا ہے کہ وہ آپ کے بچے کو تعلیم دے سکے۔ لیکن والدین کے پاس بچہ پورا ہفتہ رہتا

ہے اگر ہر روز وہ ایک گھنٹہ اُسے دیتے ہیں تو اُن کا بچہ صرف ہفتے میں ایک گھنٹہ رُوحانی تعلیم حاصل نہیں کرے گا بلکہ ہفتے میں سات گھنٹے وہ خُداوند کی باتیں سیکھے گا۔

کلیسیاء میں: کلیسیاء کے لیڈران اور ممبران کا یہ فرض ہے کہ اپنی کلیسیاء کے بچوں کی رُوحانی نشو نما پر دھیان دیں۔ وقتاً فوقتاً بچوں کو چرچ کے سٹیج پر موقع دیا جانا چاہیے تاکہ وہ نہ صرف چرچ سے اپنے ایک رشتے کو جان سکیں بلکہ لوگوں کے سامنے آنے کی جھجک بھی دور ہو۔ کلیسیائی لیڈران، سنڈے سکول اساتذہ کے ساتھ مہینے میں کم از کم ایک میٹنگ ضرور رکھیں تاکہ اُن کی مشکلات اور ضروریات کو جان سکیں اور اِس سلسلے میں جو بھی ضروری اقدامات ہیں اُن کو کیا جا سکے۔ اچھا ہے کہ سنڈے سکول کی تعداد اور ترقی کے متعلق سنڈے سکول لیڈر ایک ماہانہ رپورٹ کلیسیائی لیڈران کے سامنے رکھے تاکہ دیکھا جا سکے کہ کون سے بچے پہلے آ رہے تھے اور اب کیوں نہیں آ رہے۔ مزید یہ کہ اُن بچوں کو واپس لانے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔

کلیسیائی سطح پر ہر تین یا چار مہینے بعد بچوں میں ایسے مقابلے کروائے جا سکتے ہیں جن میں حوالہ جات پڑھنے، حوالہ نکالنے اور سُنانے پر انعامات دیے جا سکتے ہیں۔ ان مقابلوں کو دلچسپ بنانے کے لیے آپ اپنے علاقے کی دیگر کلیسیاؤں کو ان پروگراموں میں شامل کر سکتے ہیں تاکہ اُن کے بچے بھی رُوحانی ترقی کریں اور کلیسیاؤں کا آپسی رابطہ بھی مضبوط ہو سکے۔

16۔ سنڈے سکول پروگرام کی ترتیب Y2L 24

ہر سنڈے سکول میں لیڈر اپنی ضرورت اور کلیسیائی ساخت کے مطابق مختلف کاموں کے لیے وقت مختص کر سکتا ہے۔ یہاں ہم نمونے کے طور پر سنڈے سکول میں ہونے والے کاموں کے لیے وقت کا تعین کر رہے ہیں۔

دُعا (2-3) منٹ:۔ چھوٹے بچوں کے لیے زیادہ دیر آنکھیں بند کرنا مشکل ہوتا ہے اس لیے آپ دُعا میں صرف چند منٹ ہی گزار سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ بڑے بچوں میں خدمت کر رہے ہیں تو آپ کچھ مزید وقت بھی دُعا کے لیے مختص کر سکتے ہیں۔ اگر آپ دُعا اور پرستش کو مِلا کر آگے بڑھا سکیں تو آپ دس سے پندرہ منٹ بھی دُعائیہ انداز میں گزار سکتے ہیں۔ دُعائیہ گیت آپ کی اِس کام میں مدد کر سکتے ہیں۔

گیت (10 سے 30 منٹ):۔ گیت آپ کے سنڈے سکول کی عبادت میں اہم حصّہ ہیں۔ جو کہانی آپ نے سُنانی ہے کوشش کریں کہ گیت اُس کہانی سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر گیت کے الفاظ مشکل ہیں تو اُن کا مطلب بچوں میں بیان کریں تاکہ جب گیت گائے جائیں تو بچے اچھی طرح اُن کا مطلب سمجھ سکیں۔ اگر آپ اشاروں والے گیت گاتے ہیں تو بچے ایسے گیتوں سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ آپ بچوں کے تاثرات سے جان جاتے ہیں کہ وہ بوریت محسوس کر رہے ہیں یا خوشی۔ بچوں میں اِس عبادتی حصے کو لیڈ کرنے والے اُستاد پر ماحول کو خوبصورت بنانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ بچوں کے ساتھ ماحول کو ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہونے سے بچائے رکھیں۔ ماحول کو ایسا بنائے رکھیں کہ بچے خوشی سے اِس عبادت میں حصّہ لیں، نہ کہ مجبوری سے۔

اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ سُر یا تال میں کمزور ہیں تو اِن دنوں موبائل فون پر آپ بہت سے گیت ڈھونڈ سکتے ہیں۔ گیتوں کے الفاظ بچوں کو بتائیں۔ اُنکے سامنے بورڈ یا چارٹ پر لکھیں۔ کوشش کریں کہ اُنھیں گیت کے الفاظ یاد ہو سکیں۔ اس کے بعد آپ اپنے موبائل کو ایک چھوٹے سپیکر کے ساتھ لگا کر گیت چلا سکتے ہیں۔ اس طرح بچے اچھی موسیقی کے ساتھ ساتھ گیت کے الفاظ کی درست ادائیگی بھی سیکھ سکیں گے، اور آپ پر بوجھ کچھ کم ہو جائے گا۔ آپ آزادی کے ساتھ بچوں کے سامنے اشارے کر سکیں گے اور بچے اِن گیتوں سے کھیل کھیل میں کلام کی باتیں بھی سیکھ سکیں گے۔

آیت یاد کروانا (10-15 منٹ):۔ عبادت کا ہر حصّہ ضروری اور بابرکت ہوتا ہے۔ کلام کو زبانی یاد کرنے کے کئی ایک فائدے ہیں۔ آیت کا چُناؤ کرتے وقت کہانی کا مفہوم ضرور ذہن میں رکھیں تاکہ ایک دن میں ایک ہی اخلاقی سبق پر توجہ دی جا سکے۔ آیت سکھانے کے لیے آپ کئی طریقے استعمال کر

سکتے ہیں۔آپ ڈرامائی انداز میں آیت سیکھا سکتے ہیں، یا کوئی بھی اور طریقہ اپنا سکتے ہیں جس کے ذریعے بچے اچھی طرح آیات سیکھ سکیں۔ بچوں میں مقابلے کی فضا پیدا کرنے کے لیے ہر ایک مہینہ میں جتنی آیات آپ نے سیکھائیں، اُن کا مقابلہ بھی کروا سکتے ہیں۔ جیتنے والے کو کوئی انعام بھی دیا جاسکتا ہے۔آپ اُن کے لیے کاغذ کا ایک چھوٹا سا ستارہ بنا کر اُس پر اوّل/دوئم یا سوئم لکھ کر کسی پن کے ذریعے اُن کے کپڑوں پر لگا سکتے ہیں۔ بچوں کے لیے یہ چھوٹے چھوٹے تحفے حوصلہ افزائی کا باعث بنتے ہیں۔ کارڈ کے علاوہ کوئی اور اچھا طریقہ آپ کے ذہن میں ہو تو وہ بھی آپ استعمال کر سکتے ہیں۔آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ پورے سال ہر ایک بچے کی حاضری لگاتے ہوئے اُس سے پچھلے ہفتے کی آیت بھی سُنیں اور اپنے رجسٹر پر نشان بھی لگائیں کہ اِس بچے نے آیت سُنائی ہے۔ایک سال بعد اُن کی یاد کی ہوئی آیات کے مطابق آپ اوّل، دوئم اور سوئم کا فیصلہ کر سکتے ہیں اور پورے چرچ کے سامنے اُنھیں انعام دے سکتے ہیں۔

<u>بائبل سے کہانی سُنانا (15 سے 20 منٹ):-</u> بچوں کو کہانی سُنانے کے کئی ایک طریقے ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک گروپ میں ایک سے زیادہ ٹیچر موجود ہیں تو اُن کو چاہیے کہ آنے والے ہفتے کے لیے پہلے سے کہانی اور آیت کا چُناؤ کریں۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کریں کہ کون سا اُستاد، کون سی ذمہ داری نبھائے گا۔ اگر ہو سکے تو اِن باتوں کا ریکارڈ ایک رجسٹر میں رکھیں۔ اگر آپ ترتیب وار بائبل میں سے کہانیوں کا سلسلہ شروع کر دیں تو کہانی کا چُناؤ کرنے میں آسانی ہو گی۔

بائبل کی کہانی سُنانا، سنڈے سکول کا اہم حصّہ ہے۔ اِس حصّہ کو سب سے زیادہ وقت دیا جاتا ہے۔ اس لیے اِس وقت کا درست استعمال بھی ضروری ہے۔ گھروں میں والدین، بچوں کو بائبل کی کہانیاں سُناتے ہیں۔ اگر آپ کا انداز بھی اُن جیسا ہو گا تو اُنھیں سنڈے سکول آنے کا کیا فائدہ؟ والدین اپنے لحاظ سے یقیناً بہتر طور پر تربیت کرتے ہیں اور بائبل کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ لیکن آپ کے کام کا معیار اس قدر بلند ہونا چاہیے کہ آپ کا کام آپ کے لیے بولے۔ اِس کے لیے آپ کہانی سُنانے کے مختلف طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ کا ہر کام پہلے سے بہتر ہو تا کہ آپ ایک مثال بن جائیں۔ اگر آپ سنڈے سکول میں ایک نئے استاد کے طور پر کام کر رہے ہیں تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک شخص تجربے سے ہی سیکھتا ہے۔ آپ سے غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن اُن کو یاد رکھیں اور سُدھارتے جائیں۔ غلطی کرنا بُرا نہیں ہے لیکن اُس غلطی کا بار بار ہونا بُرا ہے۔ اِس لیے آپ کو جو بھی کہانی سُنانے کی ذمہ داری دی جائے، پورا ہفتہ اُس کی بار بار مشق کریں۔ کہانی کو تفصیل سے پڑھیں۔ دیکھیں کہ کہانی سُناتے ہوئے کہاں آپ کو رُکنا ہے، کہاں سوال کرنا ہے، کون سا سوال کرنا ہے، جواب کے لیے کتنا وقت دینا ہے، طالب علم آپ کو کس قسم کے جوابات دے سکتے ہیں، اُن جوابوں کو آپ کس طرح کہانی کو بہتر بنانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟ آپ کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ کہانی سُناتے ہوئے کن نقاط پر زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے؟ اگر آپ اشاروں یا اداکاری کے ذریعے کہانی سُنا رہے ہیں تو کس جملے پر آپ نے کیسی اداکاری کرنا ہے۔ کس جگہ پر آپ کی آواز بلند ہونی چاہیے اور کہاں دھیمی۔ آپ کو اگر کہانی سُناتے ہوئے کسی اَور استاد سے کوئی مدد چاہیے تو آپ جس اُستاد کو اپنی مدد کے لیے کہیں گے اُس کو پہلے سے بتا دیں تا کہ وہ وہاں موجود رہے اور آپ کی مدد کے لیے تیار ہو۔ اگر آپ تصاویر (فلیش کارڈ) کے ذریعے کہانی سُنانے کا سوچتے ہیں تو کیا کہانی کے متعلق آپ کے پاس ضروری تصاویر ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو اُن کا انتظام کیسے اور کب کرنا ہے۔ اگر وہ تصاویر آپ کو نہیں ملیں تو آپ کے پاس متبادل انتظام کیا ہے؟ کیا آپ خود سے وہ تصویر بنا سکتے ہیں یا آپ کا کوئی دوست آپ کی اِس معاملے میں مدد کر سکتا ہے؟ فلیش کارڈ پکڑتے ہوئے تصویر کو درمیان سے پکڑنے کی بجائے ایک ہاتھ سے اُس کا اُوپر کا ایک کونہ پکڑیں اور دوسرے ہاتھ سے نیچے کا مخالف کونہ تا کہ طلبہ کو تصویر اچھی طرح نظر آئے۔ آپ کا اپنا ہاتھ یا کوئی اور چیز تصویر کو چھپانے کا باعث نہ بنے۔ کہانی سُنانے سے پہلے ہی تصاویر کو کہانی کے واقعات کے مطابق ترتیب سے رکھیں تا کہ آپ کو کہانی سُناتے ہوئے تصویر کی تلاش نہ کرنا پڑے ورنہ آپ کی تدریس میں خلل پیدا ہو گا

اور بچوں کا دھیان بھٹکے گا۔ بعض اوقات یہ چیزیں شرمندگی کا باعث بھی بن سکتی ہیں۔اِس لیے جن تصاویر کو آپ نے استعمال کرنا ہے اُن کے ساتھ ہر روز علیحدگی میں پریکٹس کریں تاکہ آپ بہتوں کے لیے برکت کا باعث بنیں۔

اگر آپ فلینل گراف استعمال کر رہے ہیں تو یہاں بھی آپ کو مشق کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات تصویر فلینل گراف پر لگاتے ہوئے ٹیڑھی ہو جاتی ہے یا گرِ جاتی ہے۔آپ نے اِن چیزوں کا کیسے خیال رکھنا ہے،اِس کے بارے میں پہلے سے سوچ لیں۔آپ اِس کام میں دیگر اساتذہ کی مدد بھی لے سکتے ہیں۔

اگر آپ چارٹ پیپر کا استعمال کر کے کہانی سُنانا چاہیے ہیں تو چارٹ اچھی طرح سے تیار کریں۔ بعض اوقات چارٹ پکڑنا اور کہانی سُنانا مشکل ہو جاتا ہے۔ کوشش کریں کہ اپنے کسی ساتھی کو چارٹ پکڑا دیں اور آپ خود کہانی سُنائیں۔ تختہ سیاہ یا وائٹ بورڈ استعمال کرتے ہوئے اگر آپ کو کسی ساتھی کی ضرورت ہے تو اُسے پہلے سے بتا دیں۔ کلاس میں بچوں سے بات چیت کرتے رہیں تاکہ کلاس میں بد نظمی پیدا نہ ہو جبکہ اِس دوران آپ کا ساتھی، آپکی ضرورت کے مطابق بلیک بورڈ پر تصویر بنا دے یا الفاظ لکھ دے۔اِس طرح دو لوگوں کے آپسی تعاون سے آپ کلاس کو نہ صرف بہتر طور پر کنڑول کر سکیں گے بلکہ آپ زیادہ مطمئن بھی رہیں گے کہ کوئی دوسرا بھی آپ کے ساتھ کام کا بوجھ اُٹھا رہا ہے اور آپ کی مدد کے لیے موجود ہے۔

دوسروں کی مدد کرنے اور دوسروں سے مدد لینے میں کبھی بھی ہچکچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کلاس میں کام بگڑے، اس سے پہلے ہی آپ اپنی مدد تیار رکھیں۔ اگر آپ کو اعتماد ہے کہ آپ اکیلے سب کچھ سنبھال سکتے ہیں تو اچھی بات ہے، لیکن اگر آپ کو کوئی شک ہے تو بے جھجک اپنے پاسٹر یا سنڈے سکول لیڈر سے کہیں کہ آپ کو کوئی مددگار فراہم کیا جائے۔ بعض اوقات ایسے لوگوں سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے جو صرف اپنے آپ کو سامنے رکھنا چاہتے ہیں اور اپنے نام کی بڑائی چاہتے ہیں۔ اگر کوئی اپنی بڑائی حاصل کر بھی لیتا ہے تو یاد رکھیں یہ بڑائی صرف چند دن کی ہے اور خُدا کے پاس اُس کا کوئی اجر نہیں۔ اِس لیے اپنی انا کو ایک طرف رکھتے ہوئے اگر آپ کو مدد کی ضرورت ہو تو ضرور مددگار کے لیے درخواست کریں۔ جیسے جیسے آپ کا تجربہ بڑھتا جائے گا، ہو سکتا ہے کہ آپ اکیلے ہی کلاس کو سنبھال لیں، ضروری نہیں کہ ناتجربہ کار لوگوں کو ہی مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اچھا ہے کہ اگر آپ کسی تجربہ کار شخص کی مدد کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح آپ بہت کچھ سیکھیں گے اور اگر آپ ایک ناتجربہ کار کی مدد کرتے ہیں تو مسیح میں اپنے بھائی بہن کی مدد کرتے ہیں تاکہ وہ خُدا کی خدمت کر سکے۔اِس طرح وہ تو اپنی خدمت کا اجر پائے گا ہی خُدا آپ کو بھی اُس کی مدد کرنے کا اجر دے گا۔ اگر آپ کا کوئی ساتھ نہ دے تو اکیلے آگے بڑھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر آپ کو اچھے ساتھی ملیں تو خُدا کی برکت ہو گی اور خُداوند کا نام جلال پائے گا نہ کہ ہمارا۔ لہذا آپ گروپ میں کام کریں یا اکیلے اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے کام سے خُدا کو جلال ملے نہ کہ آپ کی ذات کو۔

16۔سنڈے سکول کی تاریخ:۔ Y2L 25

رابرٹ رایکیس 1736 میں انگلینڈ میں پیدا ہوا۔ اُس کے والد کا ایک پرنٹنگ پریس تھا جو اخبار چھاپنے کا کام کرتا تھا۔ 1757ء میں اُس کے والد کی وفات ہو گئی۔ اُس نے اپنے والد کے نام اور کام کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کرتے ہوئے اخبار چھاپنے کا کاروبار کرنے کا فیصلہ کیا۔ جلد ہی اُن کا اخبار نہ صرف اُن کے شہر بلکہ تمام انگلستان میں مشہور ہو گیا۔ رابرٹ نے جیلوں میں جا کر قیدیوں کے حالات پر لکھنے کا فیصلہ کیا جو بہت ہی بُرے حالات میں جی رہے تھے۔ ایک دن جب وہ سڑک کے کنارے چل رہا تھا تو اُس نے دیکھا کہ دو بچے آپس میں لڑ رہے تھے جبکہ کئی بچے اُن کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے تھے اور اُن کو لڑتا دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ اُس نے سب بچوں کو وہاں سے بھگا دیا اور جو بچے لڑ رہے تھے اُن سے بات چیت کرنے لگا۔ اُس نے قریب کھڑے ایک آدمی سے بچوں کے اُس گروہ کے بارے میں تفصیل جاننے کی کوشش کی۔ اُس نے بتایا کہ اُن بچوں میں زیادہ تر ایسے بچے ہیں جن کے والدین فوت ہو چکے ہیں یا والدین میں سے کوئی ایک فوت ہو چکا ہے یا پھر اُن کے والد جیل میں ہیں۔ یہ بچے دن میں بارہ گھنٹے کام کرتے تھے اور اُن بچوں کے ساتھ

غلاموں کی طرح سلوک کیا جاتا تھا۔ کچھ خواتین نے اُسے بتایا کہ یہ بچے کسی سکول میں نہیں جاتے کیونکہ اُنھیں زندہ رہنے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے۔ اُنھیں صرف اتوار کو چھٹی ہوتی ہے اور اُس دن وہ چوری، لڑائی جھگڑا اور دیگر بُرے کام کرتے ہیں۔ رابرٹ نے اپنے دوست سے اُن بچوں کے بارے میں بات کی۔ انھوں نے فیصلہ کیا کہ اُن بچوں کو اتوار کو پڑھایا کریں گے۔ وہ اُنھیں پڑھائی لکھائی کے ساتھ ساتھ بائبل کی تعلیم بھی دیا کریں گے۔ جب انھوں نے یہ کام شروع کیا تو پہلے اتوار بہت ہی کم بچے آئے۔ لیکن جلد ہی چھ برس سے چودہ برس کے بچوں کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی۔ بچوں کے چال چلن میں تبدیلی آنے لگی۔ شہر کے پولیس افسران نے رابرٹ کو بتایا کہ جب سے اتوار کو سکول کا سلسلہ شروع ہوا ہے، بچوں کے جرائم میں کمی آگئی ہے۔

تین سال بعد رابرٹ نے اپنے اخبار میں اتوار کو کام کرنے والے اُن سکولوں کے متعلق لکھا۔ لوگوں کو یہ طریقہ پسند آیا اور جلد ہی انگلینڈ میں اِن سکولوں کی تعداد چار ہزار ہوگئی۔ اُس نے بچوں کے لیے کتابیں چھاپنی شروع کیں۔ اب وہ پورے انگلینڈ میں سنڈے سکول کے بانی کے طور پر جانا جانے لگا تھا۔ اِس کام کو شروع کرنے کے اکتیس سال بعد رابرٹ کی وفات ہوگئی۔ اُس وقت تک انگلینڈ میں سنڈے سکول کی تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔

<u>وکیشن بائبل سکول(V.B.S)</u>:۔ جیسا کہ اِس کے نام سے ظاہر ہے، وکیشن بائبل سکول بچوں کو اُن کی چھٹیوں میں مسیحی تعلیم فراہم کرتا ہے۔ اس سکول کا انتظام سال میں ایک یا دو مرتبہ کیا جاتا ہے جو کہ تین/چار/دس دن تک بھی جاری رہ سکتا ہے۔ بنیادی طور پر اُس کا مقصد یہ تھا کہ غیر مسیحی بچوں کو مسیحی تعلیم دی جا سکے۔ اِس کا نصاب عام سنڈے سکول سے مختلف ہوتا تھا۔ پاکستان میں عام طور پر کلیسیائی لیڈران کی رسائی غیر مسیحی بچوں تک کم ہی ہوتی ہے۔ اس لیے یہاں پر V.B.S کا اہتمام بچوں کی چھٹیوں میں اُنھیں بائبل کی مزید تعلیم دینے کے لیے کیا جاتا ہے۔

17۔ برصغیر میں V.B.S کی تاریخ:۔ Y2L 26

1951ء میں مسٹر لیسٹر اور مسز میری ہملٹن ہندستان آئے۔ انھوں نے بنگلور میں ساؤتھ انڈیا بائبل سیمنری کے ساتھ مل کر کام شروع کر دیا۔ مسز ہملٹن میں اُن بچوں کے لیے بڑا بوجھ تھا جو سڑکوں پر آوارہ پھرتے تھے۔ وہ چاہتی تھیں کہ اُن بچوں کی نجات کے لیے کام کیا جائے۔ انھوں نے اِس نظریہ پر کام کرتے ہوئے 1952ء میں تامل ناڈو کے ایک گاؤں کوپل پتی میں اپنی سیمنری کے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر گرمیوں کی چھٹیوں میں ایک V.B.S کا انتظام کیا۔ جس میں 75 بچوں نے حصہ لیا۔

بچے اور اُن کے والدین V.B.S کے پروگرام سے بہت خوش تھے۔ جلد ہی بچوں کو مسیحی تعلیم دینے کا یہ طریقہ پورے تامل ناڈو میں پھیل گیا اور 1956 تک 25 جگہوں پر ایسے سکولوں کا اہتمام کیا گیا جن میں 4500 بچوں نے مسیحی تعلیم حاصل کی۔ آگے چل کر یہ تحریک پورے کیریلا (انڈیا کا ایک صوبہ) میں پھیل گئی۔ ہندستانی مسیحی اِس تحریک کو لے کر آگے بڑھے اور جگہ جگہ ایسے سکولوں کا آغاز کیا۔ شروع میں یہ سکول دس دن تک کام کرتا تھا اور بچوں میں مسیح کی تعلیم کو عام کرتا تھا۔ بچوں کی عمر کے لحاظ سے گروپ بندی کرتے ہوئے مختلف عمروں کے بچوں کے مختلف نصاب بھی تیار کیے گئے۔ V.B.S کے ذریعے کئی مشنری اداروں نے جنم لیا۔ اب یہ ادارے دُنیا کے بہت سے ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔

آخر میں ہم کہیں گے کہ آپ عزرا 10:7 کی مانند اس بوجھ کو لیں کہ آپ اپنے علاقے کے بچوں میں کام کریں گے اور پاکستان میں مسیحی کلیسیاء کی ترقی میں اپنا کردار نبھائیں گے۔

19۔بنیادی اقدام:۔ Y2 L 27

سبق کے اِس حصہ میں ہم عزرا7: 9-10 کو بنیادی حوالہ کے طور پر استعمال کریں گے۔ یہاں پر اِس طرح لکھا ہے "کیونکہ پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو تو وہ بابل سے چلا اور پانچویں مہینے کی پہلی تاریخ کو یروشلیم میں آ پہنچا۔ کیونکہ اُس کے خُدا کی شفقت کا ہاتھ اُس پر تھا اِس لئے کہ عزرا آمادہ ہو گیا تھا کہ خُداوند کی شریعت کا طالب ہو اور اُس پر عمل کرے گا اور اسرائیل میں آئین اور احکام کی تعلیم دے"۔ اِس آیت میں عزرا کی زندگی کے کچھ بنیادی پہلو بیان کیے گئے ہیں یہاں پر لکھا ہے کہ عزرا آمادہ ہو گیا تھا۔ پہلی چیز اُس کی آمادگی نظر آتی ہے، پر آمادگی کس چیز کے لیے تھی؟ آگے لکھا ہے، "خُداوند کی شریعت کا طالب ہونا"۔ وہ آمادہ ہو گیا تھا کہ خُداوند کی شریعت کا طالب ہو۔ تیسری بات جو اِس کے کردار کے متعلق لکھی ہے کہ "اُس پر عمل کرے گا"۔ یعنی شریعت پر عمل کرے۔ چوتھی بات، کہ وہ آئین اور احکام کی تعلیم دے۔ نویں آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند کی شفقت کا ہاتھ اُس پر تھا۔ لیکن خُداوند کی شفقت کا ہاتھ اُس پر کیوں تھا؟ اِس لیے کہ وہ خُداوند کی خدمت کے لیے آمادہ ہو گیا تھا۔ اِسی شفقت کا نتیجہ تھا کہ بادشاہ نے اُسے اجازت دی کہ وہ یروشلیم جا سکے اور خدمت کا کام کر سکے۔ اگر ہم بھی اِس بات پر آمادہ ہو جائیں کہ ہم خُدا کی خدمت کریں گے تو خُدا کی شفقت کا ہاتھ ہم پر بھی ٹھہرے گا۔ خُدا اُس پر اس قدر مہربان ہوا کہ اُسے فارس کے بادشاہ سے اِس بات کی اجازت ملی کہ وہ یروشلیم کی تعمیر کا کام کر سکے۔ فارس کا بادشاہ، ایک بُت پرست بادشاہ تھا۔ جب خُدا کی شفقت کا ہاتھ عزرا پر ٹھہرا تو خُدا نے ایک بُت پرست آدمی کو استعمال کیا کہ وہ یروشلیم کی تعمیر کی اجازت دے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ بھی اس قسم کے ماحول میں رہ رہے ہوں جہاں آپ کو مذہبی اور سیاسی لحاظ سے کئی ایک مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہو لیکن اگر آپ اپنے آپ کو آمادہ کر لیں کہ آپ خُدا کی راہ پر چلیں گے تو خُدا آپ کے لیے سب راہیں آسان کر دے گا۔ آیئے ہم مل کر کلام مقدس میں سے آمادگی کے متعلق سیکھتے ہیں۔

1۔آمادگی:۔ ہمارا یہ کورس بچوں کی موثر تعلیم و تربیت کے متعلق سکھاتا ہے اِس لئے ہم اِسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے، "آمادگی" کے متعلق بات کریں گے۔ جب ہم اسرائیل کی تباہی کے متعلق بات کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ موسیٰ اور یشوع کے بعد آہستہ آہستہ اسرائیلی قوم خُدا سے دور ہوتی چلی گئی۔ انہوں نے بُتوں کی پوجا شروع کر دی۔ جب اسرائیل میں بادشاہوں کا دور شروع ہوا تو بہت کم ایسے بادشاہ ہوئے جو خُدا کی راہ پر چلتے تھے۔ خُدا اپنے نبیوں کو بھیجتا رہا لیکن اسرائیلی لوگ راہ راست پر نہ آئے۔ آخر کار خُدا نے اسرائیلیوں پر تباہی بھیجی۔ اسرائیلیوں پر بیرونی حملہ آوروں نے حملے کرنے شروع کیے اور اُن کے بہت سے لوگ مر گئے۔ یرمیاہ نبی نے کسی حد تک اس تباہی کا حال لکھا ہے۔ **نوحہ 2:18-19 "اُنکے دِلوں نے خُداوند سے فریاد کی۔ اَے دُخترِ صیون کی فصیل شب و روز آنسو نہر کی طرح جاری رہیں۔ تُو بالکل آرام نہ لے۔ تیری آنکھ کی پتلی آرام نہ کرے۔ اُٹھ رات کو پہروں کے شروع میں فریاد کر۔ خُداوند کے حُضور اپنا دِل پانی کی مانند اُنڈیل دے۔ اپنے بچوں کی زندگی کے لئے جو سب کوچوں میں بھُوک سے بے ہوش پڑے ہیں اُسکے حضور میں دست دُعا بلند کر"**۔ اسرائیل پر یہ تباہی اِس لیے آئی کہ انہوں نے خُدا کو چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی خُدا کی تعلیم سے دُور رکھا۔ جب اُن کے بچے خُدا سے دُور ہونے لگے تو آنے والی نسلیں، خُدا کے خوف سے نہ واقف رہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ خُدا کا جلال اُن لوگوں پر سے اور اُن کے بچوں سے اُٹھ گیا۔ آج کی دُنیا ایسے ہی حالات سے گزر رہی ہے۔ لوگ خود بھی خُدا سے دُور ہیں اور اپنے بچوں کو بھی خُدا سے دُور رکھتے ہیں۔ یہی وقت ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اِس بات پر آمادہ ہو جائیں کہ ہم بچوں میں خُدا کی خدمت کریں گے اور ایک مرتبہ پھر خُدا کے جلال کو اپنی قوم کے بچوں پر ٹھہرتا ہوا دیکھیں گے۔ یہ بچے جب جوان ہوں گے تو وہ اگلی نسلوں کو بھی خُدا کی بابت بتائیں گے۔ اوپر دی گئی آیت کے مطابق وہ لوگ جو خُدا کے حضور شفاعت کرتے ہیں، اُن کی حیثیت ایک فصیل کی طرح ہے۔ جو لوگوں کو خُدا کے قہر سے بچاتی ہے۔ جب آپ بچوں میں خُدا کی خدمت کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو صرف ہفتہ میں ایک دن بچوں میں جا کر کلام کی خدمت کرنا کافی نہیں ہے۔ آپ کو پورا ہفتہ اُن کے لیے دُعا کرنا ہو گی۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنے

آپ کو خُدا کی مخالفت کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔ جب موسیٰ کی رہنمائی میں اسرائیلی لوگ ملک کنعان تک پہنچے، تو خُدا نے اُنہیں چڑھائی کرنے کا کہا، لیکن وہ آمادہ نہ ہوئے کیونکہ وُہ کنعان کے قد آور لوگوں سے خوف زدہ تھے۔ خُدا نے اُن لوگوں کو وہاں سے دوسری طرف جانے کا حکم دیا۔ اِس پر بھی بہت سے لوگ آمادہ نہ ہوئے اور کنعانیوں پر چڑھائی کر دی۔ جب خُدا نے اُنہیں چڑھائی کرنے کا کہا تھا تب اُنہوں نے چڑھائی نہیں کی اور جب اُنہیں چڑھائی کرنے سے منع کیا، تب انہوں نے چڑھائی کر دی۔ اُن لوگوں نے ارادتاً خُدا کی مخالفت کی۔ اِسی طرح بہت سے لوگ آج بھی ہمیں اپنی ہی قوم میں نظر آئیں گے، جو خُدا کی مخالفت پر آمادہ رہتے ہیں۔ جب آپ بچوں کی خدمت میں آگے بڑھیں گے تو ایسے ہی لوگ آپ کے راستے میں رکاوٹ بن جائیں گے۔ اِس کے علاوہ یہ ایک اہم بات اعمال 50:13 میں نظر آتی ہے۔ یہاں اِس طرح لکھا ہے، **"مگر یہودیوں نے خُدا پرست اور عزت دار عورتوں اور شہر کے رئیسوں کو اُبھارا اور پولس اور برنباس کو ستانے پر آمادہ کر کے انہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا"۔** بعض اوقات وہ لوگ جو خُدا کے مخالف ہوتے ہیں، وہ خُدا کے لوگوں کو ہی دھوکے سے اپنے ساتھ شامل کر لیتے ہیں۔ اِس آیت میں ہمیں ایسا ہی نظر آتا ہے جہاں پر خُدا پرست عورتوں کو پولس کے خلاف استعمال کیا گیا۔ جس طرح پولس نے ساری مشکلوں کے باوجود ہمت نہ ہاری اِسی طرح ہمیں بھی ہر طرح کے حالات میں خُدا کی خدمت کے لیے تیار رہنا ہے۔

جیسے جیسے آپ کی مخالفت بڑھتی جائے، آپ خُدا کے کلام کو پھیلانے کے لیے اور بھی کوشش کرتے چلے جائیں۔ لوقا چار باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں نے یسوع کی مخالفت کی۔ یسوع نے اپنا کام روکنے کی بجائے اُس کو اور زیادہ بڑھا دیا۔ اِس مقصد کے لیے اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو چُنا۔ یہ واقعہ ہمیں لوقا چھ باب میں نظر آتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ یسوع کی مخالفت اور زیادہ بڑھتی چلی گئی۔ اُس کے ساتھ ہی یسوع نے اپنے شاگردوں کی تعداد بھی بڑھا دی۔ لوقا 10 باب میں ہمیں نظر آتا ہے کہ اس نے 70 مزید شاگرد چُن لیے۔ یسوع اپنے شاگردوں کو بھی منادی کے لئے بھیجتا تھا۔ پہلے تو یہودی صرف ایک شخص یعنی یسوع سے خائف تھے لیکن اب بہت سے لوگ یعنی اُس کے شاگرد بھی وہی کام کر رہے تھے جو یسوع کر رہا تھا۔ مخالفت کرنے والوں کی اپنی مشکلیں بڑھنے لگی تھیں۔ جب یسوع جی اٹھا تو اُس وقت 120 شاگردوں کی جماعت دُعا میں ٹھہری ہوئی تھی۔ عیدِ پنتیکست کے دن تین ہزار مزید لوگ، یسوع کے شاگردوں کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اِس طرح شاگردوں کی تعداد بڑھتی ہی چلی گئی اور آج تمام دُنیا میں ہمیں یسوع کے شاگرد نظر آتے ہیں۔ آج بھی لوگ یسوع کے کام کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یسوع نے کہا تھا کہ اگر لوگوں نے یسوع کی مخالفت کی ہے تو اُس کے شاگردوں کی بھی مخالفت کی جائے گی۔ لہذا ہمیں مخالفت پر نہیں بلکہ اپنے خُداوند پر نظر رکھنی ہے جو ہمیں ہر طرح سے سرفراز کرنے پر قادر ہے۔ اپنی خدمت کو دُعا کے وسیلہ خُدا کے سامنے رکھیں تاکہ وہ آپ کے وسیلہ کام کرے۔ وہ آپ کے وسیلہ سنڈے سکول میں بچوں کی تعداد بڑھانے پر قادر ہے۔ یہی بچے بڑھتے جائیں گے اور جوان ہو کر مزید بچوں کو رُوحانی تعلیم دینے کا وسیلہ ٹھہریں گے۔ اِس طرح آپ اپنی خدمت کو بچوں کے وسیلہ بڑھتے ہوئے دیکھیں گے۔ جو کلام کا بیج آپ بوئیں گے وہ آپ کی اُمید سے کہیں زیادہ پھل لائے گا اور جب آپ آسمان پر جائیں گے تو خُداوند آپ کو وفاداری اور اچھی خدمت کے باعث ایک خوبصورت تاج عطا کرے گا۔

کلام مقدس میں ہم داؤد اور سلیمان کی مثال دیکھتے ہیں 1 سلاطین 5:5 میں لکھا ہے کہ سلیمان نے خُدا کا گھر بنانے کا ارادہ کیا۔ داؤد بادشاہ نے خُدا کا گھر بنانے کے متعلق سوچا۔ اِس سوچ کو پورا کرنے کے لیے سلیمان بادشاہ نے ارادہ کیا۔ جب آپ کسی اچھے کام کو پورا کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں اور خُدا سے مدد مانگتے ہیں تو خُدا آپ کی مدد کرتا ہے۔ صرف اچھے کام کا ارادہ کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ آپ کو خُدا کی مدد کی ضرورت ہے ورنہ بہت سے ارادے ایسے ہیں جو پورے نہیں ہو پاتے۔ انسانی طور پر دیکھا جائے تو خُدا کی مدد کے بغیر ہیکل بنانے کا ارادہ کبھی پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ داؤد سے پہلے ساؤل بادشاہ اسرائیل میں

بادشاہی کرتا تھا۔ اگر ساؤل کی بادشاہت کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں پتہ چلے گا کہ اسرائیلی لوگ مشکل حالات میں سے گزر رہے تھے۔ ساؤل بادشاہ کی آخری جنگ، اُس کی زندگی کی آخری جنگ ثابت ہوئی جس میں فلستی جیت گئے۔ اسرائیل کا اِس جنگ میں بھاری نقصان ہوا۔ اگر اُن حالات کو مدِ نظر رکھا جائے تو ایسا نظر نہیں آتا کہ اسرائیلی لوگ ہیکل جیسی مہنگی عبادت گاہ کو بنا سکتا تھے۔ جب داؤد اپنی مملکت میں مستحکم ہو گیا تو اس نے خُدا کا گھر بنانے کی خواہش کی۔ خُدا نے اس کی خواہش پر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ خُدا نے داؤد کو مال و دولت کثرت سے عنایت کیا۔ اِس کے بعد سلیمان کی حکومت میں خُدا نے اسرائیلیوں کو اور زیادہ برکت بخشی۔ سلیمان نے کسی پڑوسی ملک پر حملہ نہیں کیا۔ نہ ہی کہیں سے مال و دولت کو لوٹا۔ پڑوسی ملکوں کے بادشاہ اُس کے تابع ہوتے چلے گئے اور اُسے خراج دینے لگے۔ اِس طرح سلیمان کی دولت بڑھتی چلی گئی۔ خُدا نے اپنے گھر کے لئے خود وسائل مہیا کیے۔ اِسی طرح اگر آپ خُدا کے لئے ایک مضبوط قوم بنانے کی ٹھان لیتے ہیں تو خُدا خود آپ کی خدمت کے لیے وسائل مہیا کرے گا۔ فقط اُس کے تابع ہو جائیں، اپنی آواز اُس کے حضور بلند کریں تاکہ وہ آپ کی خدمت کو لوگوں میں سربلند کرے۔

دانی ایل کی کہانی سے ہم سب واقف ہیں۔ اُس کو قید کر کے ایک دوسرے ملک میں لے جایا گیا جہاں پر اُسے اور اُس کے دوستوں کو ایسی خوراک دی گئی جس کو کھانا، خُدا کے احکام کی خلاف ورزی کرنا تھا۔ جب دانی ایل اپنے ارادہ پر قائم رہا کہ وہ خُدا کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کرے گا تو خُدا نے اُسے اور اُس کے دوستوں کو برکت بخشی۔ کلام مقدس میں اِس طرح لکھا ہے، **"تب خُدا نے ان چاروں جوانوں کو معرفت اور ہر طرح کی حکمت اور علم میں مہارت بخشی اور دانی ایل ہر طرح کی رویا اور خواب میں صاحب فہم تھا (دانی ایل 17:1)**۔ جب دانی ایل نے کسی بھی نتیجے کی پرواہ کیے بغیر خُدا کے احکام پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا، تو خُدا نے اُس کی مدد کی۔ جس وقت دانی ایل نے یہ کام کیا، اُس وقت وہ ایک نوجوان تھا۔ اُس نے اپنی زندگی کا یہ اصول بنا لیا تھا کہ خُدا کے کسی بھی کام میں وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔ جب دانی ایل بوڑھا ہو گیا تب بھی اُس کے ارادوں میں کوئی فرق نہ آیا۔ جس وقت وہ 80 سال سے اوپر ہو چکا تھا، اُس وقت اُس نے 21 دن کا روزہ رکھا تاکہ وہ خُدا کے بھیدوں کو سمجھ سکے۔ ایسا ہی جوش اور جذبہ ہمارے جوانوں اور بوڑھوں میں ہونا چاہیے تاکہ وہ خُدا کی بادشاہت کو پھیلا سکیں۔

2۔ شریعت کا طالب ہونا اور اس پر عمل کرنا:۔ شریعت کا طالب ہونا یا کلام مقدس کی خواہش رکھنا، خود ہمارے فائدے میں ہے۔ خُداوند خُدا نے یشوع کو حکم دیا کہ وہ خُداوند شریعت کو اپنے سے جدا نہ ہونے دے۔ اِس کے ساتھ ہی یشوع کو اِس حکم پر عمل کرنے کا فائدہ بھی بتایا گیا۔ یشوع 8:1 میں اِس طرح لکھا ہے، **"شریعت کی یہ کتاب تیرے منہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دن اور رات اسی کا دھیان ہو تاکہ جو کچھ اُس میں لکھا ہے اس سب پر تو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیونکہ تب ہی تجھے اقبالمندی کی راہ نصیب ہو گی اور تُو خوب کامیاب ہو گا"**۔ بعض اوقات ہم دُنیاوی علم حاصل کر کے سمجھتے ہیں کہ ہمیں کامیابی مل گئی۔ دُنیاوی علم اِس دُنیا میں رہنے کے لئے ضروری ہے لیکن رُوحانی علم اِس دُنیا اور آخرت دونوں میں کام آتا ہے۔ دُنیاوی علم حاصل کرنے کے بعد اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی کہ ہمیں کامیابی ملے گی لیکن رُوحانی علم حاصل کرنے اور اُس پر عمل کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ ہم دُنیا اور آخرت، دونوں میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جب ہم خُدا کے کلام کو اپنے دل میں رکھ لیتے ہیں تو ہم اُس کے خلاف گناہ نہیں کرتے۔ اُس کا کلام، زندگی کی ہر راہ میں ہمارا رہبر اور رہنما ہوتا ہے (زبور 11:119، 105)۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی زندگی کے لیے خُداوند کے احکامات طلب کرتے ہیں لیکن اُن پر عمل نہیں کرتے۔ حزقی ایل نبی کے وقت میں کچھ لوگ اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے خُدا سے سیدھی راہ دریافت کر۔ حزقی ایل نبی نے خُدا سے اُن کے لئے رہنمائی حاصل کی لیکن وہ لوگ خُدا کے احکامات کو ماننے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ اسی طرح آج بھی بہت سے لوگ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کلام کا شوق رکھتے ہیں لیکن اُن کے اعمال، اُن کے ضمیر کی حالت بیان کر دیتے ہیں۔ کلام کو صرف جاننا ہی کافی نہیں ہے، اُس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

خروج 20:18 میں خُدا موسیٰ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسرائیلیوں کو خُدا کی شریعت سکھائے لیکن خروج 12:24 میں لکھا ہے کہ خُدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ پہاڑ پر میرے پاس آ تاکہ میں تجھے وہ تختیاں دوں جن پر شریعت کی باتیں لکھی ہوں گی۔ موسیٰ کی طرح خُدا ہم سے بھی یہ توقع رکھتا ہے کہ ہم اُس کے کلام کی باتیں دوسروں تک پہنچائیں۔ اگر ہم واقعی اِس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہم دوسروں تک کلام کی باتیں پہنچائیں تو جیسے موسیٰ نے خُدا کے حضور وقت گزارا، ہمیں بھی اُس کے ساتھ وقت گزارنا پڑے گا۔ خُدا کے ساتھ وقت گزارے بغیر ہم اُس کی خدمت موثر طور پر نہیں کر سکتے۔ ایک اچھا استاد وہی ہوتا ہے جو مسلسل سیکھنے کے عمل کو جاری رکھتا ہے۔ سیکھنے کا عمل کبھی بھی ختم نہیں ہوتا۔ اچھے اُستاد کبھی بھی اُس علم کو کافی نہیں سمجھتے جو اُنہوں نے حاصل کر لیا ہے۔ وہ ہمیشہ اِس کوشش میں رہتے ہیں کہ اپنے علم کو مسلسل بڑھاتے رہیں۔ سنڈے سکول اساتذہ کو ہمیشہ بائبل کے علم میں ترقی کرتے رہنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اُنھیں نئے طریقوں کی تلاش میں رہنا چاہیے، جن کے ذریعے وہ کلام کو بہتر طور پر اپنے طلباء کو سکھا سکیں۔ ہمیں اِس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کلام کو سکھانے کا طریقہ کار اس قدر موثر ہو کہ وہ آج کل کے بچوں کا دھیان اپنی طرف کھینچ سکے۔ اِن دنوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھ میں ٹیبلٹ، موبائل فون اور لیپ ٹاپ ہوتا ہے جہاں پر وہ بہت سی فلمیں اور گیمیں کھیلتے ہیں۔ کلام کو سکھانے کا آپ کا طریقہ کار ایسا ہونا چاہئے کہ بچے فلموں اور گیموں کی بجائے، سنڈے سکول میں آنے کو ترجیح دیں۔ جب یسوع نے اپنی خدمت کا آغاز کیا تو بہت سے کاہن، فقیہ اور فریسی پہلے ہی اپنے اپنے طور پر لوگوں کو خُدا کے کلام کے متعلق سکھا رہے تھے۔ لیکن جب یسوع نے خدمت شروع کی تو لوگوں کی بڑی بھیڑ اُس کے پاس جمع ہو جاتی تھی کیونکہ اُن کو یسوع کی تعلیم میں ایک نیا طرزِ تعلیم نظر آتا تھا۔ اگر ہم بچوں کو اچھے طور پر سکھانا چاہتے ہیں تو پرانے طریقوں سے اُوپر اُٹھ کر کچھ نیا سوچنا پڑے گا، تاکہ آپ کا وقت، پیسہ اور محنت ضائع نہ جائے۔ پولس اپنے وقت کا بہت پڑھا لکھا شخص تھا۔ جب اُس نے مسیح خُداوند کو قبول کیا تو اُسے پرانے عہد نامہ کے حوالہ جات ایک نئے انداز سے نظر آنے لگے۔ بائبل میں موجود احبار کی کتاب پہلے اُسے سکھاتی تھی کہ قُربانیاں کس طرح کرنی ہیں اور کون سی قُربانیاں لے کر آنی ہیں؛ لیکن اب وہی حوالہ جات اُسے یہ سکھا رہے تھے کہ کس طرح مسیح خُداوند نے اپنی جان قربان کر کے اُن قُربانیوں کو پورا کر دیا ہے۔ جب اُسے خُدا کے کلام کی نئی باتوں کا پتہ چلا، تو اُس نے اپنے آپ کو پرانے علم تک ہی محدود رکھنے کا نہ سوچا۔ اُس نے اپنے علم میں جدت لانے کا سوچا اور انبیا کی کتابوں کو نئے انداز میں پڑھنا اور سمجھنا شروع کیا۔ گلتیوں 1:15-18 میں پولس نے اپنے متعلق اِس طرح لکھا ہے، **"لیکن جس خُدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کر لیا اور اپنے فضل سے بُلا لیا جب اُس کی یہ مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے، تاکہ میں غیر قوموں میں اُس کی خوشخبری دوں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی اور نہ یروشلیم میں اُن کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے، بلکہ فوراً عرب کو چلا گیا پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا۔ تین برس کے بعد میں کیفا سے ملاقات کرنے کو یروشلیم گیا اور پندرہ دن اُس کے پاس رہا"**۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ پولس اُن تین سالوں کے دوران مسیحی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ اگر پولس جیسے قابل شخص کو، کلام کی منادی کرنے سے پہلے تیاری کرنے کی ضرورت تھی تو ہمیں بھی کسی غلط فہمی کا شکار نہیں رہنا چاہیے۔ جب کبھی ہمیں کلام سکھانے کا موقع ملے تو پوری تیاری کے ساتھ جائیں۔ کیونکہ بہت سی روحوں کا حساب آپ کی ہوئی منادی کے مطابق ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ بچوں کو کلام کی بڑی بڑی اور گہری باتیں سکھائیں چونکہ ابھی وہ عمر کے اِس حصہ میں نہیں ہیں، جہاں وہ اُن ساری باتوں کو سمجھ سکیں۔ لیکن ایک استاد کو اُن باتوں کی گہرائی معلوم ہونی چاہیے جن کو وہ سکھا رہا ہے۔ ایک استاد اسی وقت استاد کہلانے کا حقدار ہے جب اُس کا علم، طلبہ کے علم سے زیادہ ہو۔ پولس نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ اسے مزید کلام سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُس نے کبھی بھی کلام کو سیکھنا بند نہیں کیا۔ اس نے تیمتھیس سے کہا کہ جب وہ اُسے ملنے کے لیے آئے تو اپنے ساتھ رق کے طومار اور دیگر کتب بھی لے آئے (2 تیمتھیس 4:13)۔ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ پولس کو مطالعہ کا کس قدر شوق تھا۔ اِس زمانہ میں کتابیں اور طومار لکھنا اور اُنہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ

لے جانا آسان نہیں تھا۔ طومار عام طور پر بھیڑوں، بکریوں اور بچھڑوں کی کھال پر لکھے جاتے تھے۔ اُن کا وزن اور حجم کافی زیادہ ہوتا تھا۔ اِس لیے سفر میں اُن کو لے کر چلنا مشکل ہوتا تھا۔ لیکن پولس چاہتا تھا کہ اِس کی کُتب اُس کے ساتھ رہیں تاکہ وہ کلام کا مطالعہ کرتا رہے۔ موسیٰ نے بھی کلام کے مطالعہ پر زور دیا ہے۔ "اور موسیٰ نے اس شریعت کو لکھ کر اُسے کاہنوں کے جو بنی لاوی اور خُداوند کے عہد کے صندوق کے اُٹھانے والے تھے اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا۔ پھر موسیٰ نے اُن کو یہ حکم دیا کہ ہر سات برس کے آخر میں چھٹکارے کے سال کے معین وقت پر عیدِ خیام میں جب سب اسرائیلی خُداوند تیرے خُدا کے حضور اس جگہ آکر حاضر ہوں جسے وہ خود چنے گا تو تُو اس شریعت کو پڑھ کر سب اسرائیلیوں کو سنانا۔ تُو سب لوگوں کو یعنی مردوں اور عورتوں اور بچوں اور اپنی بستیوں کے مسافروں کو جمع کرنا تاکہ وہ سُنیں اور سیکھیں تو خُداوند تمہارے خُدا کا خوف مانیں اور اس شریعت کی سب باتوں پر احتیاط رکھ کر عمل کریں۔ اور اُن کے لڑکے جن کو کچھ معلوم نہیں وہ بھی سُنیں اور جب تک تم اُس ملک میں جیتے رہو جس پر قبضہ کرنے کو تم یردن پار جاتے ہو تب تک وہ برابر خُداوند تمہارے خُدا کا خوف ماننا سیکھیں" (استثنا 31:9-13)۔ خُدا کا حکم ہے کہ اپنی بستیوں میں خُدا کا کلام سکھایا اور سنایا جائے۔ ہم سوچ سکتے ہیں کہ دودھ پیتے بچوں کو کچھ سمجھ نہیں اِس لیے اگر وہ ایسی عبادات میں نہ بھی آئیں تو کوئی بات نہیں۔ لیکن خُدا چاہتا ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی عبادات کا حصہ بنے۔ جب ہم دل سے کلام سیکھنے کے لیے جمع ہوتے ہیں تو اُس جگہ پر خُدا کی حضوری ٹھہر جاتی ہے اور جو لوگ بھی پورے دل سے خُدا کے طالب ہوتے ہیں وہ اپنے بچوں سمیت برکت پاتے ہیں، چاہے اُن کے بچے کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہو۔ اس بات کی گواہی ہمیں یوایل 2 باب سے بھی ملتی ہے جہاں لکھا ہے کہ بچوں اور شیر خواروں کو بھی خُدا کے حضور لایا جائے۔ خُدا کی نظر ہمارے بچوں پر اُس وقت سے ہوتی ہے جب وہ اپنی ماں کے بطن میں ہی ہوتے ہیں۔ یوحنا اور سمسون کو ان کی پیدائش سے پیشتر ہی خُدا کے لئے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والا اپنی ماں کے بطن ہی سے روح القدس سے بھر گیا تھا (لوقا 1:15)۔ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ خُدا ہماری اور ہمارے بچوں کی کس قدر فکر کرتا ہے۔ اِس سے پہلے کہ وہ پیدا ہوں، خُدا اُنہیں اپنی خدمت کے لئے چُن لیتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر بچہ چرچ کے سٹیج پر آکر خدمت کرے گا۔ چرچ میں خدمت کرنا، خدمت کا صرف ایک حصہ ہے۔ اِس کے علاوہ بھی بہت سی خدمات ہیں جو مسیحی لوگ اسٹیج پر آئے بغیر کر سکتے ہیں۔ ہر ایک مسیحی، خُدا کا خادم ہے۔ اور خُدا کا خادم ہوتے ہوئے اُس کا یہ فرض ہے کہ وہ خُدا کے کلام کو سیکھے اور سکھائے۔

اگر آپ اپنے آپ کو خُدا کے خادم سمجھتے ہوئے لوگوں کو خُدا کی تعلیم دینے کے لیے تیار ہیں تو خُدا بھی آپ پر اپنے راض کھولتا چلا جائے گا۔ پیدائش 18:17-19 میں لکھا ہے، **"اور خُداوند نے کہا کہ جو کچھ میں کرنے کو ہوں کیا اُسے ابراہام سے پوشیدہ رکھوں؟ ابراہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین کی سب قومیں اُس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور گھرانے کو جو اُس کے پیچھے رہ جائیں گے وصیت کرے گا کہ وہ خُداوند کی راہ میں قائم رہ کر عدل اور انصاف کریں تاکہ جو کچھ خُداوند نے ابرہام کے حق میں فرمایا ہے اسے پورا کرے"**۔ خُدا جانتا تھا کہ ابراہام اپنے بچوں کو خُدا کی تعلیم دے گا۔ جب خُدا یہ دیکھتا ہے کہ ہم اُس کی خدمت کے لیے اور اُس کے کلام کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے راضی ہیں تو وہ اپنے راز ہم پر عیاں کرتا ہے تاکہ ہم مزید برکت پائیں اور اس برکت کو اگلی نسلوں تک منتقل کریں۔ خُدا چاہتا تو سدوم اور عمورہ میں جو کچھ ہونے جا رہا تھا اُس کو ابراہام سے پوشیدہ رکھتا لیکن اُس نے سدوم اور عمورہ کی تباہی ابراہام پر ظاہر کیا تاکہ وہ اُن باتوں کو اور لوگوں پر بھی ظاہر کر سکے۔ ابراہام کی طرح خُدا ہمیں بھی اپنا کلام اِس لئے دیتا ہے کہ ہم اُسے صرف اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ اُسے بانٹیں تاکہ بہت سے لوگ برکت پائیں۔

بچوں میں خُدا کی باتیں بتانا اور خدمت کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ہمیں نہیں پتہ کہ آنے والا وقت کیسا ہوگا۔ کیا ہمیں خُدا کی منادی اور عبادت کی اجازت

ملے گی یا نہیں۔ اِس سے پہلے کہ بُرا وقت آئے، ہمیں ہر طرح سے تیار رہنا چاہیے۔ جب ہم دانی ایل کی کہانی پر غور کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ دانی ایل اور اُس کے دوستوں کو نوجوانی میں ہی بابل پہنچا دیا گیا تھا۔ یہ لوگ بادشاہ کے قیدی تھے۔ اُنہیں، اُن کے والدین، مادری زبان، رسومات، رشتہ داروں اور مذہب سے دور کر دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے عقائد پر قائم رہے۔ اِس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ اُن لوگوں کو بچپن ہی سے خُدا کی راہ کی تعلیم دی گئی تھی۔ وہ اس تعلیم سے بوڑھے ہو کر بھی پیچھے نہیں ہٹے۔ لہٰذا ہمیں بچوں میں خدمت کو سنجیدگی سے لینا چاہئے ہمیں خود کلام میں گہرے ہوتے چلے جانا ہے تاکہ وہ لوگ اور بچے جن سے ہمارا تعلق ہو، وہ بھی خُدا میں گہرے ہوتے چلے جائیں۔

<u>3۔ دُعا میں ٹھہرنا:۔</u> دُعا اور کلام رُوحانی زندگی کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ بائبل میں ہم کسی بھی کامیاب شخص کی زندگی کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ وہ نہ صرف کلام میں بلکہ دعا میں بھی بہتر تھا۔ کلام کو سیکھنے کی اہمیت کے بارے میں بات کرنے کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ ہم دعا کی اہمیت پر بھی بات کریں۔ خُدا کی آنکھیں اپنے مانگنے والوں پر لگی رہتی ہیں اور اُس کے کان، دعاؤں کو سنتے ہیں (1 پطرس 12:3)۔ خُدا کے کان آپ کی دعاؤں کو سننے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ اسی لیے نئے عہد نامہ میں ہمیں سکھایا گیا ہے کہ ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہیے۔ ہر وقت دعا کرتے رہنے سے مراد یہ ہے کہ جس طرح ہم اپنے قریبی دوست سے باتیں کرتے رہتے ہیں اسی طرح خُدا سے بھی ہماری بات چیت جاری رہے۔ خُدا کو دوست بنانا اچھا لگتا ہے۔ اسی لئے خُدا نے ابراہام کو اپنا دوست کہا ہے (یعقوب 23:2)۔ خُدا موسیٰ سے بھی ایسے ہی باتیں کرتا تھا جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے باتیں کرتا ہے۔ (خروج 11:33) اگر ہم بھی خُدا کے حکم پر عمل کریں، تو اس کے دوست بن سکتے ہیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو اپنے دوست کہا تھا (یوحنا 15:14-15)۔ یہ ضروری ہے کہ ہم خُدا سے اپنی خدمت کے لئے دعا کریں۔ ہمیں اُن سب لوگوں کے لئے دعا کرنا لازم ہے، جن میں ہم خدمت کر رہے ہیں اور جن لوگوں میں ہم خدمت کریں گے۔ پولس کی تعلیمات میں یہ بات بارہا نظر آتی ہے کہ وہ اُن لوگوں کے لئے جن میں وہ خدمت کر چکا تھا، اُن کے لیے وہ مسلسل دعا بھی کرتا تھا (رومیوں 9:1)۔ یوحنا 17 باب میں ہمیں وہ دعا نظر آتی ہے جو یسوع نے اپنے شاگردوں کے لئے کی۔ اُس وقت یسوع نے صرف اپنے شاگردوں کے لئے ہی دعا نہیں کی، بلکہ اُن سب کے لئے بھی کی جو اُن کی خدمت کے وسیلہ سے ایمان لائیں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ یسوع نے ہم لوگوں کے لئے بھی دعا کی کیونکہ دُنیا میں جتنے بھی مسیحی ہیں، اُن کا سلسلہ مسیح خُداوند کے شاگردوں سے جا کر ملتا ہے۔ لہٰذا یسوع نے اپنے موجودہ اور آنے والے، دونوں طرح کے شاگردوں کے لیے دعا کی۔ اسی طرح ہمیں اُن لوگوں کے لئے دعا میں ٹھہرنا چاہیے جن میں ہم پہلے کام کر چکے ہیں تاکہ وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر خُدا سے دور نہ ہو جائیں۔ ہمیں بھی اپنے موجودہ شاگردوں کے لئے دعا کی ضرورت ہے تاکہ وہ مسیح خُداوند کی تعلیمات میں گہرے طور پر جڑ پکڑیں۔ ہمیں اپنی مستقبل کی خدمت کے متعلق بھی دُعا کرنی چاہیے تاکہ ابلیس ہمارے کام میں کسی طرح کی رکاوٹ نہ ڈالے۔ خُدا ہمارے لئے خدمت کے مواقع مہیا کرے اور ہماری خدمت خُدا کے حضور مقبول ٹھہرے۔ جس طرح حنہ نے خُدا کے سامنے آنسو بہا بہا کر بیٹے کے لئے فریاد کی، اِسی طرح ہمیں بھی سنڈے سکول میں آنے والے بچوں کی نجات کے لیے دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک ماں کو کسی بھی بچے کی جسمانی پیدائش کے لیے تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے اِسی طرح ایک استاد کو بچوں کی رُوحانی پیدائش کے لیے تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے۔ گلتیوں کی کلیسیا کو لکھتے ہوئے پولس کہتا ہے کہ **"اے میرے بچو! تمہاری طرف سے مجھے پھر سے جننے کے سے درد لگے ہیں۔ جب تک کہ مسیح تم میں صورت نہ پکڑ لے"** (گلتیوں 19:4)۔ کاش کہ مسیح خُداوند ہمیں بھی اِس قدر محبت بخشے کہ ہم اپنے سنڈے سکول کے بچوں کی نجات کے لیے رُوحانی درد محسوس کر سکیں۔ اگر الیشع نبی کی دعا کے وسیلہ، خُدا بارش کو برسا سکتا ہے تو ہماری دعا کے وسیلہ بھی خُدا اپنے روح کی بارش کو ہمارے بچوں پر برسا سکتا ہے۔ جب روح کی بارش برسے گی تو بچے بھی اِسی طرح پاک روح کی آگ سے بھر جائیں گے جس طرح شاگرد بھر گئے تھے۔ یہ آگ بچوں کے وسیلہ اُن کے گھروں، سکول

اور معاشرے میں پھیل جائے گی۔ لیکن اِس سے پہلے کہ بچے اُس آگ سے بھریں، ہمیں خود سے اُس آگ کا تجربہ حاصل کرنا ہے تاکہ جب بچے پاک رُوح کے وسیلہ سے برکت پائیں تو ہم اُن کی مناسب رہنمائی کر سکیں۔ موسیٰ کی دعاؤں نے بارہا اسرائیلی قوم کو بچایا۔ اِسی طرح ہم بھی خُدا کے غضب اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہو سکتے ہیں۔ آپ کی دعائیں بہت سے گھرانوں اور بچوں کو بچا سکتی ہیں۔ یہ بچے مستقبل میں کئی اور گھرانوں کے لیے دعا کریں گے اور اُن کی نجات کا وسیلہ بنیں گے۔

ایلیاہ کی دُعا کے وسیلہ صرف اسرائیل پر بارش ہی نہیں برسی، بلکہ جب اُس نے دُعا کی تو اُس کے نوکر کی رُوحانی آنکھیں کھل گئیں اور وہ اِس قابل ہو گیا کہ خُدا کے فرشتوں کو دیکھ سکے جو اسرائیل کی حفاظت کے لیے رتھوں کے ساتھ موجود تھے (2 سلاطین 17:6)۔ ہم خُدا کو اُس کے وعدے یاد لا سکتے ہیں جو اُس نے یوایل 28:2-29 میں کیے ہیں۔ کہ تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے۔ ہم یہ برکت اپنے سنڈے سکول کے بچوں اور اساتذہ کے لئے مانگ سکتے ہیں۔ نبوت کرنے والے خُدا کی آواز سُن سکتے ہیں اور رویا دیکھ سکتے ہیں۔ اگر سموئیل بچپن میں ہی خُدا کی آواز سن سکتا ہے، تو ہمارے بچے کیوں نہیں سن سکتے۔ اپنے بچوں کے لئے دعا کریں کہ خُدا کہ اُن کی رُوحانی آنکھیں اور کان کھولے اور سارا جلال خُدا کے پاک نام کو ملے۔

4۔ دعائیہ ٹیم کی تشکیل (شفاعت):۔ کسی بھی منسٹری کی کامیابی کے لیے دعائیہ ٹیم کا ہونا بہت ضروری ہے. رسولوں کے اعمال اور خطوط کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ خود بھی دعا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اپنے لیے دعا کرنے کے لیے کہتے تھے۔ علاوہ ازیں وہ دوسروں کے ساتھ مل کر بھی دُعائیں کیا کرتے تھے۔ اِس طرح ہمیں تین طرح سے دعائیہ مدد نظر آتی ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ خود دعا کیا کرتے تھے، دوسرا یہ کہ وہ دوسروں کے ساتھ مل کر دعا کرتے تھے اور تیسرا یہ کہ دوسرے اُن کے لئے دعا کیا کرتے تھے۔ کسی بھی خادم کو دعا کرنے والوں سے گھرا ہونا چاہیے۔ اگر ہم اکیلے ہی خدمت میں آگے بڑھ رہے ہیں تو شیطان کے لیے ہمیں گرانا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم دعا کرنے والوں سے گھرے ہوئے ہیں تو ابلیس کو ہم تک پہنچنے کے لئے اُن سے ہو کر گزرنا پڑے گا جو اُس کے لیے آسان نہیں ہو گا۔

سب سے پہلے کوشش کریں کہ آپ اپنے چرچ کے پاسٹر اور سنڈے سکول ٹیچرز کا ایک گروپ بنائیں جو سنڈے سکول منسٹری کے لیے مسلسل دعا گو رہیں۔ اُس کے ساتھ ساتھ اچھا ہو گا کہ اگر آپ اپنے سنڈے سکول کے سینئر گروپ کو اپنے ساتھ دعا کے لیے اُبھاریں۔ انہیں دعا کی اہمیت اور رُوحانی جنگ کی ابتدائی تعلیم دیں تاکہ وہ دُعائیہ ذمہ داری کو سمجھ سکیں۔ اپنے طلباء اور اساتذہ کو اس بات کے لئے تیار کریں کہ ہفتہ کا ایک دن دعا اور روزے میں گزاریں تاکہ سنڈے سکول میں کی جانے والی خدمت بڑھتی جائے اور خُدا کے حضور مقبول ہو۔

ہم سوچ سکتے ہیں کہ داود اکیلا ہی جاتی جولیت کے مقابلہ کے لیے نکلا تھا۔ اِسی طرح ہم بھی اکیلے ہی کامیابی سے سنڈے سکول منسٹری کر سکتے ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خُدا اکیلے شخص کو بھی استعمال کر سکتا ہے اور آپ کامیابی سے رُوحیں جیت سکتے ہیں۔ اگر آپ کے ساتھ کوئی دوسرا شخص کھڑا نہیں ہوتا اور آپ سمجھتے ہیں کہ خُدا آپ کو اِس خدمت کو اکیلے ہی کرنے کے لئے بلا رہا ہے تو آپ خُدا کی رہنمائی پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ممکن ہو تو دوسروں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ داؤد اگرچہ میدان میں اکیلا ہی اترا تھا لیکن اُس کے پیچھے پوری فوج موجود تھی۔ اُس نے جاتی جولیت کا سر کاٹا لیکن اُس کے بعد اسرائیل کی پوری فوج نے فلستیوں کی فوج پر حملہ کر دیا۔ داؤد نے اکیلے وہ جنگ نہیں جیتی، اُس نے صرف اسرائیلی فوج کا ڈر ختم کیا۔ باقی کام اسرائیلی فوج نے ہی کیا۔ اگر آپ کو خُدا نے ایک لیڈر کے طور پر بلایا ہے تو کوشش کریں کہ اپنے ساتھ ایک ٹیم کھڑی کر سکیں۔ موسیٰ کو خُدا نے اکیلے ہی بلایا تھا لیکن جب اُس کا کام بڑھتا چلا گیا تو ایک وقت آیا جب اُسے اپنے ساتھ اسرائیلی بزرگوں کو کھڑا کرنا پڑا۔ اُس نے اسرائیل میں سے ستر (70) بزرگوں کو

چُنا، جو اسرائیلی قوم کے فیصلے کرنے میں موسیٰ کی مدد کرنے لگے۔ اِسی طرح اگر آپ بھی سنڈے سکول کی ذمہ داریاں اکیلے اٹھانے کی بجائے اُنہیں بانٹ دیں گے تو اپنے ساتھ بہت سے لیڈر تیار کر سکیں گے اور یہی لیڈر آپ کے لیے دعائیہ ڈھال کا کام بھی کریں گے۔

جب آپ دوسروں سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ آپ کے لئے دعا کریں تو آپ کے لئے بھی ضروری ہے کہ آپ اُن کے لیے دعا کریں۔ جب لوگوں نے خُدا کا گناہ کیا اور اُنہوں نے سموئیل نبی سے درخواست کی کہ اُن کے لیے دعا کی جائے تو سموئیل نے کہا کہ وہ اُن کے لئے دعا نہ کر کے خُدا کا گناہگار نہیں ہونا چاہتا (1 سموئیل 12:23)۔ لہذا اگر ہم دوسروں کے لئے دعا نہیں کرتے تو ہم خُدا کے گناہ گار ٹھہرتے ہیں۔ یسوع بھی اپنے شاگردوں کے لیے دعا کیا کرتا تھا اُس نے پطرس سے کہا کہ میں نے تیرے لیے دعا کی کہ تیرا ایمان جاتا نہ رہے (لوقا 22:32)۔ یسوع جانتا تھا کہ ابلیس اُس کے شاگردوں کو آزمائے گا اور کوشش کرے گا کہ وہ ایمان سے برگشتہ ہو جائیں۔ اِسی لیے اُس نے پطرس سے کہا میں نے تیرے لئے دعا کی ہے۔ اِس کے ساتھ ہی یسوع نے پطرس کو ہدایت کی کہ جب وہ اِس آزمائش کو پار کر جائے تو اپنے بھائیوں یعنی دیگر شاگردوں کی بھی مدد کرے۔ جس طرح یسوع نے دعا کے ذریعے پطرس کی مدد کی، ہمیں بھی دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔

<u>5۔ مخالفین کے لئے دعا کریں:</u>۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ خُدا کی خدمت کریں اور آپ کی مخالفت نہ کی جائے۔ ابلیس ہر اُس شخص کا مخالف ہے جو کسی نہ کسی طرح خدمت سے منسلک ہے۔ ضروری نہیں کہ جیسے ابلیس بذاتِ خود یسوع کو آزمانے کے لیے اُس کے سامنے آگیا، اُسی طرح وہ ہمارے سامنے بھی آ جائے۔ عام طور پر وہ انسانوں کو استعمال کرتا ہے کہ آپ کی مخالفت کی جائے۔ ابلیس، یسوع کے سامنے صرف ایک مرتبہ آیا، جب یسوع بیابان میں روزے رکھ رہا تھا۔ یسوع کی باقی زندگی، وہ مختلف لوگوں کے ذریعے اُس کی مخالفت کرتا رہا۔ اِس لیے ہمیں اپنے مخالفوں کے لئے دعا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ابلیس اُنہیں استعمال کر رہا ہو۔ ایسی صورت میں آپ کا لوگوں کو سمجھانا زیادہ کارگر ثابت نہیں ہو گا کیونکہ ابلیس اُن کی عقل پر قابض ہو گا۔ اکثر ایسے لوگ آپ کی باتوں کو سمجھنا نہیں چاہیں گے۔ وہ آپ کی ہر بات کا اُلٹ ہی مطلب نکالنے کی کوشش کریں گے۔ یہ ایسی حالت ہے جس کا آپ انسانی طور پر کوئی توڑ نہیں نکال سکتے۔ یہاں پر آپ کو پاک رُوح کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔ پاک روح ہی ہے جو ایسے لوگوں کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ وہی آپ کے دشمنوں کو، آپ کے دوست بنا سکتا ہے۔ آپ کے مخالف چاہیں گے کہ آپ کسی نہ کسی آزمائش کا شکار ہو جائیں۔ یسوع نے ہدایت کی ہے کہ ہم یہ دعا کریں کہ خُدا ہمیں آزمائشوں سے بچائے (لوقا 22:40)۔ جب آپ مخالفین کی ذہنیت کی تبدیلی کے لیے دعا کریں گے تو آپ ابلیس سے اُس کے ہتھیار چھین لیں گے کیوں کہ ابلیس آپ کے مخالفین کو آپ کے خلاف آزمائش لانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ابلیس صرف آپ کے مخالفین کو ہی استعمال کرے، وہ آپ کے دوستوں کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ ابلیس نے پطرس کو بھی استعمال کیا۔ جب یسوع نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا کہ وہ یروشلیم میں مصلوب کیا جائے گا تو پطرس اُسے ملامت کرنے لگا۔ یسوع نے پطرس کو ڈانٹا اور کہا کہ **اے شیطان میرے پاس سے دُور ہو**۔ آپ کو کلام اور رُوح القدس سے بھرا ہونا چاہیے تا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ کہیں ابلیس آپ کے دوستوں کو ہی آپ کے خلاف استعمال تو نہیں کر رہا۔

<u>6۔ دُعا میں بچوں کے لئے ایک نمونہ بنیں:</u>۔ یسوع اپنے شاگردوں کے لیے دعا میں ایک بہترین نمونہ تھا۔ اُنہوں نے یسوع کو دعا کرتے دیکھا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ یسوع اپنا کافی وقت دعا میں گزارتا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی دیکھا تھا کہ یسوع کی دعاؤں کے جواب میں بہت سے معجزات ہوتے تھے۔ اِس سے اُن کو یہ بھی پتہ چلتا تھا کہ یسوع اپنے باپ سے کس حد تک محبت رکھتا ہے۔ دُعا میں محبت کا ہونا بہت ضروری ہے ورنہ آپ دُعا میں بوریت محسوس کریں گے اور دُعا آپ کو ایک بوجھ لگنے لگے گی۔ اگر آپ کے دل میں محبت ہے تو دُعا آپ کا دل پسند مشغلہ ہو گا۔ دُعا آپ کے لیے اپنے باپ سے ملاقات کا

ایک خوبصورت تجربہ بن جائے گی۔جب شاگردوں نے یسوع کی دعائیہ زندگی پر نظر ڈالی تواُنہیں بھی خواہش ہوئی کہ وہ بھی خُدا سے باتیں کر سکیں۔اِسی لئے انہوں نے یسوع سے کہا کہ ہمیں دُعا کرنا سکھا۔اپنی زندگی کا ایسا نمونہ بچوں کے سامنے پیش کریں کہ بچے خود آپ کی زندگی سے متاثر ہو کر دعا کرنا سیکھیں۔

یسوع کی زندگی سے ہمیں دعا کے مختلف انداز نظر آتے ہیں۔یسوع اکثر علیحدگی میں دعا کیا کرتا تھا لیکن یوحنا 17 باب میں وہ اپنی ٹیم یعنی اپنے شاگردوں کے ساتھ دعا کرتا ہوا نظر آتا ہے۔اِس طرح یسوع انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر شاگردوں کے لئے دعا کا ایک اچھا نمونہ تھا۔اِس کے بعد یسوع ہمیں گتسمنی باغ میں نظر آتا ہے جہاں پر اُس نے دعا کا ایک الگ انداز اپنایا۔اُس نے اپنے شاگردوں کی دو ٹیمیں بنا دیں اور اُنہیں دعا کرنے کا کام سونپا۔جبکہ وہ خود اُن سے علیحدہ ہو کر دعا کر رہا تھا۔اِس طرح دعا کرنے والوں کی ہمیں تین ٹیمیں نظر آتی ہیں۔تھوڑی تھوڑی دیر بعد یسوع آکر اپنی ٹیموں کو چیک کرتا رہا۔وہ اس طور پر دعا نہیں کر پا رہے تھے جس طرح یسوع چاہتا تھا۔آپ بھی اپنے طلبا کو مختلف ٹیموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔آپ انہیں دعا کے لیے مختلف ذمہ داریاں دے سکتے ہیں۔اگر ممکن ہو تو آپ اُن دعاؤں کے نتائج پر بھی بات کر سکتے ہیں تاکہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہو کہ اُن کی دعاؤں کے وسیلہ خُدا نے کیسے بڑے بڑے کام کیے ہیں۔

اگر ممکن ہو تو اپنے پاسٹر کی اجازت سے سنڈے سکول کے بچوں کو بیماروں کے لئے دعا کرنے پر اُبھاریں۔آپ بیماروں کے لیے دُعا کرنے کے لیے جائیں تو آپ اُن بچوں میں سے چند بچوں کو اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔جب وہ آپ کو دیکھیں گے کہ آپ بیماروں پر ہاتھ رکھ کر دعا کر رہے ہیں تو اُن میں بھی ایسا کرنے کے لئے ہمت پیدا ہو گی۔اگر ہو سکے تو اُنہیں بھی بیماروں کے لئے دعا کرنے کا موقع دیں تاکہ اُن کی جھجک دور ہو۔اِس طرح آپ مستقبل کے خادموں کو تیار کریں گے۔جب بیمار اچھے ہو جائیں گے تو بچوں کی حوصلہ افزائی ہو گی اور وہ مزید دعا اور کلام میں آگے بڑھنا چاہیں گے۔

<u>7۔کلام کو سکھانا:</u>۔اس سے پہلے ہم کلام کو سیکھنے اور دعا کرنے کی اہمیت پر بات کر چکے ہیں۔اِس حصے میں ہم کلام کو سکھانے کی اہمیت کے بارے میں بات کریں گے۔کلام کو سیکھنا اور سکھانا ہمیشہ جاری رہنے والا عمل ہے۔پولس نے تیمتھیس کو خط لکھتے ہوئے یہ ہدایت کی کہ جو باتیں تو نے مجھ سے سیکھی ہیں انہیں دوسروں تک بھی پہنچا(2 تیمتھیس 2:2)۔دوسروں تک وہ باتیں پہنچانے کا مقصد یہ تھا کہ کلام کی باتیں مسلسل آگے بڑھتی جائیں۔ہر ایک جو کلام کی باتیں سیکھتا ہے اُس کا یہ فرض ہے کہ وہ دوسروں کو بھی سکھائے۔جو شخص ایسی خدمت کرنے کا سوچتا ہے وہ خُدا کی طرف سے برکت پاتا ہے۔ کیوں کہ کلام کے وسیلہ لوگ پاک صاف ہوتے چلے جاتے ہیں۔لیکن اِس سے پہلے کہ ہم دوسروں کی پاکیزگی کا خیال کریں، ہمیں خود پاک صاف ہونا چاہیے۔تب ہی ہم موثر طور پر خدمت کر پائیں گے۔جس طرح ہم دوسروں کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ خُدا اُنہیں اپنے کلام کے وسیلہ پاک صاف کرے اِسی طرح ہم اپنے آپ کے لئے بھی دُعا کر سکتے ہیں تاکہ خُدا ہمارے اندر پاک دل پیدا کرے۔زبور 51:10-13 میں لکھا ہے، **"اے خُدا میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے باطن میں از سر نو مستقیم رُوح ڈال۔۔۔۔تب میں خطاکاروں کو تیری راہیں سکھاؤں گا اور گنہگار تیری طرف رجوع کریں گے"**۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ جب ہم کلام کی باتیں دوسروں کو سکھائیں اور گناہ گار خُدا کی طرف رجوع کریں، تو اُس کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ ہم خود پاک صاف ہوں۔کلام مقدس میں ہم مختلف نبیوں کے بہت سے تجربات دیکھتے ہیں۔اُن تجربات کو پڑھ کر ہماری بھی خواہش ہوتی ہے کہ ہماری زندگی میں وہ چیزیں وقوع پذیر ہوں۔اُس کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں پاکیزگی ہو۔زکریاہ 3 باب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ زکریاہ نے سردار کاہن یشوع کے متعلق رویا دیکھی۔اُس رویا میں یشوع کی پوشاک تبدیل کی گئی۔پوشاک کی تبدیلی سے مراد بدکرداری کا دُور کیا جانا تھا۔اِسی طرح ہم بھی اگر موثر طور پر خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں پاکیزگی کی ضرورت ہو گی۔ہم میں سے ہر ایک میں کوئی نہ کوئی رُوحانی کمزوری پائی جاتی ہے۔اس لیے ہم اِس

بات کاانتظار نہیں کر سکتے کہ جب کبھی میں پورے طور پر کمزوریوں سے پاک ہو جاؤں گا، تب میں خدمت کروں گا۔ یسوع کے شاگردوں میں بھی کمزوریاں تھیں۔ خُدا نے ہمیں اپنا پاک روح اِسی لیے دیا ہے کہ وہ ہماری کمزوری میں ہماری مدد کرے۔ ہمیں ایمان سے اپنا آپ اُس کے سپرد کرنا ہے اور اپنی فکر اُس پر ڈال دینی ہے۔ جب خُدا نے موسیٰ کو بُلایا کہ جا کر فرعون سے بات کرے، اُس وقت موسیٰ میں یہ کمزوری تھی کہ اُس کی زبان درست طور پر لفظوں کی ادائیگی نہیں کر پاتی تھی۔ خُدا نے ایسا نہیں کیا کہ پہلے اُس کی زبان ٹھیک کی اور پھر اُسے بادشاہ کے پاس بھیجا۔ خُدا نے اُسے اُس کی کمزوری کے ساتھ ہی استعمال کیا لیکن اُس کی مدد کے لیے، اُس کے بھائی ہارون کو اُس کے ساتھ کھڑا کیا۔ موسیٰ کی مدد کے لیے ایک انسان یعنی ہارون کو بھیجا گیا لیکن ہماری مدد کے لیے خُدا نے پاک رُوح کو بھیجا ہے؛ جو ہارون کی نسبت اور کسی بھی دوسرے انسان کی نسبت، کہیں زیادہ ہماری مدد کر سکتا ہے۔ اِس لیے ہمیں اپنی کمزوریوں کی بجائے خُدا کی طاقت پر نظر رکھنی چاہئے۔ اگر ہم پورے دل سے خُدا کے طالب ہوں گے تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کی کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی جایں گی۔ اِس کے ساتھ ساتھ آپ کی خدمت بھی موثر ہوتی چلی جائے گی۔ اِس بڑے سے انعام پر نظر رکھیں جو خُدا آپ کو آپ کی خدمت کے باعث دے گا۔ دانی ایل 12:3 میں لکھا ہے، **"اور اہلِ دانش نورِ فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بُہتیرے صادق ہو گے ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن ہوں گے"**۔ آپ کی خدمت کے وسیلہ، بچے مسیح پر ایمان لائیں گے اور اُن کا ایمان لانا آپ کے لئے برکت کا باعث بنے گا۔ آپ خُدا کے نور سے روشن ہونگے اور آسمان پر ایمان داروں کے درمیان ایک خاص مقام رکھیں گئے۔

خُدا نے کاہنوں اور انبیاء کو یہ ذمہ داری دی کہ وہ اسرائیل کو خُدا کے آئین اور احکام سکھائیں۔ یہی کام خُدا آپ سے بھی لینا چاہتا ہے کہ آپ اُس کے لوگوں کو خُدا کے کلام کی باتیں سکھائیں۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ کلام کی خدمت کرنے کے باعث ہم اُس کام میں شریک ہو جاتے ہیں جس کی ذمہ داری انبیا کو دی گئی تھی۔ خُدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ اسرائیلیوں کو خُدا کی باتیں سکھائے (خروج 18:20)۔ اُس کے بعد خُدا نے لاویوں اور کاہنوں کو حکم دیا کہ وہ خُدا کی باتیں لوگوں کو سکھائیں اور سمجھائیں (احبار 10:11)۔ جس طرح آج پادری صاحبان لوگوں کی اصلاح کا کام کرتے ہیں اِسی طرح پرانے وقتوں میں کاہن لوگوں میں کام کرتے تھے۔ لوگوں کو خُدا کا کلام سکھانا صرف کاہنوں ہی کی ذمہ داری نہیں تھی۔ ہر خاندان کا سر براہ اِس بات کا ذمہ دار تھا کہ وہ اپنے خاندان کو خُدا کی راہ کی تعلیم دے۔ **"اور یہ باتیں جن کا حکم آج میں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش رہیں اور تُو ان کو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت ان کا ذکر کیا کرنا" (استثنا 6:6-7)**۔ ہر شخص کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خُدا کے کلام کو ذہن نشین کرے اور اپنی اولاد کے بھی ذہن نشین کروائے۔ جب کوئی شخص کسی سبق کو زبانی یاد کرتا ہے تو اُس چیز کو ذہن نشین کر لیتا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ ہم خُدا کے کلام کو زبانی یاد کریں اور یہ سلسلہ ہمارے خاندانوں میں چلتا رہے۔ جب کوئی چیز ہمارے ذہن نشین ہو جاتی ہے تو ہمارے لئے آسان ہو جاتا ہے کہ ہم کہیں بھی بیٹھے، راہ چلتے یا کام کرتے ہوئے اُس پر غور و فکر کر سکیں۔ جیسے جیسے آپ کلام پر غور و فکر کریں گے، خُدا کا رُوح، کلام کی گہری باتیں آپ پر کھولنے لگے گا۔ آپ کلام کے مکاشفات حاصل کرنے لگیں گے۔ اِس طرح آپ کی اور آپ کے بچوں کی رُوحانی ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ یسوع جب بیابان میں گیا کہ شیطان سے آزمایا جائے، تو وہاں پر اپنے ساتھ کسی قسم کے طومار لے کر نہیں گیا۔ جو کچھ وہ بچپن میں کلام میں سے سیکھ چکا تھا، وہی حوالہ جات ابلیس سے مقابلہ کرنے میں اُس کے کام آئے۔ اگر آپ پر یا آپ کے بچوں پر کوئی آزمائش آتی ہے تو کلام آپ کے ذہن میں ہونا چاہیے تاکہ آپ ابلیس سے مقابلہ کر سکیں۔ کلام کو رُوح کی تلوار بھی کہا گیا ہے۔ اُس تلوار کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔

ہمارے لئے ضروری ہے کہ کلام کی مُنادی کرنے یا سیکھانے سے پہلے اچھی طرح تیاری کریں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کلام کی منادی کرنے کے لیے کسی قسم کی تیاری کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ لوقا 12:12 میں نے لکھا ہے، **"کیوں کہ روح القدس اُسی گھڑی تمہیں سکھا دے گا کہ کیا کہنا چاہیے"**۔ اِس

آیت کی تشریح اِس طرح کی جاتی ہے کہ ہم کہیں بھی خُدا کا کلام پیش کرنے کے لئے تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اِس آیت کا پورا مطلب اُس وقت سمجھ آتا ہے جب ہم اس آیت کو پچھلی آیت یعنی گیارہویں آیت کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہیں۔ کلامِ مقدس میں اِس طرح لکھا ہے، **"اور جب وہ تم کو عبادت خانوں میں اور حاکموں اور اختیار والوں کے پاس لے جائیں تو فکر نہ کرنا کہ ہم کس طرح یا کیا جواب دیں یا کیا کہیں۔ کیوں کہ روح القدس اُسی گھڑی تمہیں سکھادے گا کہ کیا کہنا چاہیے" (لوقا 12:11-12)**۔ دونوں آیات کو ملا کر پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یسوع نے کہا تھا کہ اگر تمہیں عدالتوں میں یا حاکموں کے سامنے اپنے ایمان کی بابت جواب دہی کرنی پڑے تو فکر نہ کرنا۔ پاک روح اُسی وقت تمہیں سکھائے گا کہ کس طرح جواب دینا ہے۔ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ کلیسیا میں کلام پیش کرنے کے لئے تمہیں کسی قسم کی تیاری کی ضرورت نہیں۔ یسوع نے اِس زمین پر ایک انسان کے طور پر زندگی گزاری اور اُس نے ہمیں نمونہ دیا کہ کس طرح خدمت کے لئے تیاری کرنی چاہیے۔ یسوع نے اپنی پوری زندگی روح القدس کی تابع فرمانی میں گزاری۔ اُس کی تبلیغ بھی روح القدس کی رہنمائی میں تھی۔ اُس کی پیدائش پاک روح کے وسیلہ ہوئی (لوقا 1:35)۔ بپتسمہ کے وقت بھی پاک روح اُس کے ساتھ تھا۔ وہ پاک روح کی ہدایت سے بیابان میں گیا جہاں وہ چالیس دن تک ابلیس سے آزمایا گیا (لوقا 4:2،14-15)۔ چالیس دن بعد وہ روح القدس کی قوت سے بھرا ہوا واپس لوٹا اور پاک روح کی قدرت سے معجزات ہونے لگے (متی 12:28)۔

بطور انسان، یسوع کو بھی کلام پیش کرنے کے لئے تیاری کی ضرورت تھی۔ اِسی لیے وہ خُدا کے حضور وقت گزارا کرتا تھا۔ ہمیں صرف اِس بات کی طرف دھیان نہیں دینا چاہیے کہ ہمارے کلام میں گہری علم والی باتیں ہوں۔ گہری علم والی باتیں ضروری ہیں لیکن پاک روح کے مسح کے بغیر تعلیمی باتیں تھوڑی دیر تک ہی اثر کرتی ہیں۔ لیکن اگر یہی باتیں پاک روح کی رہنمائی میں پیش کی جائیں تو وہ زندگیوں کو تبدیل کر دیتی ہیں۔ اِس لیے ہمیں جب بھی کلام پیش کرنے کا موقع ملے تو ہمیں اُسے ایک سنہری موقع سمجھنا چاہیے اور جس قدر بہتر ہو سکے اُس کے لئے تیاری کرنی چاہیے۔ کلام کا اچھے سے مطالعہ کریں اور اپنے الفاظ پاک رُوح کے سپرد کریں تاکہ وہ اُنہیں ایک بڑی تبدیلی کے لئے استعمال کر سکے۔

عملی کام

۔ایک سے دو صفحوں پر مشتمل ایک مضمون لکھیں جس میں بحث کی جائے کہ کلام کے مطابق بچوں کی مذہبی تعلیم و تربیت کیوں ضروری ہے۔

۔کلاس میں موجود ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے اُستاد کے مشورے سے ایک آیت اور ایک کہانی اس طرح بیان کرے جیسے وہ سنڈے سکول میں بچوں کو سیکھا رہا ہے۔

۔کلاس میں آیت سیکھانے کے لیے ۵ منٹ اور کہانی سُنانے کے لیے ۱۰ منٹ لیں، جب آپ حقیقی طور پر سنڈے سکول میں آیت یا کہانی سیکھائیں گے تو آپ کے پاس نسبتاً زیادہ وقت ہو گا، کیونکہ آپ کی کلاس میں طلباء کی تعداد زیادہ ہے اس لیے ہر ایک کو تھوڑا تھوڑا وقت دیا گیا ہے تا کہ وہ عملی طور پر سنڈے سکول میں کام کرنا سیکھیں۔

۔طلباء کے لیے لازمی ہے کہ آیت اور کہانی سیکھاتے ہوئے بصری معانات کا استعمال کریں۔

۔کچھ طلبہ اشاروں کے ساتھ گیت سیکھانے کو عملی طور پر کلاس کے سامنے کر کے دکھا سکتے ہیں۔

۔کوئی بھی شخص پہلی بار یا ایک ہی بار کام کرنے سے ماہر نہیں ہو جاتا۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ طلباء عملی کام کا امتحان دیتے ہوئے غلطیاں کریں۔ دیگر طلباء اور اُستاد کا فرض ہے کہ ایسے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں نہ کہ اُن کا مذاق اُڑایا جائے جس سے اُن کی حوصلہ شکنی ہو اور خدا کے خادموں کی حوصلہ شکنی کر کے آپ خُدا کے مُجرم ٹھہریں کیونکہ ہر ایک مسیحی خُدا کا خادم اور بُلایا ہوا ہے۔

۔سنڈے سکول کورس کو سیکھنے اور اِس میں موجود اسباق پر بات چیت کرنے کے لیے چار سے پانچ ہفتے کا ٹائم لیں۔ اِس کے بعد طلبہ کو عملی طور پر اپنی صلاحیت کا اظہار کرنے (ٹیسٹ) کے لیے 2 سے 3 ہفتے کا ٹائم لگ سکتا ہے۔